انصاف

یعنی

جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامہ Justice کا اُردو ترجمہ

مترجمۂ

منشی دیانراین نگم، ایڈیٹر "زمانہ" کانپور

الہ آباد

ہندستانی اکیڈیمی، یو ۔ پی

۱۹۳۹

Published by

THE HINDUSTANI ACADEMY, U. P.,
ALLAHABAD.

FIRST EDITION :
Price Re. 1/4/-

۱۷—چند دکھنی پہیلیاں - از محمد نعیم الرحمان، ایم - اے، استاد عربی و فارسی، الہ آباد یونی ورسٹی- قیمت ۱ روپیہ ۴ آنہ -

۱۸—تاریخ فلسفۂ سیاسیات - از محمد مجیب، بی - اے (اکسن) جامعۂ ملیۂ اسلامیہ - دہلی - قیمت مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ غیر مجلد ۴ روپیہ -

۱۹—انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ - از علامہ عبداللہ یوسف علی صاحب - قیمت مجلد ۴ روپیہ، غیر مجلد ۳ روپیہ ۸ آنہ -

۲۰—فلسفۂ جمال - از ریاض الحسن صاحب - ایم - اے - قیمت ۱ روپیہ -

۲۱—دیوانِ بیدار - از جلیل احمد قدوائی صاحب - ایم - اے قیمت مجلد ۲ روپیہ، غیر مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ -

۲۲—نفسیاتِ فاسدہ - از معتضد ولی الرحمان صاحب، ایم - اے - قیمت مجلد ۸ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۸ روپیہ -

۲۳—سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق - از پروفیسر آغا مہدی حسین، ایم - اے، پی - ایچ - ڈی، ڈی - لٹ - قیمت مجلد ۳ روپیہ، غیر مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ -

۲۴—نظام شمسی - مترجمۂ شیخ جگو، بی - اے، ایل - ٹی، قیمت ۹ روپیہ -

ہندوستانی اکیڈیمی یو - پی، الہ آباد -

هندستانی اکیڈیمی صوبۂ متحدہ ' الہ آباد

کے مطبوعات

۱—از منۂ وسطیٰ میں ہندستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات - از علامہ عبداللہ بن یوسف علی' ایم - اے' ایل ایل ایم' سی - بی - اے' مجلد ۱ روپیہ ۴ آنہ - غیر مجلد ۱ روپیہ -

۲—اُردو سروے رپورٹ - از مولوی سید محمد ضامن علی صاحب ایم - اے - ۱ روپیہ -

۳—عرب و ہند کے تعلقات - از مولانا سید سلیمان ندوی - ۴ روپیہ -

۴—ناتن (جرمن ڈراما) مترجمۂ مولانا محمد نعیم الرحمان صاحب - ایم - اے ' ایم - آر ' اے - ایس - ۲ روپیہ ۸ آنہ -

۵—فریبِ عمل (ڈراما) مترجمۂ بابو جگت موہن لال صاحب ' رواں - ۲ روپیہ -

۶—کبیر صاحب - مرتبۂ پنڈت منوہر لال زتشی - ۲ روپیہ -

۷—قرونِ وسطیٰ کا ہندستانی تمدن - از رائے بہادر مہا مہو اُپادھیا پنڈت گوری شنکر ہیرا چند اوجھا ' مترجمۂ منشی پریم چند - قیمت ۴ روپیہ -

۸—ہندی شاعری - از ڈاکٹر اعظم کریوی - قیمت ۲ روپیہ -

۹—ترقیِ زراعت - از خانصاحب مولوی محمد عبدالقیوم صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت - قیمت ۴ روپیہ -

۱۰—عالمِ حیوانی - از بابو برجیش بہادر، بی - اے، ایل ایل بی - ۶ روپیہ ۸ آنہ -

۱۱—معاشیات پر لکچر - از ڈاکٹر ذاکر حسین، ایم - اے، پی ایچ ڈی - مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۱ روپیہ -

۱۲—فلسفۂ نفس - از سید ضامن حسین نقوی - قیمت مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۱ روپیہ -

۱۳—مہاراجہ رنجیت سنگھ - از پروفیسر سیتا رام کوھلی، ایم اے - قیمت مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۴ روپیہ -

۱۴— جواہرِ سخن- جلد اول - مرتبۂ مولانا کیفی چریا کوٹی قیمت مجلد ۵ روپیہ، غیر مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ - جلد دوم - قیمت مجلد ۸ روپیہ ۸ آنہ؛ غیر مجلد ۸ روپیہ - جلد سوم - قیمت مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۴ روپیہ - جلد چہارم - قیمت مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۲ روپیہ -

۱۵—علمِ باغبانی - از مسٹر وصی اللہ خاں - ایل - اے - جی - قیمت مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۱ روپیہ -

۱۶—انقلابِ روس - از کشن پرشاد کول - ممبر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی لکھنؤ - قیمت مجلد ۳ روپیہ، غیر مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ -

انصاف - ایک ڈرامہ

اشخاص ڈرامہ

جیمس ہاؤ والٹر ہاؤ انکا بیٹا	سالیسٹران -

رابرٹ کوکسن — اُن کا منیجنگ کلرک -

ولیم فالڈر — اُن کا جونیر کلرک -

سوئیڈل — اُن کا آفس بوائے -

وسٹر — خفیہ پولیس کا افسر -

کاولی — خزانچی -

مسٹر جسٹس فلائڈ — جج عدالت -

ہیرلڈ کلیور — ایک بڈھا ایڈوکیٹ -

کپتان ڈینسن — داروغۂ جیل -

ریورینڈ ملر — جیلخانہ کے پادری -

ایڈورڈ کلیمنٹس — جیلخانہ کے ڈاکٹر -

ووڈر — جیلخانہ کا وارڈر یا سنتری -

مونی کلپٹن اوکلیری	جیلخانہ کے قیدی -

رُتھ ہنی ول — ایک عورت -

اِن کے علاوہ کئی بیرسٹر - سالیسٹر - تماشائی - عدالت کے چپراسی - رپورٹران - ممبران جوری - سنتریاں اور قیدی -

وقت - موجودہ زمانہ

ایکٹ ۱—(وقت) جولائی کی ایک صُبح -
(مقام) جیمس ایلڈ والٹر ہاؤ سالیسٹران کا
دفتر -

ایکٹ ۲—(وقت) اکتوبر کی دو پہر -
(مقام) اجلاس عدالت -

ایکٹ ۳—(وقت) دسمبر -
(مقام) جیلخانہ -

پہلا سین—داروغہ جیل کا دفتر -
دوسرا سین—جیلخانہ کا برآمدہ -
تیسرا سین—قیدخانہ کی کوٹھڑی -

ایکٹ ۴—(وقت) دو سال بعد - مارچ کی صبح -
(مقام) جیمس ایلڈ والٹر ہاؤ سالیسٹران کا
دفتر -

انصاف

پہلا ایکٹ

(جولائی کی صبح ہے - "جیمس اینڈ والٹرھو" نامی سالسٹران کے دفتر میں مینیجنگ کلرک کا پرانی وضع کا کمرہ ہے - جس کا فرنیچر پرانا دھرانا مہاگنی لکڑی کا ہے - کرسیوں پر چمڑے کی گدّیاں پڑی ہیں - ٹین کے بکس قطار در قطار اور مختلف ریاستوں اور ملکیتوں کے کاغذات اور نقشے رکھے ہوئے ہیں -

اس کمرے میں تین دروازے ہیں - جن میں سے دو ایک دیوار کے وسط میں بالکل پاس پاس ہیں - ان دروازوں میں سے ایک سے بیرونی دفتر کا راستہ ہے جو مینیجنگ کلرک کے کمرہ سے محض ایک لکڑی اور شیشے کے پردے کی دیوار سے علیحدہ کردیا گیا ہے - اور جب یہ دروازہ کھلتا ہے تو بیرونی دفتر کا وہ وسیع باھری دروازہ نظر آتا ہے جس سے اس عمارت

کے زینہ کا راستہ ہے - ان وسطی دروازوں میں سے دوسرا
جونیر کلرک (نائب منیب) کے کمرے کو جاتا ہے -

(تیسرے دروازے سے مالکوں کے کمرے کا راستہ ہے -)

مینیجنگ کلرک (منیب) کا نام کوکسن ہے - وہ اپنی
میز پر بیٹھا ہوا ایک بینک کی پاس بک (حساب کی کتاب)
کے اعداد جوڑ رہا ہے - اور خود ہی بڑ بڑاتا جاتا ہے - اُس کی
عمر ساٹھ سال کی ہے - آنکھوں پر عینک لگی ہوئی ہے - قد
نچھ تھگنا - کھوپڑی صاف چمکتی - چہرہ سے دیانتداری اور
وفاشعاری نمایاں ہے - وہ پرانا سیاہ فراک کوٹ اور دھاریدار
پتلون پہنے ہوئے ہے -

کوکسن ـــــ سات اور پانچ بارہ - اور تین پندرہ - اُنیس -
تیئس - بتیس - اکتالیس - ایک ہاتھ لگے چار
(صفحہ پر نشان بنا دیتا ہے اور بڑ بڑاتا جاتا ہے)
پانچ سات - بارہ - سترہ - چوبیس - اور نو تینتیس -
تیرہ ہاتھ آیا ایک -

وہ پھر نشان بنا دیتا ہے - اتنے میں باہری دروازہ
کھلتا ہے اور سویڈال چپراسی دروازہ بھیڑتا ہوا اندر آتا ہے - اُس

کی عمر تقریباً سولہ سال کی ہوگی - اُس کا چہرہ زرد اور کبتڑے بال ہیں -

کوکسن جیبیں بہ جیبیں ہو کر منتظر نگاہوں سے دیکھتا ہے -

سویدال — مسٹر کوکسن! مسٹر فالڈو سے کوئی ملنے آیا ہے -

کوکسن — پانچ - نو - سولہ - اکیس - اُنتیس - شدتہ کے دو - وہ تو مارس کے دوکان پر گئے ہیں - پوچھو نام کیا ہے؟

سویدال — ہنی وال -

کوکسن — پوچھو کیا کام ہے؟

سویدال — ایک عورت ہے جو اُن سے ملنا چاہتی ہے -

کوکسن — کوئی شریف خاتون؟

سویدال — نہیں معمولی عورت -

کوکسن — تو اُسے اندر بھیج دو - اور یہ پاس بک مسٹر جیمس کے پاس لیجاؤ -

[وہ پاس بک بند کر دیتا ہے]

سویدال — [دروازہ کھول کر] آئیے - آپ اندر چلی آئیے -

رتیه هنی‌ول اندر آ گئی - وہ ایک بلند قامت عورت ہے - عمر تقریباً چھبیس سال ہوگی - لباس سادہ - سر کے بال اور آنکھیں سیاہ - چہرے کا رنگ ہاتھی دانت کی طرح سفید - خط و خال نمایاں - وہ آ کر خاموش کھڑی ہو جاتی ہے - اس کے بشرہ اور انداز میں ایک فطری متانت ہے -

[سویڈاں پاس بک لے کر مالکوں کے کمرے میں جاتا ہے -]

کوکسن—(گھوم کر اور رتیه کےطرف دیکھکر) مسٹر فالڈر جن کی تلاش میں آپ ہیں اس وقت باہر گئے ہوئے ہیں -
(شبہ کے انداز سے) آپ کو جو کچھہ کام ہو بتلائیے ؟

رتیه—(کاروباری انداز اور کسی قدر مغربی دیہاتی لہجے میں) جناب ! اُنہیں سے کچھہ کام ......-

کوکسن—نجی ملاقاتیوں کو تو یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے - اگر آپ کوئی پیغام چھوڑنا چاہیں تو مجھہ سے بتلا دیں -

رتیه—جی نہیں - ملاقات ہی ہو جاتی تو اچھا تھا -

(وہ اپنی سیاہ آنکھیں نیچی کر لیتی ہے اور ایک ادا کے ساتھہ اُس کے طرف دیکھتی ہے)

کوکسن — (تحکمانہ لہجہ میں) مگر یہ بالکل قاعدہ کے خلاف ہے - فرض کیجئے میرے دوست بھی مجھ سے یہاں ملنے آئیں - اور اس طرح بھلا کسی دفتر کا کام کبھی چل سکتا ہے ؟

رتھہ — جی ہاں ! یہ تو آپ کا فرمانا درست ہے -

کوکسن — (کسی قدر برہم ہوکر) میرا فرمانا درست ہے ! پر بھی آپ یہاں ایک معمولی جونیر کلرک سے ملنے آئی ہیں -

رتھہ — جی ہاں - اِس وقت مجھے اشد ضروری کام ہے -

کوکسن — (اُس کے طرف تحکمانہ انداز سے اس طرح مخاطب ہوکر جیسے کسی کو مجبوراً اپنے پامال شدہ حقوق کی حفاظت کرنی ہو) لیکن یہ ایک وکیل کا دفتر ہے - آپ کو اُن کے گھر پر جانا چاہیئے -

رتھہ — وہاں تو وہ نہیں ملے -

کوکسن — (پریشان ہوکر) کیا آپ کا فریق ثانی سے کوئی رشتہ ہے ؟

رتھہ — جی نہیں -

کوکسن — (واقعی پس و پیش کی حالت میں) میری
سمجھ میں نہیں آتا ہے کیا کہوں - دفتر کا یہ کوئی
معاملہ نہیں ہے -

وتھ — لیکن مجھے کیا کرنا چاہئے - اتنا تو ضرور بتا دیجئے -

کوکسن — (ذرا نرم لہجے میں) مجھے خود ہی معلوم نہیں -
آپ سے کیا بتاؤں ؟

اتنے میں سویڈال آ جاتا ہے - اور اس کمرے سے ہوکر بیرونی
دفتر میں جاتا ہے - جاتے ہوئے کوکسن کو رازدارانہ نگاہوں سے
دیکھتا جاتا ہے - اور دروازے کو قصداً ایک یا دو انچ کھلا
چھوڑ دیتا ہے -

کوکسن — (اس نگاہ سے کسی طرح مطمئن ہوکر) مگر یہ بات
ٹھیک نہیں ہے - کسی طرح ٹھیک نہیں ہے فرض
کیجئے مالکوں ہی میں سے اس وقت کوئی یہاں
آ جائے -

[بیرونی دفتر کے بیرونی دروازے سے کنڈی کھٹکنے اور
کھلنے کی آواز سنائی دیتی ہے -]

سویڈال — (دروازہ کے اندر سر ڈال کر) یہاں باہر تو کئی
لڑکے جمع ہیں -

رتبہ — میرے بچے ہیں -

سویڈال — کیا میں اُن کو سنبھالے رہوں -

رتبہ — جی وہ تو ننھے ننھے بچے ہیں (اتنا کہکر وہ کوکسن
کی طرف ایک قدم آگے بڑھتی ہے -)

کوکسن — آپ کو دفتر کے اوقات میں کسی کا وقت خراب !
نہ کرنا چاہیئے - یوں بھی آج کل ہمارے یہاں ایک
کلرک کی کمی ہے -

رتبہ — مگر مجھے اشد ضرورت ہے - زندگی اور موت کا
معاملہ ہے -

کوکسن — پھر پریشان و متردد ہوکر ! زندگی اور موت کا معاملہ !
سویڈال — لیجئے مسٹر فالڈر بھی آ گئے -

(فالڈر بیرونی دفتر سے داخل ہوتا ہے - وہ ایک زرد رو
وجیہہ نوجوان ہے - آنکھیں تیز اور سہمی ہوئی ہیں - وہ جونیر
کلرک کے دفتر کے دروازے کیطرف آتا ہے اور تذبذب کی حالت
میں کھڑا ہو جاتا ہے -)

کوکسن—خیر میں آپ کو ایک منٹ بات چیت کے لئے
دے سکتا ہوں حالانکہ یہ بھی خلاف قاعدہ ہے -

[وہ کاغذات کا ایک پلندہ اُٹھاکر مالکوں کے کمرے میں
چلا جاتا ہے -]

رتھہ—(سر گوشی کے انداز سے جلدی جلدی باتیں کرتے
ہوئے) ول - اُس نے تو پھر پینا شروع کردیا - اور کل
رات تو اُس نے میری گردن ہی کاٹ لینے کی کوشش
کی تھی - آج میں اُس کے اُٹھنے کے پہلے ہی بچوں
کو لیکر بھاگ آئی - تمہارے گھر بھی ہو آئی ہوں -

فالڈر—میں نے تو اپنا گھر بدل دیا ہے -

رتھہ—آج رات کا انتظام تو سب ٹھیک ہے نا ؟

فالڈر—میں نے ٹکٹ خرید لئے ہیں - تم مجھہ سے ٹھیک
بارہ بجے ٹکٹ گھر میں مل جانا - خدا کے لئے یہ نہ
بھول جانا کہ ہم تم میاں بیوی کی حیثیت سے چلیں
گے [اُس کے طرف حسرتناک محویت سے دیکھتا ہے] -

رتھہ—کیوں تم چلنے سے ڈر تو نہیں رہے ہو ؟

فالڈر — تم نے اپنا اسباب اور بچوں کا ساز و سامان سب ٹھیک کر لیا ہے نا ؟

رتھ — اُس کے جگ اُٹھنے کے خوف سے سب کچھ وہیں چھوڑ آئی - صرف ایک بیگ لے لیا ہے - اب تو اُس گھر کے قریب جاتے ہوئے میری روح فنا ہوتی ہے -

فالڈر — (چونک کر) تب تو سب روپیے بیکار ہی گئے - اب تمہیں کم سے کم کتنی رقم درکار ہو گی ؟

رتھ — چھ پاؤنڈ - میرا خیال ہے اتنے میں کام چل جائے گا -

فالڈر — دیکھو کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے کہ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں - (گویا خود اپنے ہی دل سے باتیں کر رہا ہے) وہاں پہونچ جاؤں پھر کوئی تردد نہ رہے گا -

رتھ — اگر تمہیں پس و پیش ہو تو ابھی صاف کہدو - میں چاہے اُس کے ہاتھوں مر ہی کیوں نہ جاؤں لیکن تمہاری مرضی کے خلاف تم کو لیجانا نہیں چاہتی -

فالڈر — (عجیب انداز سے مسکرا کر) اب تو ہمیں چلنا ہی ہے - تم میرے پاس ہو گی تو مجھے کس بات کی پرواہ رہے گی ؟

رتھم — خیر - ابھی کچھ نہیں گیا ہے - جیسا تم کہو کرنے
کو تیار ہوں -

فالدر — جو ہونا تھا ہو چکا - اب پس و پیش کا کوئی
موقعہ نہیں ہے - لو یہ سات پاؤنڈ ہیں - رات کو
ٹھیک بارہ بجے کے وقت ٹکٹ گھر میں ملنا - رتھم !
اگر تم سے اس طرح دل نہ لگ گیا ہوتا...... !

رتھم — لو - تیار کر لو -

دونوں فرط شوق سے ہمکنار ہو جاتے ہیں - اتنے میں کوکسن
کمرہ میں واپس آ جاتا ہے - اس کو دیکھکر دونوں جلدی سے
علیحدہ ہو جاتے ہیں - رتھم گھوم کر بیرونی دروازہ سے باہر چلی
جاتی ہے - کوکسن متفکرانہ انداز سے اپنی کرسی کے پاس جاکر
بیٹھ جاتا ہے -

کوکسن — (فالدر سے مخاطب ہوکر) فالدر ! یہ طریقہ تو
مناسب نہیں ہے -

فالدر — اب آیندہ کبھی آپ کو اس قسم کی شکایت کا موقعہ
نہ ملے گا -

کوکسن — دفتر میں اس طرح کی ملاقاتیں بیجا ہیں -

فالڈر — آپ کا اعتراض بالکل بجا و درست ہے -

کوکسن — تم خود ہی سمجھدار ہو - مگر خیر - وہ پریشان
حال معلوم ہوتی تھی اور بال بچے بھی ساتھ تھے -
آخر مجھے دبنا ہی پڑا - (اپنے میز کی دراز کھولکر اُس
میں سے ایک پمفلٹ نکالتا ہے) - لو اس کتاب کو "گھر
کی پاکیزگی" کو لیجاؤ - یہ بہت اچھی کتاب ہے -

فالڈر — (پمفلٹ لیکر عجیب انداز سے) شکریہ -

کوکسن — اور دیکھو فالڈر! مسٹر والٹر کے آنے سے پہلے ہی
اُس فہرست کو مکمل کر لو جو ڈیوس کے جانے سے
پہلے مرتب کر رہا تھا -

فالڈر — جناب! میں اُسے کل تک بالکل مکمل کر لونگا -

کوکسن — ڈیوس کو گئے ہوئے ایک ہفتہ سے زائد ہو گیا - مگر
اُس فہرست کو ابھی تک مرتب نہیں کر سکے - بھلا
ایسی تساہلی سے کیسے کام چلیگا - تم اپنے ذاتی کاموں کے
پیچھے دفتر کے کاموں سے لاپروائی کر رہے ہو - میں
اس عورت کے یہاں آنے کا ذکر تو نہ کرونگا لیکن ——

فالڈر — (اپنے کمرے میں جاتا ہوا) اس عنایت کے لئے آپ
کا شکر گذار ہوں -

کوکسن اس دروازے کی طرف جس سے فالڈر گیا ہے نہایت غور سے تاکتا ہے - اس کے بعد سر ہلا کر اپنا کام شروع کرنے ہی والا ہے کہ مسٹر والٹر ہو بیرونی دفتر سے آ جاتے ہیں - وہ پینتیس سال کے مہذب صورت آدمی ہیں - ان کا لہجہ خوش آیند اور کسی قدر معذرت آمیز ہے)

والٹر — بندگی عرض ہے - مسٹر کوکسن !

کوکسن — آداب عرض ہے - مسٹر والٹر -

والٹر — ابا جان تشریف لے آئے ہیں نہ ؟

کوکسن — (مربیانہ انداز سے گویا ایسے نوجوان سے بات کر رہا ہے جس کے اطوار کچھ بہت پسندیدہ نہیں ہیں) مسٹر جیمس تو یہاں گیارہ بجے ہی سے موجود ہیں -

والٹر — میں تو گلڈ ہال کی تصویریں دیکھنے گیا تھا -

کوکسن — (والٹر کو اس انداز سے دیکھتا ہے گویا وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ میں نے یہ پہلے ہی سمجھ لیا تھا) اچھا - تو آپ تصویریں دیکھ رہے تھے - خیر - یہ مسٹر بولٹر کا پٹہ ہے — کیا میں اسے وکیل کے پاس بھیج دوں -

والٹر — ابا جان کی کیا رائے ہے ؟

کوکسن —میں نے اُن سے نہیں پوچھا -

والٹر—مگر ہم جسقدر بھی احتیاط برت سکیں بہتر ہے -

کوکسن—یہ تو بہت ہی خفیف معاملہ ہے - اور اس لائق بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے وکیل کی فیس دیجائے - میں سمجھتا تھا کہ آپ اِسے خود ہی دیکھ لیں گے -

والٹر—نہیں جناب - آپ اسے براہ کرم بھیج دیجئے - میں اپنے سر کوئی ذمہ داری نہیں لینا چاہتا -

کوکسن—(ایک نا قابل بیان ترحمانہ انداز سے جیسی مرضی ہو - اچھا اب اس "حق گذر گاہ" والے معاملے کو لیجئے - یہ دستاویز میں شامل کر لیا گیا ہے -

والٹر—مجھے معلوم ہے - لیکن ارادہ تو صریح طور پر یہی تھا کہ اس مشترکہ اراضی کا دستاویز میں کوئی ذکر نہ کیا جائے -

کوکسن—ہمیں اس بارے میں تردد کی ضرورت ہی کیا ہے - قانوناً بھی ہم اس میں حق بجانب ہیں -

والٹر—لیکن میں اسے ضبط تحریر میں لانا پسند نہیں کرتا -

کوکسن — (شنتت آمیز تبسم سے) قانونی حقوق سے تو ہم
بھی منحرف ہونا نہ چاہیں گے - آپ کے والد ماجد
بھی کب اس پر اپنا وقت ضایع کریں گے -

اس گفتگو کے دوران ہی میں جیمس ہو ، مالکوں کے کمرے سے
آ جاتا ہے - وہ ایک بست قد آدمی ہے - سفید گل مونچھیں
ہیں - سر پر گھنے سفید بال - آنکھوں سے فراست ترشح ہوتی
ہے - سنہری عینک لگی ہوئی ہے -

والٹر — آداب عرض ہے - مزاج اقدس ؟

جیمس — شکر ہے -

کوکسن — (اپنے حاتیہ کے کاغذات کو اس طرح غور سے دیکھتا
ہے گویا اسے اُن کی ضخامت ناگوار ہے) میں بولٹر کے
پٹے کو فالڈر کے پاس لئے جاتا ہوں تاکہ وہ اُن پر
منصل ہدایات لکھہ دے - (وہ فالڈر کے کمرے میں
چلا جاتا ہے) -

والٹر — اس حق گذرگاہ والے معاملے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

جیمس — میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اسے مکمل کر لینا
چاہئے - مجھے خیال ہے کہ کل تم نے مجھہ سے کہا تھا

کہ اس وقت امانت کی مد میں دفتر کے پاس چار
سو پاؤنڈ سے زیادہ رقم موجود ہے -

والٹر—جی ہاں - ایسا ہی ہے -

جیمس—(پاس بک اپنے بیٹے کو دکہاکر) - تین - پانچ -
ایک - حال میں کوئی چک تو نہیں کاٹی گئی ہے -
ذرا مجھے چک بک نکال کر دیدو -

(والٹر ایک خانہ دار الماری کے پاس جاتا ہے - دراز کا
قفل کہولتا ہے اور چک بک نکال دیتا ہے) -

جیمس—اس کے مثنّوں کی رقموں پر نشان کر دو - پانچ -
پچیس - سات - پانچ - تیائیس - بیس - نوے - گیارہ -
باون - اکہتر - دیکہو ان سب کی میزان ٹہیک ہے یا نہیں -

والٹر—(سر ہلاکر) کچہہ سمجہہ میں نہیں آتا ہے - لیکن
میں نے کل ہی تحقیق کر لیا تہا - چار سو سے زائد
بتایا تہی -

جیمس—ذرا چک بک مجھے دیدو - (وہ چک بک لیکر
اسکے مثنّوں کی رقموں کو شمار کرتا ہے - یہ نوّے کی
کون سی رقم ہے ؟

والٹر — کس نے بر آمد کی ھے ؟ -

جیمس — تمہیں نے -

والٹر — (چک بُک لیکر) ساتویں جولائی - اُسی دن تو
میں ترئیٹن کا علاقہ دیکھنے گیا تھا - پچھلے ھفتے کا
واقعہ ھے - جمعہ کا دن تھا - آپ کو یاد ھوگا میں
سہ شنبہ کے روز واپس آ گیا تھا - آھا - یہ دیکھئے
ابّا جان ! میں نے صرف نو پاؤنڈ کا چک کاٹا تھا -
پانچ گنیاں سمتھر کو دینا تھیں - باقی جو کچھہ بچا
سفر میں خرچ ھو گیا - صرف نصف کراؤن کی کمی
پڑی تھی -

جیمس — (نہایت سنجیدگی سے) لاؤ - اس نوے پاؤنڈ والی
چک کو ذرا دیکھیں تو - (وہ پاس بُک کے اندر رکھے
ھوئے چکوں کے گڈی کو ایک ایک کرکے نکالتا ھے) کوئی
غلطی نہیں معلوم ھوتی - مگر نو پاؤنڈ والی چک تو
یہاں کوئی نہیں ھے - یہ کیا معمہ ھے ؟ آخر اس نو
پاؤنڈ کي چک کو کس نے بھنایا ؟

والٹر — (ملول و متوحش ھوکر) لائیے - ذرا میں بھی
دیکھوں - میں تو اُس وقت مسز ریڈی کی وصیت کا

مسوّدہ ختم کر رہا تھا - اور وقت بہت ہی تنگ
تھا - جہاں تک یاد پڑتا ہے میں نے اُسے مسٹر کوکسن
ہی کو دیدیا تھا -

جیمس—ذرا ان حروف کو دیکھو (لفظ نوّے کے آخری دو
حروف کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے) - کیا یہ سہارے
لکھے ہوئے ہیں ؟

والٹر—(غور کرکے) - نہیں ان کی شان خط ہی مختلف
ہے - میرے حروف ذرا پیچھے کیطرف جھکے ہوئے ہوتے
ہیں - یہ ویسے نہیں ہیں -

جیمس—(اسی وقت کوکسن فالڈر کے کمرے سے واپس آ جاتا
ہے) ہمیں ان سے دریافت کرنا چاہئیے - کوکسن !
ذرا یہاں تو آئیے - اور یاد کرکے بتلائیے - گذشتہ ہفتے
کے جمعہ کے دن آپ نے یا مسٹر والٹر نے کوئی چک
بھنانے کے لئے تو نہیں دیا تھا - یہ اسی دن کا واقعہ
ہے جب وہ ترنیٹن [۱] گئے تھے -

کوکسن—جی ہاں - بخوبی یاد ہے - نو پاؤنڈ کا چک دیا تھا -

---

[۱] ایک مقام کا نام -

جیمس—ذرا اس متنے کو تو دیکھئے (چک کا مثنی اُسے دیدیتا ہے -

کوکسن—جی نہیں ! نوے نہیں صرف نو پاؤنڈ کا چک تھا - میرا لنچ [۱] بھی اُسی وقت آیا تھا - آپ جانتے ہیں مجھے کھانا گرم ہی پسند ہے - میں نے ڈیوس کو چک دیدی تھی کہ بنک جاکر بھنا لائے - وہی اس کو بھنا لایا تھا - سب نوٹ ہی نوٹ تھے - آپ کو تو یاد ہوگا - مسٹر والٹر ! آپ کو گاڑی کا کرایہ دینے کے لئے کچھہ خوردہ بھی درکار تھا - (ایک قسم کے حقارت آمیز ترحم کیساتھہ) مگر ذرا میں پھر تو دیکھوں ! جی نہیں - یہ وہ چک نہیں ہے ؟ -

وہ والٹر کے ہاتھہ سے چک بک اور پاس بک لے لیتا ہے -

والٹر—نہیں یہ وہی چک ہے -

کوکسن—(دو بارہ غور سے دیکھکر) عجیب معاملہ ہے !

جیمس—تم نے اُس کو ڈیوس کو دیا - اور ڈیوس دو شنبے کو آسٹریلیا چلا گیا - مجھے تو دال میں کچھہ کالا نظر آتا ہے -

---

[۱] دوپہر کا کھانا -

کوکسن — (متوحش اور سراسیمہ ہوکر) جناب یہ تو صریح خیانت کا جرم ہے - مگر دیکھیے کہیں غلط فہمی تو نہیں ہو گئی ہے ؟

جیمس — خدا کرے ایسا ہی ہو -

کوکسن — اکتیس سال سے میں آپ کے دفتر میں کام کر رہا ہوں - لیکن ابھی تک کبھی ایسا موقعہ پیش نہیں آیا -

جیمس — (چک اور مثنی پر نظر ڈال کر) بڑی ہوشیاری سے رقم بدلی گئی ہے - تمہارے لیے یہ ایک تنبیہ ہے میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ ہندسے لکھنے کے بعد کبھی کوئی خالی جگہ چھوڑنا نہ چاہیے -

والٹر — (چڑ کر) جانتا تو میں بھی ہوں - لیکن کیا کروں - اس دن بڑی عجلت تھی -

کوکسن — (چونک کر) میں تو اس وقت سخت پریشان ہوں - میری عقل کچھ کام ہی نہیں کرتی -

جیمس — مثنی کے ہندسے بھی بدل دئے گئے ہیں - بہت دیدہ دلیری کیساتھ یہ جعل سازی ہوئی ہے - چیک کس جہاز سے سپرد کیا گیا ہے ؟ -

والٹر — " سٹی آف ونگون " نامی جہاز سے -

جیمس — ہمیں تار دیکر اُسے نیپلس ہی میں گرفتار کرا لینا چاہئے - ابھی وہ وہاں پہونچا بھی نہ ہوگا -

کوکسن — خدا اُس کی نوجوان بیوی پر رحم کرے - میں تو اُس کو بہت پسند کرتا تھا - مگر غضب ہی ہو گیا - اِس دفتر میں ایسا واقعہ کبھی نہ ہوا تھا -

والٹر — میں بانک جا کر خزانچی سے دریافت کروں ؟

جیمس — سختی کے لہجے میں اُسے اپنے ساتھہ ہی لیتے آؤ - اور ٹیلیفون سے اسکاٹ لینڈ یارڈ [۱] کو خبر کر دو -

والٹر — کیا واقعی پولیس کی امداد لینی ہوگی -

وہ بیرونی دفتر سے باہر چلا جاتا ہے - جیمس کمرے میں ٹہلنے لگتا ہے - تھوڑی دیر میں وہ رک کر کوکسن کے طرف دیکھتا ہے جو اضطراب و تردد کی حالت میں اپنے پاجامہ کو ٹخنوں کے پاس رگڑ رہا ہے -

جیمس — دیکھو - کوکسن ! نیک چلنی بھی کوئی چیز ہے -

---

[۱] لندن پولیس کے صدر دفتر کا نام ہے -

کوکسن — (عینک اُتارکر اور اُس کی طرف غور سے دیکھکر)
میں جناب کا منشا نہیں سمجھا -

جیمس — میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو شخص تمہیں نہ جانتا
ہو اُسے تمہارے بیان پر شمہ بھر اعتبار نہ ہوگا -

کوکسن — جی ہاں - یہ معاملہ ہی ایسا ہے - (اتنا کہکر
وہ ہنسنے لگتا ہے لیکن فوراً ہی ملول و سنجیدہ ہو
جاتا ہے) مجھے اس نوجوان پر بڑا افسوس ہو رہا
ہے - مسٹر جیمس - مجھے اتنا رنج ہے کہ گویا وہ میرا
ہی بیٹا ہے -

جیمس — یہ نہایت ہی بیہودہ حرکت ہوی ہے -

کوکسن — جی ہاں - مدت میں خلجان ہو گیا - سارا کام
با قاعدہ چل رہا تھا - کہ یکایک یہ واقعہ ظہور
پذیر ہو گیا - بس یہ سمجھئے کہ مجھے آج کا کھانا
حرام ہو گیا -

جیمس — مگر اتنا پریشان ہونے سے کیا فائدہ ؟

کوکسن — خواہ مخواہ تردد پیدا ہو ہی جاتا ہے - (اس کے
انداز سے معلوم ہوتا ہے بیچارہ کسی الجھن کے جال
میں پھنس گیا ہے -)

جیمس—تم اس قدر جلد کیوں رائے قائم کئے لیتے ہو ؟
ابھی تک تو اس پر جرم ثابت ہی نہیں ہوا ہے -

کوکسن—جناب آج اگر مہینہ بھر کی پوری تنخواہ چوری
چلی جاتی تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا کہ اس
واقعہ سے ہوا ہے -

جیمس—امید ہے کہ بنک کا خزانچی جلد ہی آتا ہوگا -

کوکسن—خزانچی کی طرف حسن ظن پیدا کرنے کی کوشش
میں آتا ہی ہوگا - فاصلہ تو پچاس گز کا بھی نہیں
ہے - ایک ہی آدھ منٹ میں وہ یہاں پہونچ جائے گا -

جیمس—اس دفتر کے متعلق بے ایمانی کے خیال ہی سے
مجھے وحشت ہوتی ہے - کوکسن ! مجھے اس واقعہ کا
سخت رنج ہے -

وہ مالکوں کے کمرے کے دروازہ کی طرف جاتا ہے -

سویڈل—(چپکے سے داخل ہوتا ہے اور آہستہ سے کوکسن سے
کہتا ہے) جناب ! وہ پھر آ پہونچیں - کہتی ہیں کہ
میں فالڈر سے ایک ضروری بات کہنا بھول گئی تھی -

کوکسن—(ایک عالم محویت سے چونک کر) آہ - اس وقت !

یہ ممکن نہیں ہے - تم اُس سے کہدو کہ یہاں سے فوراً
ہی چلی جائے -

جیمس—کیا ماجرا ہے ؟

کوکسن — کچھ نہیں - مسٹر جیمس - ایک نجی بات ہے -
میں خود ابھی آ رہا ہوں - وہ بیرونی دفتر میں جاتا
ہے - اُسی وقت جیمس مالکوں کے کمرے میں چلا جاتا
ہے - رتھ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے " تم پھر یہاں
کیوں آئیں ؟ اِس وقت کسی سے ملنے کا موقعہ
نہیں ہے -

رتھ—کیا جناب ایک منٹ کے لئے بھی اجازت نہ دیں گے -

کوکسن—نہیں نہیں - ہرگز نہیں - میں اس کو کسی طرح
گوارا نہیں کر سکتا ہوں - تمہیں ان سے ملنا ہی ہے
تو باہر ٹھہری رہو - تھوڑی دیر میں وہ کھانا کھانے کے
لئے نکلیں گے -

رتھ — بہت اچھا - جناب !

جیسے ہی رتھ بیرونی دفتر سے نکلتی ہے - والٹر خزانچی
کو لئے ہوئے داخل ہوتا ہے -

کوکسن — (خزانچی سے جو ایک سست و مجہول سپاہی معلوم ہوتا ہے) بندگی عرض ہے - خزانچی صاحب والٹر سے) آپ کے والد ماجد اس کمرے میں ہیں -

والٹر اُس کمرے سے ہوتا ہوا مالکوں کے کمرے میں جاتا ہے -

کوکسن — مسٹر ڈاؤلی - معاملہ تو بہت ہی جزو ہے لیکن ہے نہایت افسوس ناک - میں نادم ہوں کہ آپ کو ناحق تکلیف اُٹھانی پڑی -

ڈاؤلی — مجھے وہ چک بخوبی یاد ہے - میں نے اُسے بخوبی دیکھہ لیا تھا - بالکل ٹھیک تھی -

کوکسن — تشریف رکھئے نہ - میں ذکی الحس آدمی نہیں ہوں لیکن کسی دفتر میں بھی اس قسم کی واردات کا ہونا شرمناک ہے - میں تو یہی چاہتا ہوں کہ سب لوگ مل جل کر کشادہ دلی سے کام کریں اور ہنسی خوشی کیساتھہ زندگی بسر ہو جائے -

ڈاؤلی — ہاں بات تو یہی ہے -

کوکسن — اُس کو باتوں میں لگاکر اور مالکوں کے کمرے کی طرف کنکھیوں سے دیکھکر) سچی بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابھی نوجوان ہیں کسی کی بات نہیں سنتے

ہیں - میں بارہا سمجھا چکا ہوں کہ مقدمے لکھنے کے
بعد خالی جگہیں نہ چھوڑا کیجئے لیکن کچھ سماعت
نہیں کرتے -

ڈاؤلی——مجھے اس چک بھنانے والے کا چہرہ بخوبی یاد ہے -
بالکل نو عمر شخص ہے -

کوکسن——لیکن در حقیقت ہم اُس کو اس وقت آپ کے
روبرو پیش نہیں کر سکتے -

جیمس اور والٹر مالکوں کے کمرے سے واپس آ جاتے ہیں -

جیمس——بندگی عرض - مسٹر ڈاؤلی - آپ نے مجھے دیکھا
ہے - میرے بیٹے کو دیکھا ہے - مسٹر کوکسن کو دیکھا ہے
اور میرے جھڑاسی سویڈال سے بھی واقف ہیں - میرا——
میرا خیال ہے کہ ہم لوگوں میں سے کسی نے اس چک
کو نہیں بھنایا -

خزانچی——مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتا ہے -

جیمس——آپ یہاں تشریف رکھئے - کوکسن ! - آپ اور
مسٹر ڈاؤلی سے بات چیت کریں -

وہ فالڈر کے کمرے میں جاتا ہے

کوکسن ـــ مسٹر جیمس مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے -

جیمس ـــ کہئے -

کوکسن ـــ آپ خود بھی اس نوجوان کو پریشان کرنا نہ چاہتے ہونگے ؟ یہ بڑا نازک مزاج آدمی ہے - سنتے ہی بدحواس ہو جائے گا -

جیمس ـــ مگر اس معاملے کی پوری تحقیقات ہو جانا چاہئے - کوکسن ! اگر تمہارے خیال سے نہیں تو خود فالڈر کے بدنامی کے لحاظ سے تحقیقات ضروری ہے -

کوکسن ـــ (تمکنت آمیز انداز سے) مجھے اپنی کچھ فکر نہیں- لیکن آج صبح یہ شخص ایک دفعہ پریشان ہو چکا ہے - اب اسے دوبارہ زحمت دینا مناسب نہ ہوگا -

جیمس ـــ یہ تو محض ضابطے کی کار روائی ہے - لیکن میں ایسے سنگین معاملے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کر سکتا -

کوکسن ـــ خیر - آپ مسٹر کاؤلی سے بات چیت کیجئے -

وہ فالڈر کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے -

جیمس ـــ فالڈر ! بولٹر کے پتے والے کاغذات لیتے آؤ -

کوکسن۔۔۔ خزانچی سے ذرا بلند لہجے میں ' کیا آپ کو
کتے پالنے کا شوق ہے ؟

خزانچی کی آنکھیں دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور
وہ اس بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے -

کوکسن۔۔۔آپ اپنے بُل ڈاگ کا کوئی بچہ مجھے دے
سکتے ہیں ؟

کوکسن خزانچی کے چہرے کا رنگ دیکھکر کچھہ حواس
باختہ سا ہو جاتا ہے - پھر کر دیکھتا ہے تو فالڈر دہلیز پر کھڑا
ہوا نظر آتا ہے اور اُس کی آنکھیں خزانچی پر اس طرح جمی ہوئی
ہیں جیسے کسی خرگوش کی آنکھیں سانپ پر جم جاتی ہیں -

فالڈر۔۔۔ کاغذات کو لئے ہوئے آگے بڑھتا ہے . یہی کاغذات
ہیں حضور !

جیمس۔۔۔ کاغذات لیکر شکریہ -

فالڈر۔۔۔کیا میں حاضر رہوں ؟

جیمس۔۔۔نہیں کوئی کام نہیں ہے -

فالڈر گھوم کر اپنے کمرے میں واپس جاتا ہے - جیسے ہی وہ
دروازہ بند کرتا ہے جیمس خزانچی کی طرف پُر معنی نظر سے
دیکھتا ہے - خزانچی سر ہلا کر ہاں کہتا ہے -

جیمس۔۔آپ کو یقین ہے ؟ - لیکن ہم لوگوں کو اس پر
شبہ بھی نہ تھا -

کاؤلی۔۔۔مگر مجھے تو یقین کامل ہے - اور وہ بھی مجھے
دیکھتے ہی پہچان گیا ایسا نہ ہو کہ کمرے سے نکل کر
بھاگ جائے -

کوکسن۔۔۔(تردّد سے) صرف ایک ہی کھڑکی ہے - جس کے
آگے چھت ہے اور نیچے عمارت -

فالڈر کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلتا ہے اور فالڈر ہاتھ
میں اپنی ہیٹ لئے ہوئے بیرونی دفتر کی طرف جانے کے لئے
رخ کرتا ہے -

جیمس۔۔۔(آہستگی سے) کہاں جارہے ہو - فالڈر !

فالڈر۔۔۔کھانا کھانے کے لئے - جناب -

جیمس۔۔۔ذرا رک جانا - مجھے اس پتے کے متعلق تم سے
کچھ پوچھنا ہے -

فالڈر۔۔۔بہت خوب !

وہ اپنے کمرے میں واپس جاتا ہے -

ڈؤلی ـــ ضرورت ہو تو میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی
آدمی نے چک بھنائی تھی - اُس دن لنچ کے پہلے
سب کے آخر میں یہی چک میرے ہاتھہ میں آئی
تھی - دیکھئے اسکے عوض جو نوٹ دئے گئے تھے انکے نمبر
یہ ہیں :ـــ

وہ کاغذ کا ایک پُرزہ میز پر رکھکر اپنی ہیٹ اُتار لیتا
ہے تسلیمات عرض -

جیمس ـــ تسلیمات -

ڈؤلی ـــ کوکسن سے مخاطب ہو کر تسلیمات !

کوکسن ـــ وحشت زدہ ہوکر تسلیم -

خزانچی بیرونی دروازہ سے باہر چلا جاتا ہے - کوکسن اپنی
کرسی پر بیٹھہ جاتا ہے - ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وہ جذبات کے
دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور کرسی ہی اس وقت اُس کے لئے
عافیت کی جگہہ معلوم ہو رہی ہے -

والٹر ـــ اب آپ کا ارادہ کیا ہے ؟

جیمس ـــ میں اِسے گرفتار کراؤں گا - مجھے وہ چک اور اس
کا مثنی دیدو -



کوکسن ــــ میرے سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا معاملہ ہے -
میرا تو خیال تھا ڈیوس......

جیمس ــــ دیکھئے سب معلوم ہو اجاتا ھے -

والٹر ــــ ذرا ٹھہرئے - ابّا جان ! آپ نے اس کا نتیجہ بھی
سوچ لیا ھے ؟

جیمس ــــ اُسے یہاں بلا لو -

کوکسن ــــ (بڑی مشکل سے اُٹھتا ھے اور فالڈر کے کمرے کا
دروازہ کھول کر - غمناک آواز سے) ذرا ایک منٹ کے
لئے یہاں چلے آئیے -

فالڈر آتا ہے -

فالڈر ــــ (بے چینی کے لہجے میں) فرمائیے - ارشاد -

جیمس ــــ (چک کو هاتھہ میں لئے ہوئے - دفعتاً اُس کے طرف
مخاطب ہوکر) کیوں فالڈر - تم نے یہ چک
دیکھی ھے ؟

فالڈر ــــ جی نہیں -

جیمس ــــ غور سے دیکھو - تمھیں نے اسے پچھلے هفتے جمعہ
کے دن بھنائی تھي -



فالڈر۔۔۔جی ہاں - یاد آ گیا - مگر مجھے ڈیوس نے بتلائی تھی -

جیمس۔۔۔اور تم نے روپئے بھی ڈیوس ہی کو لا کر دے دئے ہوں گے ؟

فالڈر۔۔۔جی ہاں -

جیمس۔۔۔اور جب ڈیوس نے تم کو چک دی تھی تو کیا یہ بجنسہ ایسی ہی تھی ؟

فالڈر۔۔۔جی ہاں میرا تو یہی خیال ہے -

جیمس۔۔۔تم کو معلوم ہے - مسٹر والٹر نے اس چک میں صرف نو پاؤنڈ لکھے تھے -

فالڈر۔۔۔جی نہیں - نوے پاؤنڈ کی چک تھی -

جیمس۔۔۔نہیں - فالڈر - چک صرف نو پاؤنڈ کی لکھی گئی تھی -

فالڈر۔۔۔(مایوسانہ لہجے میں) میں اس کا مطلب نہیں سمجھا - جناب -

جیمس۔۔۔اس کا مطلب یہی ہے کہ کسی شخص نے چک کے ہندسے تبدیل کر دئے ہیں - یہ تمہارا فعل ہے یا ڈیوس کا ؟ یہی بات اس وقت دریافت طلب ہے -

فالڈر۔۔۔کیا میں نے۔۔۔میں نے۔۔۔۔۔۔

کوکسن۔۔۔سوچ سمجھہ کر جواب دو - خوب غور کرلو پھر جواب دو -

فالڈر۔۔۔(ایک طرح کی بے بحسی کے لہجے میں) یہ میرا کام نہیں ہے جناب !

جیمس۔۔۔مسٹر والٹر نے یہ چک ایک بجے دوپہر کے وقت کوکسن کو دی تھی - یہ بات اس لئے معلوم ہے کہ اُسی وقت مسٹر کوکسن کا لنچ (دوپہر کا کھانا) آیا تھا -

کوکسن۔۔۔جس کو چھوڑ کر میں جا نہیں سکتا تھا -

جیمس۔۔۔یہی بات ہے - اور اسی لئے اُنھوں نے چک ڈیوس کو بھنانے کے لئے دیدی - بہر حال - تم اُس کو ایک بجے کر ۱۵ منٹ پر بنک سے بھنا لائے - یہ اِس طرح معلوم ہوا کہ بنک کے خزانچی کو یاد ہے کہ لنچ کے پہلے یہی آخری چک اُس کے ہاتھہ میں آئی تھی -

فالڈر۔۔۔جی ہاں مجھے یہ ڈیوس نے بھنانے کے لئے دی تھی کیونکہ اُس روز وہ خود بنک نہ جا سکتا تھا - اُس کے چند احباب اُسے رخصتی دعوت دے رہے تھے -

جیمس—(پریشان ہو کر) تو تم ڈیوس کو اس کا مجرم قرار دیتے ہو؟

فالڈر— میرے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے - جناب عجیب معاملہ ہے -

والٹر اپنے باپ کے پاس آکر آہستہ سے کچھ اُس کے کان میں کہتا ہے -

جیمس—ڈیوس تو گذشتہ ہفتہ کے شنبہ کے بعد پھر یہاں نہیں آیا - کیوں نہ؟

کوکسن—(نوجوان فالڈر کو مدد دینے کی خواہش میں اس خیال سے ذرا مطمین ہو جاتا ہے کہ شاید اُسی طرح اس کے گلو خلاصی کا موقعہ نکل آئے اور سب لوگ پھر بدستور خوش و خرم نظر آنے لگیں) - جی نہیں - وہ تو دو شنبہ ہی کو جہاز پر سوار ہو گیا -

جیمس—کیوں فالڈر؟ تو شنبے کے بعد پھر وہ یہاں نہیں آیا -

فالڈر— (سست آواز سے) جی - نہیں -

جیمس — بہت اچھا - لیکن تم اس بات کا کیا جواب دیتے ہو کہ چک کے مثنے میں نو کے سامنے یہ صفر یا تو منگل کے دن بڑھایا گیا یا اُس کے بعد -

کوکسن — (متعجب ہوکر) یہ کیسے ؟

فالڈر تیورا جاتا ہے — وہ اپنے تئیں بھنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اُس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں -

جیمس — (تُرش لہجے میں) کوکسن ! مجھے تو یہ انہیں حضرت کا فعل معلوم ہوتا ہے - سہ شنبہ کے صبح تک مسٹر والٹر ترنیٹن سے واپس نہیں آئے تھے اور چک بک اُنہیں کے جیب میں تھی- کیوں فالڈر ! کیا ایسی حالت میں بھی تم اس بات سے کروگے کہ چک اور اس کے مثنی دونوں میں تمہیں نے ھند سے تبدیل کئے ؟

فالڈر — نہیں حضور ! نہیں... (ایک لمحے کے بعد ہی) جی ہاں- جناب ! مجھی سے یہ خطا ہو گئی- مجھی سے...

کوکسن — (جذبات سے بے قابو ہوکر) افسوس - افسوس - تم بھی کیا بیہودہ حرکت کر بیٹھے - ؟

فالڈر — مجھے روپیوں کی سخت ضرورت تھی - یہ خیال
بھی نہ ہوا کہ میں کیا کر رہا ہوں -

کوکسن — مگر یہ خیال تمہارے ذہن میں پیدا ہی کیسے ہوا ؟

فالڈر — (الفاظ کا سہارا لیکر) جناب میرے ہوش بجا نہ تھے -
کیا عرض کروں - ایک منٹ کے لئے پاگل ہو گیا تھا -

جیمس — مگر فالڈر ! تمہارا ایک منٹ کئی دن کے برابر
تھا ! (مٹھی کو کھڑ کھڑا کر) کم سے کم چار دن تک
تم پاگل ہی بنے رہے ؟

فالڈر — حضور میں قسم کھاکر کہتا ہوں - اُس وقت مجھے
کچھہ خیال ہی نہ ہوا کہ کیا کر رہا ہوں - بعد کو
جب ہوش آیا کہ کتنا بڑا جرم مجھہ سے سرزد ہو
گیا ہے تو آپ سے یہ ماجرا کہنے کی ہمت نہ پڑی -
بہر حال اس دفعہ آپ معاف کر دیں - میں روپیے
ادا کر دونگا - آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کوڑی کوڑی
بیباق کر دونگا -

جیمس — جاؤ - اِس وقت اپنے کمرے میں چلے جاؤ -

فالڈر التجا آمیز نگاہوں سے دیکھتا ہوا اپنے کمرے میں چلا
جاتا ہے اور سب لوگوں پر خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے -

جیمس — اس سے زیادہ شرمناک اور کیا واقعہ ہو سکتا ہے ؟

کوکسن — ایسا خلاف قانون جرم اور اس دفتر میں !

والٹر — مگر یہ تو فرمائیے کہ اب کیجئے گا کیا ؟

جیمس — مقدمہ چلایا جائیگا - اور اس کے سوا ہو ہی کیا سکتا ہے ؟

والٹر — مگر اتنا لحاظ کر لیجئے کہ یہ اُس کا پہلا قصور ہے -

جیمس — مجھے اِس میں بہت شبہہ ہے - جس صفائی سے یہ جعل بنایا گیا ہے اس سے تو یہ کسی تجربہ کار شخص کا کام معلوم ہوتا ہے -

کوکسن — میری رائے میں تو یہ کسی فوری ترغیب کا شکار ہو گیا ہے -

جیمس — کوکسن - زندگی میں ایسی ترغیبات روز ہی پیش آتی رہتی ہیں -

کوکسن — جی - ہاں - درست ہے - لیکن میں نفس اور شیطان کے ترغیب کا ذکر کر رہا تھا - آج صبح ایک عورت اس سے ملنے آئی تھی -

والٹر — وھی عورت جو ابھی ھمیں آتے وقت ملی تھی -
کیا وہ اُس کی بیوی ھے ؟

کوکسن — جی نہیں - رشتہ تو کوئی نہیں ھے ۔ اگر بیسکری
کی معمولی حالت ھوتی تو شاید اس نے آنکھوں سے
کوئی مذاق آمیز اشارہ کیا ھوتا لیکن اس وقت نس
سے اجتناب کرتا ھے ۔ اور وہ شادی شدہ بھی ھے -

والٹر — یہ آپ کو کیسے معلوم ھوا ؟

کوکسن — وہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے آئی تھی - منھہ
بناکر ۔ سب باھر ھی کھڑے تھے -

جیمس — واقعی یہ بڑا خراب آدمی نکلا -

والٹر — میری رائے میں اس دفعہ اس کو معاف کر دینا
چاھئے - شاید پھر ایسی خطا نہ کرے -

جیمس — معاف تو میں ھرگز نہ کرونگا - ذرا یہ بھی تو دیکھو
کہ اُس نے کیسی ذلیل حرکت کی ھے - اُس کو
معلوم تھا کہ اگر یہ معاملہ افشا ھوگیا تو ھم لوگوں کا
شبہ نوجوان ڈیوس ھی پر ھوگا - یہ بالکل ایک

اتفاقي بات تھی کہ چک بُک تمہاری جیب میں
پڑی رہ گئی -

والٹر—معلوم ھوتا ھے کہ دم کی دم میں نیت بدل گئی اور
شاید کچھہ سوچنے سمجھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا -

جیمس—کسی ایماندار و نیک چلن شخص کي نیت اس
طرح ایک منٹ میں نہیں بدل جایا کرتي ھے -
مجھے تو یہ بالکل گیا گذرا ھوا آدمي معلوم ھوتا ھے -
اُس کي آنکھیں بالکل اُس آدمي کی طرح ھیں
جو روپیہ دیکھکر اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھہ
سکتا ھے -

والٹر—(خشک لہجہ میں) مگر اس سے پہلے یہ بات کبھی
تم لوگوں کے خیال میں نہیں آئی -

جیمس—(والٹر کی بات کو نظر انداز کرکے) مجھے اپنے زمانہ
میں اس قسم کے آدمیوں سے بہت سابقہ رھا ھے - ان
لوگوں کا اس کے سوائے اور کوئی علاج ھي نہیں ھے
کہ ان کو آیندہ نقصان پہونچانے کا موقعہ ھی نہ دیا

جائے - اس قسم کے لوگ بالکل اندھے ہوتے ہیں - اُن
کی اصلاح نا ممکن ہے -

والٹر — قید سخت کی سزا ہو جائے گی -

کوکسن — خدا نہ کرے کسی کو جیل خانہ کے مصائب
برداشت کرنا پڑیں -

جیمس (تذبذب کی حالت میں) میری سمجھہ میں
نہیں آتا ہے کہ اُس کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے - اب
رہا دفتر میں ملازمت کا سوال - تو یہ بھی بالکل
خارج از بحث ہے - کیونکہ ہر قسم کے کاروبار کے لئے
دیانت داری مقدم ہے -

کوکسن — (اس قول کی حقیقت سے متاثر ہوکر) جی
ہاں - اس میں کیا شک ہے -

جیمس — اسی طرح یہ بات بھی خارج از بحث ہے کہ اُس
کو دوسروں کے سر ڈال دیا جائے جو اُس کے اطوار سے
واقف نہیں ہیں - آخر دوسروں کے نفع نقصان کا
خیال بھی ضروری ہے -

والٹر — لیکن یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ ہمیشہ کے لئے
بے داغی بنا دینا بھی کہاں تک مناسب ہوگا -

جیمس—اگر اُس نے پہلے ہی کل حال صاف صاف بیان
کر دیا ہوتا تو میں اُسے اس دفعہ معاف کر دیتا -
مگر یہاں تو معاملہ ہی دوسرا ہے - اور دیکھتے ہو
کہ اُس کے اطوار بھی درست نہیں معلوم ہوتے -

کوکسن—میرا منشا یہ نہیں ہے - میں نے تو صرف یہی
کہا تھا کہ شاید بعض مجبوریاں پیش آ گئی ہوں -

جیمس—بات ایک ہی ہے - در حقیقت اُس نے خوب
سوچ سمجھ کر نہایت ہوشیاری سے اپنے مالکوں کو
دھوکا دیا ہے اور اس جعل سازی کا الزام ایک بیگناہ
آدمی کے سر تھوپ دیا - اگر اس معاملے میں بھی
عدالت کی مدد نہ لیجائے تو پھر اور کس میں
لیجائے گی -

والٹر—میں تو یہی کہتا ہوں کہ اس سے اِسکی آیندہ
زندگی خراب ہو جائیگی -

جیمس—(طنز آمیز لہجہ میں) بیٹی - تمہارے رائے میں
تو کسی سے کبھی کوئی مواخذہ ہونا ہی نہ
چاہئے -

والٹر — [کسی قدر چڑھکر] جی ہاں مجھے اس خیال سے
نفرت ضرور ہے -

کوکسن — مگر اپنے حقوق کی حفاظت کا خیال تو رکھنا
ہی پڑیگا -

جیمس — ان فضول باتوں میں وقت رائیگاں کرنے سے
کیا فائدہ ؟

[وہ مالکوں کے کمرے کی طرف جاتا ہے

والٹر — ابّا جان ! ذرا اِس بیچارے کے نقطہ خیال سے بھی
اُس معاملے پر غور کر لیجئے -

جیمس — مجھہ سے تمہارا یہ مطالبہ بیجا ہے -

والٹر — مگر خدا معلوم اُس نے کس دباؤ میں پڑ کر یہ
حرکت کی ہو -

جیمس — میری بات گرہ باندھہ لو - بیٹا - کوئی مجبوری
ہو یا نہ ہو - جب ایک دفعہ آدمی اس قسم کے
جعل سازی کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ اُسے کر ہی ڈالتا
ہے - اور اگر وہ خود ایسا فعل نہ کرنا چاہے تو کوئی
دوسرا شخص اُسے کبھی مجبور نہیں کر سکتا ہے -

والٹر — میں سمجھتا ہوں کہ اب پھر اس سے ایسی حرکت
نہ ہوگی -

کوکسن—اگر آپ کی رائے ہو تو میں اس سے بات چیت کر لوں - یہاں کسی کو کچھہ اُس کی زندگی خراب کرنا تو منظور نہیں ھے -

جیمس—نہیں نہیں- کوکسن اسکی یہاں کس کو ضرورت ھے- لیکن اس بارے میں میں اپنی رائے قائم کر چکا ھوں -

(وہ مالکوں کے کمرہ میں چلا جاتا ھے)

کوکسن—(ایک لمحہ کے پس و پیش کے بعد) آپ کے ابا جان کا فرمانا درست ھے اور میں بھی اُن کی مرضی کے خلاف کرنا نہیں چاھتا - وہ جو کچھہ مناسب سمجھیں - ٹھیک ھے -

والٹر—تم بھي کیا کہتے ھو - کوکسن ! تمھیں میری تائید کرنی چاھئے تھی اور کیا تمھیں اُس کے ساتھہ کوئی ھمدردی نہیں ھے......... ؟

کوکسن—(خود دارانہ انداز سے) کیا کہوں اِس وقت میرے دل میں کیا کیا خیالات آ رھے ھیں !

والٹر— بعد میں ھم سب پچھتائیں گے -

کوکسن — بہر حال یہ تو اُسے معلوم ہی ہوگا کہ اس فعل کا نتیجہ کیا ہوگا ؟

والٹر — (کسی قدر تلخی کیساتھ) بیٹی - رحم کرتے وقت بہت چھان بین کی ضرورت نہیں ہوا کرتی -

کوکسن — آئیے - آئیے - مسٹر والٹر - ہمیں اس معاملے کے سب پہلوؤں پر غور کر لینا چاہئیے -

سویڈل (ہاتھ میں طشت لئے ہوئے اندر آکر) کھانا حاضر ہے - جناب !

کوکسن — رکھدو -

سویڈل کوکسن کی میز پر کھانے کا طشت رکھ رہا ہے - اُسی وقت خفیہ پولیس کا مسٹر وسٹر بیرونی دفتر میں آتا ہے اور کسی کو وہاں نہ پاکر اندرونی دروازہ میں چلا آتا ہے - وہ ایک موٹا تازہ میانہ قد کا آدمی ہے - ڈاڑھی مونچھیں صاف - نیلے سرج کا ایک پرانا کوٹ اور مضبوط جوتے پہنے ہوئے ہے -

وسٹر — (والٹر سے مخاطب ہوکر) جناب ! میں سکاٹ لینڈ یارڈ [۱] سے آیا ہوں - خفیہ پولیس کا سارجنٹ ہوں - اور وسٹر میرا نام ہے -

---

[۱] لندن پولیس کے صدر دفتر کا نام ہے -

والٹر—(کنکھیوں سے دیکھکر) بہت خوب ! میں ابّا جان
سے جاکر کہے دیتا ہوں -

(وہ مالکوں کے کمرے میں چلا جاتا ہے اور مسٹر جیمس
آتے ہیں)

جیمس—گڈ مارننگ مسٹر وسٹر - (کوکسن کی ترحم آمیز
، ملتجی نگاہوں سے متاثر ہو کر) مجھے سخت
افسوس ہے اور اگر میرے امکان میں ہوتا تو اس قدر
طوالت نہ ہونے پاتی - (سویڈل سے مخاطب ہوکر) اس
دروازے کو کھول دو - (سویڈل متحیر اور خوف زدہ
ہو کر دروازہ کھولتا ہے) یہاں آؤ - مسٹر فالڈر -

جیسے ہی فالڈر دبکتا ہوا اپنے کمرے کے باہر آتا ہے -
جیمس کے اشارے پر خفیہ پولیس کا سارجنٹ اپنا ہاتھہ بڑھا کر
فالڈر کا بازو پکڑ لیتا ہے -

فالڈر—(پیچھے ہٹ کر) ہائیں - ہائیں - یہ کیا - ؟

وسٹر—بس چپکے سے میرے ساتھہ چلے آؤ -

جیمس—یہی شخص خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوا ہے -

فالڈر — آہ - جناب - میں نے یہ حرکت اپنے لئے نہیں کی - جو کچھہ ہوا سب اس مصیبت زدہ عورت کی خاطر ہوا - کاش آپ مجھے کل تک اس کے تلافی کا موقعہ دیدیں -

جیمس ہاتھہ سے اُسے دور رہنے کا اشارہ کرتا ہے - اس کے بشرے کی سختی دیکھکر فالڈر کی ہمت پست ہو جاتی ہے - وہ بیچھے پھر کر بلا عذر و حجت اپنے تئیں خفیہ پولیس کی گرفت میں دیدیتا ہے -

اس کے بعد وہاں سے جیمس گردن اُٹھائے ہوئے چلا جاتا ہے - اس کے چہرہ سے خشکی و بے مروتی مترشح ہے - سویڈاں تعجب سے منھہ کھولے ہوئے لپک کر دروازہ کی طرف جاتا ہے اور بیرونی دفتر سے ہوتا ہوا اُن کے پیچھے پیچھے غلام گردش تک آتا ہے - جب سب لوگ نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں تو کوکسن متوحش ہو کر تیزی سے بیرونی دفتر کی طرف جاتا ہے -

کوکسن — زبیزاری آواز سے تھہرو - تھہرو - ذرا تھہرو - ارے یہ کیا ہو رہا ہے ؟

سب طرف خاموشی طاری ہے - کوکسن رومال نکال کر اپنے چہرے کا پسینہ پوچھتا ہے اور آنکھیں بند کئے ہوئے میز کی طرف جاتا ہے اور کھانے کی طرف افسردہ نگاھوں سے دیکھتا ہے -

[پردہ گرتا ہے -

دوسرا باب

دوسرا ایکٹ

عدالت کا اجلاس اور اکتوبر کی سہ پہر ہے - سردی کا موسم ہے اور کہرا چھایا ہوا ہے - وکیل - بیرسٹر - نامہ نگاران (رپورٹران) اخبار - ممبران جوری اور چپراسی - وغیرہ سب جمع ہیں - سامنے ملزموں کا مضبوط کٹہرا ہے جس میں فالڈر بیٹھا ہوا ہے - اس کے اِدھر اُدھر جیل کے دو چوکیدار ہیں جو اُس کی نگہداشت کے لئے تعینات کئے گئے ہیں لیکن بظاہر حال اُس کی طرف سے مطمئن معلوم ہوتے ہیں - فالڈر کے عین مقابل جج صاحب ایک بلند چبوترے پر بیٹھے ہوئے ہیں گویا کمرۂ عدالت کے شور و غل سے اُنہیں کوئی واسطہ نہیں ہے - درحقیقت وہ وہاں کی ہر ایک بات سے بیخبر و بے پروا معلوم ہوتے ہیں -

ہیرلڈ کلیور جو وکیل سرکار ہے ایک نحیف - زرد رُو آدمی ہے - اُس کی عمر ادھیڑ سے کچھ متجاوز ہوگی - اُس

کی وگ (بالوں کی ٹوپی جو انگلستان میں وکلا کی پوشاک میں داخل ھے) بھی قریب قریب اُس کے چہرے کے ہمرنگ ہے - ھیکٹر فروم ملزم کا وکیل ھے - وہ ایک کشیدہ قامت نوجوان ھے - موچھیں منڈی ہوئی ھیں اور بہت ہی سفید رنگ کی وگ زیب سر ہے - جیمس اور والٹرھو اور خزانچی کاؤلی کے بیانات ھو چکے ھیں اور اب وہ تماشائیوں کے وصف میں کھڑے ہوئے ھیں - خفیہ پولیس کا سارجنٹ وسٹر گواہوں کے کٹھہرہ سے باھر نکل رھا ھے -

کلیور — " تاج کی طرف سے استغاثہ کے کل گواہ حضور کے سامنے پیش ھو چکے" - اتنا کہکر وہ اپنے چغے کو سمیٹ کر اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاتا ھے -

فروم — (اُٹھکر اور اظہار ادب کے لئے عدالت کے روبرو سر خم تسلیم کرکے) حضور والا - اور ممبران جوری ! مجھے اس امر کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ھے کہ چک کے ھندسے ملزم ھی نے تبدیل کئے - لیکن میں آپ حضرات کے روبرو ملزم کے دماغی حالت کے متعلق بعض شہادتیں پیش کرنا چاھتا ھوں اور یہ عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ تمام حالت گرد و پیش پر نظر کرکے آپ اُسے اُس وقت اپنے افعال کا ذمہ دار سمجھنے میں حق بجانب نہ ہوں گے - در حقیقت میں یہ ثابت کر دوں گا کہ ملزم سے یہ حرکت دماغی ہیجان کی حالت میں سر زد ہوئی ہے - اور واقعی وفور رنج و کثرت ترددات کے باعث وہ عارضی طور پر پاگل سا ہو گیا تھا - حضرات! ابھی ملزم کی عمر صرف تیئیس سال کی ہے - میں آپ کے روبرو ایک عورت کی شہادت پیش کروں گا جس سے آپ کو اس واقعہ کے متعلق منصل حالات معلوم ہو جائیں گے - وہ آپ کو خود اپنی زبان سے اپنے زندگی کے درد ناک حالات بتلاسے گی - مگر ان حالات سے بھی زیادہ درد ناک وہ خود رفتگی ہے جو اس عورت کے لئے ملزم کے دل میں پیدا ہو گئی ہے - حضرات! یہ عورت ایسے شوہر کے ساتھ اپنی مصیبت کے دن کاٹ رہی ہے جو ہمیشہ اُس کے درپے آزار رہتا ہے - حتیٰ کہ اِس بد نصیب کو ہر وقت اُس سے اپنی جان کا خطرہ رہتا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ ایک نوجوان آدمی

کے لئے کسی ملکوحہ عورت سے ارتباط و محبت کا سلسلہ پیدا کرنا درست یا مناسب ھے - میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اُسے اس مصیبت زدہ عورت کو اس کے شیطان صفت شوھر سے گلو خلاصي کرانے کا بھی کوئی حق حاصل ھے - لیکن یہ بات سبھی جانتے ھیں کہ عشق و محبت کے جذبے میں کتنی قوت تحریک هوتي ھے - حضرات ! میں آپ سے التجا کرتا ھوں کہ اُس کا بیان سنتے وقت آپ اس امر کو ضرور ملحوظ رکہیں کہ اُس کی شادی ایک شرابی ' تند مزاج شوھر سے ھوئی ھے جس کے پنجے سے وہ کبھی آزاد نہیں ھو سکتی ھے - کیونکہ آپ جانتے ھیں کہ طلاق حاصل کرنے کے لئے جسمانی ایذا رسانی کے علاوہ شوھر سے ایک اور جرم کا سرزد ھونا بھی ضروري ھے - اور اُس کے پاس شوھر کي طرف سے اس جرم کے ارتکاب کا کوئی ثبوت نہیں ھے -

جج — مسٹر فروم - لن بانوں سے اس مقدمے کا کیا تعلق ھے ؟

فروم — حضور والا - نتجوبی - میں اسکو ابھی حضور پر روشن کر دوں گا.........

جج — بہت اچھا -

فروم — آپ یہ غور فرمائیں کہ ایسی حالت میں اُس کے لئے
اور چارہ کار ہی کیا تھا؟ یا تو وہ اُس شرابی شوہر
کے ساتھ رہ کر ہمیشہ اپنی جان کے خطرے میں
رہتی یا عدالت سے علیحدہ رہنے کی اجازت حاصل
کرتی - لیکن حضرات! ایسے مقدمات کے تجربے
کی بنا پر میں کہتا ہوں کہ اس طرح سے بھی
وہ اس بد مزاج آدمی کے مظالم سے محفوظ نہ
رہ سکتی - اور بفرض محال اگر یہ علیحدگی مفید
ثابت بھی ہوتی تو یا اُسے مجبوراً کسی محتاج
خانے جانا پڑتا یا گلی کوچہ آوارہ گردی کرنی
پڑتی - کیونکہ ایک عورت کے لئے جو کسی خاص
ہنر یا صنعت سے واقف نہیں ہے کسی مستقل ذریعہ
معاش کے بغیر اپنی اور بچوں کی پرورش
کرنا کوئی آسان امر نہیں ہے - ایسی صورت میں
اُس کے لئے صرف دو ہی راستے کھلے ہوں یعنی یہ
تو وہ کسی محتاج خانے میں جائے یا ——

اگر مجھے صاف صاف کہنے کی اجازت ہو—عصمت
فروشي کرے -

جج—مسٹر فروم ! آپ اصل موضوع سے بہت دور جا رہے ہیں -

فروم—حضور میں ایک لمحے میں مطلب پر آیا
جاتا ہوں -

جج——خدا کرے ایسا ہی ہو -

فروم—حضرات ! اب ذرا اس امر پر بھی غور فرمائیے - اور
اسی بات کو واضح کرنے کی میں اس قدر کوشش کر
رہا ہوں - یہ صورت خود بھی اس کو بیان کرے گی
اور ملزم سے بھی آپ کو اس امر کی تصدیق ہو جائے
گی - کہ اِنھیں دردناک واقعات سے مجبور ہو کر
جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ اس نوجوان کے دل میں اُس
کے طرف سے محبت پیدا ہو گئی ہے تو اُس کی ساری
اُمیدیں اس کی ذات سے وابستہ ہوگئیں اور آئے
دن کي مصیبتوں سے نجات پانے کا اُسے یہي ایک
راستہ نظر آیا کہ وہ اُس کے ساتھہ کسي غیر ملک
میں چلي جائے جہاں اس کا کوئی شناسا نہ ہو اور

جہاں یہ دونوں بظاہر میاں بیوی کی حیثیت سے رہ
سکیں - بلا شبہ یہ ایک مایوسانہ تدبیر تھا جسکو
یقیناً میرے دوست مسٹر کلیور بکمال [illegible]
بدچلنی سے موسوم کریں گے - لیکن واقعہ یہ ہے کہ
اُس کے دل میں یہی خیال جا گزیں ہو گیا تھا - یہ
سچ ہے کہ کوئی جرم کسی دوسرے جرم کی معذرت کے
طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا ہے - اور جن لوگوں کے
لئے کسی ایسی مصیبت میں گرفتار ہونے کا امکان ہی
نہیں ہے اُنہیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ اسے
سن کر کانوں پر ہاتھ رکھ لیں - لیکن مجھے اُس کے
متعلق جملہ حالات و واقعات آپ کے روبرو پیش
کر دینا چاہئے - آپ حضرات ! ملزم کے ان واقعات
زندگی پر جو رائے چاہیں قائم کریں - آپ کو اختیار
ہے کہ ان حالات کے ماتحت ان ہر دو شخصوں سے جو
قانونی خلاف ورزیاں مجبوراً ہوئی ہیں اُن کو
جس نگاہ سے چاہیں دیکھیں - لیکن آپ اس
حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں کہ
عالم مایوسی میں اس آفت رسیدہ عورت اور اُس

کے دل و جان سے چاھنے والے نوجوان نے جو در اصل ابھی ایک نوعمر و ناتجربہ‌کار لڑکا ھے - کسی غیر ملک میں چلے جانے کا باھمی فیصلہ کیا - آپ اس فیصلے کو قابل اعتراض سمجھہ سکتے ھیں لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ اس عزم بالجزم کے بعد اس کے تکمیل کے لئے ان لوگوں کو روپیے کی سخت ضرورت تھی اور اُن کے ھاتھہ بالکل خالی تھے - اب رھے ساتویں جولائی کے واقعات - جس روز اس چک کے ھندسے بدلے گئے ھیں - یہ آپ کو خود گواھان متعلقہ کے زبانی معلوم ھو جائیں گے - اسی شہادت کے بنا پر میں یہ ثابت کرنا چاھتا ھوں کہ ملزم پر از خود رفتگی کی حالت طاری تھی - اُس کا دماغ بالکل معطل ھو گیا تھا - لہذا وہ ان واقعات کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا ھے - اب صفائی کے پہلے گواہ " رابرٹ کوکسن " کا بیان سنئے -

[وہ پیچھے پھر کر چاروں طرف نظر دوڑاتا ھے - اور کاغذ کا ایک ورق اٹھا کر انتظار کرنے لگتا ھے -]

کوکسن عدالت میں طلب ہوتا ہے - وہ ہاتھ میں ٹوپی لئے ہوئے گواہوں کے خانہ میں جاتا ہے اور اُسے حلف دیا جاتا ہے -

فروم — آپ کا نام کیا ہے ؟

کوکسن — رابرٹ کوکسن -

فروم — کیا آپ "جیمس اینڈ والٹرھو" نامی قانونی مشیران کے دفتر کے مینیجنگ کلرک ہیں - جہاں یہ ملزم بھی ملازم ہے ؟

کوکسن — جی ہاں -

فروم - کتنے دنوں سے ملزم وہاں ملازم ہے ؟

کوکسن — دو سال - نہیں - میں بھول گیا - سترہ دن کم دو سال سے -

فروم — اِس دوران میں یہ برابر آپ ہی کی نگرانی میں اپنا کام انجام دیتے رہا ؟

کوکسن — اتوار اور دوسری تعطیلات کے علاوہ یہ میری ہی نگرانی میں کام کرتے رہا ہے -

فروم — ہاں درست ہے - میں تعطیلات کا ذکر نہیں کرتا -

آپ یہ فرمائیے کہ اِس دو سال کے عرصے میں آپ نے
اِس کے چال چلن کے متعلق کیا رائے قائم کی ؟

کوکسن—(جوری کی طرف مخاطب ہوکر راز دارانہ لہجے
میں - اور اس انداز سے گویا اِس سوال کی اُسے توقع
ہی نہ تھی) وہ ایک خوش مزاج و سلیقہ شعار نوجوان
ہے - اور مجھے اُس کے متعلق کبھی کسی شکایت کا موقعہ
نہیں ملا - بلکہ اس کے بر عکس میں اُس سے ہمیشہ
خوش رہا - اور جب میں نے یہ سنا کہ یہ فعل اُس
سے سرزد ہوا ہے تو مجھے سخت تعجب ہوا -

فروم—کیا آپ کو اُس کی دیانت پر کبھی شبہ کرنے کا
موقعہ ملا ؟

کوکسن—جی نہیں - ہمارے دفتر میں خیانت کا کیا کام ہے ؟

فروم—مسٹر کوکسن ! مجھے یقین ہے کہ اصحاب جوری اسکا
پورا لحاظ رکھیں گے -

کوکسن—یہ بات تو ہر کارو باری شخص کو معلوم ہے کہ
ایمانداری کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا -

فروم—آپ کے خیال میں اس کا چال چلن ہر حیثیت سے
اچھا ہے یا نہیں ؟

کوکسن—(جج کی طرف مخاطب ہو کر) بیشک اس کا چال چلن اچھا ہے - ہم سب لوگ اب تک نہایت لطف و خوبی سے اپنا اپنا کام کر رہے تھے - مگر جب سے یہ واقعہ ہوا ہے میرے تو ہوش ہی اڑ گئے ہیں -

فروم—اچھا اب آپکی توجہ ساتویں جولائی کے واقعات کیطرف دلاتا ہوں - جس روز چیک کے ہندسے بدلے گئے - اُس روز صبح اُس کے انداز کیسے تھے ؟

کوکسن—(مجبوری سے) اگر آپ مجبور سے پوچھتے ہیں تو میں تو یہی کہوں گا کہ اُس روز جب یہ حرکت سرزد ہوئی ہے وہ کچھہ گھبرایا ہوا سا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ اُسے سکون قلب حاصل نہیں ہے -

جج—(ترش روئی سے) کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ پاگل ہو گیا تھا ؟

کوکسن—میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ کچھہ گھبرایا ہوا سا تھا -

جج—براہ مہربانی آپ کو جو کچھہ کہنا ہو صاف صاف کہئے -

فروم—(نرم لہجے میں) ہاں ہاں بتلائیے - مسٹر کوکسن - بتلا دیجئے -

کوکسن—(کسی قدر بد دماغ ہو کر) میری رائے میں (جج کے طرف دیکھکر) خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اُس وقت اُس کے ہوش و حواس بجا نہ تھے - غالباً صاحبان جوری میرا مطلب سمجھہ گئے ہوں گے ؟

فروم—کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کن وجوہات پر آپ نے یہ رائے قائم کی ہے ؟

کوکسن—جی ہاں - بتلا کیوں نہیں سکتا ؟ میں دوپہر کے وقت اپنا کھانا قریب ہی کے ہوٹل سے منگایا کرتا ہوں - چاپ اور آلو منگا لیتا ہوں - اِس سے ذرا وقت کی بچت ہو جاتی ہے - اُس روز جیسے ہی مسٹر والترھو نے مجھے چک بھنانے کے لئے دی ویسے ہی میرا کھانا آیا - اور کھانا مجھے گرم ہی پسند ہے - اس لئے میں کلرکوں کے کمرے میں گیا اور ایک دوسرے کلرک کو جس کا نام ڈیوس ہے چک بھنانے

کے لئے دے دی - نوجوان فالڈر اُس وقت بیچینی سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا اور چونکہ یہ حرکت خلاف معمول تھی اس لئے میں نے اُس سے کہا کہ بیٹی فالڈر یہ کوئی چڑیا گھر نہیں ہے کہ تم اس طرح متر گشت کر رہے ہو -

فروم — آپ کو یاد ہے فالڈر نے اِس کا کیا جواب دیا تھا ؟

کوکسن — جی ہاں - یاد ہے - اُس نے یہی کہا تھا کہ "کاش ایسا ہی ہوتا " مگر مجھے یہ جواب کچھ بے تکا سا معلوم ہوا -

فروم — کیا آپ نے کوئی اور بات بھی خلاف معمول دیکھی ؟

کوکسن — جی ہاں -

فروم — وہ کیا ؟

کوکسن — اُس کے گلے کے بٹن بھی کھلے ہوئے تھے اور چونکہ میں نوجوان آدمیوں کو باتمیز و سلیقہ شعار دیکھنا پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے اُسے ٹوکا کہ یہ تمہارے گلے کے بٹن کیسے کھلے ہوئے ہیں -

فروم — پھر اُس نے اِس کا کیا جواب دیا ؟

کوکسن — وہ میرے طرف گھورنے لگا اور اسوقت اسکی نگاہوں سے وحشت ٹپک رہی تھی -

جج — وہ آپ کے طرف گھورنے لگا ؟ مگر یہ تو ایک معمولی سی بات ھے -

کوکسن — ہاں بات تو معمولی ھی تھی لیکن اُس وقت اُس کی آنکھوں کا کچھہ اور ھی رنگ تھا - شاید میں اپنا مطلب آپ کو ٹھیک نہیں سمجھا سکتا - خیر جو کچھہ ھو - مجھے اُس کی نگاھیں کچھہ عجیب معلوم ہوئیں -

فروم — کیا آپ نے پہلے بھی کبھی اُس کی ایسی کیفیت دیکھی تھی ؟

کوکسن — جی نہیں - اگر کبھی کوئی خاص بات ہوئی ہوتی تو میں مالکوں سے ضرور اُس کی شکایت کرتا - بھلا ہمارے دفتر میں دیوانوں اور مخبوط الحواسوں کی کہاں گنجائش ھے ؟

جج — کیا آپ نے اِس موقعہ پر مالکوں سے شکایت کی تھی ؟

کوکسن—(راز دارانہ انداز سے) جی نہیں - کافی وجہ اور
شہادت کے بغیر میں نے اُن سے کچھہ کہنا مناسب
نہیں سمجھا -

فروم—لیکن یہ بات آپ کو کھٹکی تو ضرور تھی ؟

کوکسن—جی ہاں - صرف مجھی کو نہیں بلکہ ڈیہس کو
بھی اور اگر وہ اِس وقت موجود ہوتا تو میرے بیان
کی تائید کرتا -

فروم—بیشک تائید کرتا لیکن بد قسمتی سے وہ یہاں موجود
نہیں ہے - اچھا جس دن یہ جعل پکڑا گیا اُس روز
کا کوئی خاص واقعہ آپ کو یاد ہے - جولائی کی
اٹھارویں تاریخ تھی - کیا اُس دن بھی کوئی خاص
بات ہوئی تھی ؟

کوکسن—(اپنے کان پر ہاتھہ رکھکر) میں ذرا اونچا
سنتا ہوں -

فروم—کیا اُس دن صبح کو اِس راز کے افشا ہونے کے قبل
کسی خاص واقعہ ہوا جس کی طرف آپ کی توجہ
مبذول ہوئی تھی ؟

کوکسن—جی ہاں - ایک عورت آئی تھی -

جج—مسٹر فروم ! اِس مقدمے سے اس واقعہ کا کیا تعلق ہے ؟

فروم—حضور ! میں اُس دماغی حالت کو واضح کرنا چاھتا ھوں جس کے زیر اثر ملزم سے یہ فعل سر زد ھوا -

جج—یہ تو میں بھی سمجھتا ھوں لیکن آپ تو ارتکاب جرم کے کئی دن بعد کے واقعات پوچھہ رھے ھیں -

فروم—حضور کا فرمانا بجا ہے - لیکن اُن واقعات سے میرے خیال کی تائید ھوتی ھے -

جج—اچھا - پوچھئے -

فروم—ابھی آپ نے کہا تھا کہ اُس دن صبح کو اُس کے پاس ایک عورت آئی تھی - کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ یہ عورت دفتر میں اُس سے ملنے آئی تھی ؟

کوکسن—جی ہاں -

فروم—کس لئے آئی تھی ؟

کوکسن—فالڈر سے ملنا چاھتی تھی مگر فالڈر کسی کام سے باھر گیا ھوا تھا -

فروم—کیا آپ نے اُسے دیکھا تھا ؟

کوکسن—جی ہاں - دیکھا تھا -

فروم—کیا وہ بالکل تنہا تھی ؟

کوکسن—(رازدارانہ انداز سے) یہ سوال پوچھہ کر آپ مجھے دقت میں ڈال رہے ہیں - چپراسی نے جو کچھہ مجھہ سے کہا اُس کا بیان کرنا شاید میرے لئے نا مناسب ہو -

فروم—یہ ٹھیک ہے - مسٹر کوکسن——ٹھیک ہے - تاہم——

کوکسن—اس انداز سے قطع کلام کرکے گویا وہ اپنے تئیں بڑی سمجھدار اور فروم کو ابھی لڑکا ہی سمجھتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ میں اس مشکل کو آسان کر سکتا ہوں - ایک غیر آدمی کے سوال کے جواب میں اُس نے مجھہ سے کہا تھا کہ یہ میرے بچے ہیں -

جیم—اُس نے کیا کہا تھا ؟ میرے بچے - میرے -

کوکسن—جی ہاں - اُسی کے بچے تھے - اور سب باہر کھڑے ہوئے تھے -

جج—آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا ؟

کوکسن—حضور مجھہ سے یہ نہ پوچھیں ورنہ جو کچھہ مجھہ سے کہا گیا تہا عرض کرنا پڑیگا - اور یہ مناسب نہ ہو گا -

جج—(مسکرا کر) کیا دفتر کے چپراسی نے کوئی خاص بات بیان کی تہی -

کوکسن—جی ہاں -

فروم—مسٹر کوکسن - میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس وقت وہ آپ سے فالڈر سے ملنے کے لئے منت سماجت کر رہی تہی اُس وقت اُس نے کوئی ایسی بات کہی تہی جو آپ کو خاص طور پر یاد ہو...

کوکسن—(اُس کے طرف اس انداز سے دیکھکر گویا وہ اُسے اس جملہ کو ختم کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کر رہا ہے ذرا اور وضاحت سے کام لیجئے جناب !

فروم—کیا اِس وقت اُس نے کوئی خاص بات کہی تہی ؟

کوکسن—ہاں - کہی تہی - لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ اپنے سوال کے جواب میں مجھہ سے وہ فقرے کہلوائیں -

فروم — (تھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ) صاحبان جوری کو تو بتا دیجئے کہ اُس نے کیا کہا تھا ۔

کوکسن — یہی کہ " زندگی اور موت کا معاملہ ہے "۔

صدر جوری — کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اُس عورت نے یہ الفاظ کہے تھے ۔

کوکسن — (سر ہلا کر) جی ہاں ۔ مگر کون شخص اس قسم کی بات سننا پسند کریگا ؟

فروم — (کسی قدر بے صبری کے ساتھ) کیا اُس کی موجودگی میں فالڈر واپس آ گیا تھا (کوکسن سر ہلا کر ہاں کہتا ہے) اور وہ اُس سے مل کر واپس چلی گئی ؟

کوکسن — میں یہ نہیں کہہ سکتا ۔ کم سے کم میں نے اُسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا ۔

فروم — تو کیا وہ ابھی تک وہیں بیٹھی ہے ؟

کوکسن — (دلجوئی سے مسکرا کر) جی نہیں ۔

فروم — شکریہ ۔ مسٹر کوکسن ۔ (وہ بیٹھ جاتا ہے اور کلیور جرح کے لئے کھڑا ہوتا ہے ۔)

کلیور — آپ نے کہا ہے کہ جس روز یہ معاملہ ہوا ...

ہے ملزم کچھ گھبرایا ہوا سا تھا - آپ کا ان الفاظ سے کیا مطلب ہے ؟

کوکسن — نرم لہجے میں) میں بڑی یہی چاھتا ہوں کہ آپ میرا مطلب سمجھ لیں - کبھی آپ نے کسی ایسے کتے کو دیکھا ہے جس کا مالک گم ہوگیا ہو - بس اسکی یہی حالت تھی اور وہ ہر طرف حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا -

کلیور — شکریہ - " اس " کے متعلق میں پوچھنے ہی والا تھا - آپ نے کہا ہے کہ وہ عجیب نگاہ سے آپ کیطرف دیکھنے لگا - اِس سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

کوکسن — جی ہاں - اُس وقت اُس کی نگاہ کچھ عجیب سی تھی -

کلیور — (تیزی سے) لیکن جو بات آپ کے لئے عجیب ہو ممکن ہے مجھے یا صاحبان جوری کو عجیب نہ معلوم ہو - کیا اُس کی آنکھیں سہمی یا چونکی ہوئی تھیں ؟ - کیا ان سے شرمیلا پن ترشح ہو رہا تھا ؟ یا وہ غضب آلود تھیں یا کچھ اور ؟

کوکسن — اِس کا جواب دینا بہت مشکل ہے - میں نے ایک

بات بتلائی اور آپ اب اس کے بجائے مجھ سے کوئی
دوسری بات کہلانا چاہتے ہیں -

کلیور— تسک بیوٹ کو کیا عجیب سے آپ کی مراد
پاگل سے ہے ؟

کوکسن— "پاگل" نہیں جناب! "عجیب"........

کلیور— خیر اس کو جانے دیجئے - آپ نے بیان کیا ہے کہ
اس کے گلے کے بٹن کھلے ہوئے تھے کیا اس دن
گرمی زیادہ تھی ؟

کوکسن— غالباً تھی تو!

کلیور— اور کیا آپ کے کہنے پر اس نے اپنے بٹن لگا
لئے تھے ؟

کوکسن— جہاں تک مجھے خیال ہے لگا لئے تھے -

کلیور— کیا اس پر بھی آپ نہیں کہیں گے کہ اس سے خود
رفتگی ظاہر ہوتی تھی ؟

کلیور بیٹھ جاتا ہے - کوکسن نے جواب دینے کے لئے منہ
کھولا تھا لیکن وہ کچھ کہنے نہ پایا اور اس کا منہ کھلا کا کھلا
ہی رہ گیا -

فروم—(جلدی سے اُٹھہ کر) آپ نے اس قسم کی پریشانی
میں اُسے پہلے بھی کبھی دیکھا تھا ؟

کوکسن—جی نہیں - وہ ہمیشہ نہایت خاموش و باقاعدہ
رہتا تھا -

فروم—اچھا مسٹر کوکسن - شکریہ ! مجھے اب آپ سے کچھہ
اور پوچھنا نہیں ہے -

کوکسن جج کی طرف اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ وکیل
صفائی کو ملامت کر رہا ہے کہ اس نے جج سے کیوں
نہ پوچھہ لیا کہ آپ کو بھی گواہ سے کچھہ دریافت
کرنا تو نہیں ہے - لیکن جب جج نے کوئی سوال نہ
کیا تو وہ یہ سمجھہ کر کہ اس کی شہادت واقعی
ختم ہو گئی ہے اور اب اس سے کچھہ اور نہ پوچھا
جائے گا - کٹہرے سے اترتا ہے اور جیمس اور والٹرہو
کے پاس بیٹھہ جاتا ہے -

فروم رتھہ ھنی‌ول کا نام پکارتا ہے -

رتھہ عدالت میں آتی ہے اور چپ چاپ گواہوں کے کہٹرے
میں کھڑی ہو جاتی ہے - اُس کو حلف دیا جاتا ہے -

فروم – آپ کا نام ؟

رتبہ – رتبہ علی وال -

فروم – عمر ؟

رتبہ – چھبیس سال -

فروم – آپ کی شادی ہو چکی ہے اور آپ اپنے شوہر کی کیسات رہتی ہیں نہ ؟ ذرا بلند آواز سے جواب دیجئے -

رتبہ – جی نہیں - جوانی سے میں اُس کے ساتھ رہی ہوں -

فروم – آپ کے بچے بھی ہیں ؟

رتبہ – جی ہاں - دو بچے ہیں

فروم – کیا وہ آپ ہی کے ساتھ رہتے ہیں ؟

رتبہ – جی ہاں -

فروم – آپ ملزم سے واقف ہیں ؟

رتبہ – اُس کی طرف دیکھکر جی ہاں -

فروم – اس کے ساتھ آپ کے کیسے تعلقات ہیں ؟

رتبہ – دوستانہ -

جج – دوستانہ تعلقات ؟

رتبہ—(سادگی سے) جی ہاں ایک دوسرے کیساتھہ محبت ہے -

جج—(تیز لہجے میں) اس سے آپ کی کیا منشا ہے -

رتبہ—یہی کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھہ محبت ہے -

جج—اچھا تو کیا ...... ؟

رتبہ—(سر ہلا کر) جی نہیں - ابھی تک کوئی اور بات نہیں ہوئی -

جج—ابھی تک کوئی بات نہیں ہوئی ؟ خوب ! (وہ رتبہ اور قادر دونوں کو غور سے دیکھتا ہے)

فروم—تمہارا شوہر کیا کام کرتا ہے ؟

رتبہ—سیر و سفر -

فروم—اور شادی کے بعد آپ کی متاہل زندگی کس طرح بسر ہوئی ؟

رتبہ—(سر ہلا کر) کیا کہوں - اس کا ذکر ہی فضول ہے -

فروم—کیا اُس کا برتاؤ آپ کے ساتھہ اچھا نہیں ہے ؟

رتھ — جی ہاں پہلے بچے کے پیدائش کے بعد ہی سے یہی کیفیت ہے۔

فروم — کیا کیفیت ہے؟ کچھ تفصیل سے بیان کیجئے۔

رتھ — یہ مجھ سے نہ پوچھئے۔ ایک بات ہو تو بتاؤں۔ ہر طرح سے مجھے ستاتا ہے۔

جج — میں اس کے متعلق مزید سوالات کی اجازت نہیں دے سکتا۔

رتھ — (فالڈر کی طرف اشارہ کرکے) جناب انہوں نے میری دستگیری کا وعدہ کیا تھا۔ ہم لوگ جنوبی امریکہ جانے کو تیار تھے۔

فروم — جلدی سے ہاں ٹھیک ہے۔ مگر تمہیں کیا امر مانع ہوا۔

رتھ — میں دفتر کے باہر ان کے انتظار میں کھڑی تھی کہ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ کیا عرض کروں اس واقعے سے دل میں کیسی چوٹ لگی۔

فروم — تو آپ کو انکے گرفتاری کا حال معلوم ہو گیا تھا؟

رتھہ—جی ھاں - میں اُس کے بعد پھر دفتر گئی تھی - اور (کوکسن کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب نے مجھے سارا قصہ بتا دیا تھا -

فروم—اچھا یہ بتلائیے کہ ۷ جولائي روز جمعہ کے واقعات آپ کو یاد ھیں ؟

رتھہ—جی ھاں -

فروم—آپ کو ان کے یاد رکھنے کی کیا وجہ ھے ؟

رتھہ—اس لئے کہ اُسی روز میرے شوھر نے قریب قریب میرا گلا گھونٹ ھي دیا تھا ؟

جج—گلا گھونٹ دیا تھا ؟

رتھہ—(تعظیم سے سر جھکا کر) جی - حضور -

فروم—خود اپنے ھاتھوں سے یا—— ؟

رتھہ—جی ھاں - مگر میں کسی طرح جان بچا کر بھاگ آئی - اور سیدھے اپنے دوست کے پاس چلی گئی - اُسوقت آٹھہ بجے صبح کا وقت ھوگا -

جج—صبح کے وقت ؟ - اسوقت تو تمہارا شوھر نشے میں نہ ھو گا ؟

رتنه — هر وقت نشه هی میں تهوڑے رهتے هیں -

فروم — اُسوقت خود تمهاری کیا حالت تهی ؟

رتنه — بهت هی خراب - میرے کپڑے پهٹ گئے تهے اور
روتے روتے هچکیاں بندهه گئی تهیں -

فروم — تمنے اپنے دوست سے یه واقعه بیان کیا تها ؟

رتنه — جی هاں - مگر اب سوچتی هوں که نه کهتی تو اچها هوتا -

فروم — تمهاری باتیں سنکر وه گهبرا گیا هوگا ؟

رتنه — جی هاں - بهت زیاده گهبرا گیا تها -

فروم — کیا اسنے تم سے کبهی کسی چک کا کوئی ذکر کیا ؟

رتنه — کبهی نهیں -

فروم — کیا اسنے تمهیں کبهی کچهه روپے دئے ؟

رتنه — جی هاں -

فروم — کس روز ؟

رتنه — سنیچر کے دن -

فروم — تیسویں تاریخ کو ؟

رتنه — جی هاں — میرے اور لڑکوں کے کپڑے خریدنے اور
سفر کی تیاری کرنے کے واسطے -

فروم—اس سے تمکو کچھہ تعجب ہوا تھا یا نہیں ؟

رتیہ - کس بات سے ؟

فروم—یہی کہ اسکے پاس اتنے روپے کہاں سے آئے ؟

رتیہ—جی ہاں کیونکہ اُس دن کا حال سنکر جب
میرے شوہر نے قریب قریب میری جان ہی لیلی تبی
یہ روئے تھے - اُسوقت اُن کے پاس اتنے روپے نہ تھے
کہ مجھے کہیں باہر بھیج سکتے یا پہونچا آتے
اُسکے بعد انہوں نے مجھہ سے کہا کہ اتفاقیہ ایک رقم
میرے ہاتہہ آگئي ہے -

فروم—اور تم سے آخری بار اس سے کب ملاقات ہوئی تبی ؟

رتیہ—جس دن یہ گرفتار ہوئے ہیں - اُسیدن ہملوگ
باہر جانے والے تہے -

فروم—ہاں ٹہیک ہے - اسي صبح کو گرفتاری ہوئي تبي !
خیر یہہ بتلائیے کہ جمعہ سے لیکر اس دن صبح تک
تمہاری ان سے کوئي ملاقات ہوئی ؟ (رتیہ سر کے
اشارے سے ہاں کرتی ہے) اُسوقت اسکے مزاج کي
کیا کیفیت تبی ؟

رتبہ— بالکل گم سم تھے اور ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ منھہ سے
بات ہی نہیں نکلتی ۔

فروم—کیا اِس کے انداز واطوار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
کوئی غیر معمولی واقعہ ہو گیا ہے ؟

رتبہ— جی ہاں ۔

فروم—یہ رنجیدہ تھا یا خوش ؟

رتبہ—ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بد قسمتی اُن کے سر پر
منڈلا رہی ہے ۔

فروم— ہچکچاتا ہوا اب یہ بتلائیے کہ آپ کو ڈاکٹر سے
بہت زیادہ محبت ہے ؟

رتبہ— سر جھکا کر جی ہاں ۔

فروم—اور کیا یہ بھی آپ کو بہت چاہتا ہے ؟

رتبہ – ڈاکٹر کے طرف دیکھکر جی ہاں ۔

فروم– اب یہ بتلائیے کہ آپ کے خیال میں اگر آپ ۔ کسی
خطرہ یا مصیبت سے سامنا ہو تو اُس کے حواس
باختہ ہو جائیں گے یا نہیں ؟

رتبہ – جی ہاں ۔

فروم—کیا آپ کے خطرہ یا مصیبت کے خیال سے اسکی
عقل میں بھی فتور آ جائیگا ؟

رتھہ—میرا خیال تو یہی ھے کہ تھوڑی دیر کیلئے ضرور
یہی حالت ھو جائیگی -

فروم—یہہ جمعہ کے صبح کو پریشان تھا یا معمولی طور
پر مطمئن ؟

رتھہ—یہہ سخت پریشان تھے - اتنے پریشان کہ میرا جی
نہیں چاھتا تھا کہ میں انہیں اپنے گھر سے کہیں
جانے دوں -

فروم—کیا اب بھی آپ کو اسکے ساتھہ ایسی ھی
محبت ھے ؟

رتھہ—فالڈر کیطرف دیکھکر ، میرے ھی لئے تو یہ تباہ
ھوے ھیں -

فروم—بہت اچھا - شکریہ -

فروم بیٹھہ جاتا ھے - رتھہ استقلال کیساتھہ کٹھرے میں
کھڑی رھتی ھے -

کلیور — (دلجوئی کے لہجے میں) جب جمعہ کے روز
ساتویں تاریخ کو آپ اسکے پاس سے چلی گئیں تو
اُسوقت جہانتک میرا خیال ہے آپ یہ نہ کہیں گی
که وہ جنوں کی حالت میں تھا -

رتنہ — جی نہیں - ایسی حالت نہ تھی -

کلیور — شکریہ - مجھے اب آپ سے کوئی اور سوال پوچھنا
نہیں ہے -

رتنہ — (ذرا آگے کو صاحبان جوری کی طرف جھک کر)
میں بھی ان کے لئے سب کچھ کر گذرتی -

جج — خیر اب اسکو جانے دو - تم نے کہا تھا کہ شادی کے
بعد تمہاری زندگی نا خوشی سے گذری - ہر حال
دونوں ہی کا قصور تھا ؟

رتنہ — میری اتنی ہی خطا ہے کہ میں کبھی اس سے
دبی نہیں - اور کبھی اسکی خوشامد نہیں کی -
سچ تو یہ ہے کہ کس دل سے کوئی بھی آدمی کی
خوشامد کر سکتا ہے -

جج—تو کیا تم کو اسکی بات ماننے سے انکار تھا ؟

رتبہ—(اس سوال کو ٹالکر) میں نے ہمیشہ اپنے امکان بھر اُسے خوش رکھنے کی کوشش کی -

جج—ملزم سے ملنے کے قبل تک - کیوں نہ ؟

رتبہ—جی نہیں - اسکے بعد بھی -

جج—یہ میں اسلئے پوچھہ رہا ہوں کہ میرے دانست میں ملزم کے ساتھہ تمہیں جو محبت ہے اُسے تم اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہو -

رتبہ—(کسیقدر جھجک کیساتھہ) جی ہاں فخر تو ہے - اور اسکے سوائے مجھے زندگی کی اور کس بات پر فخر ہو سکتا ہے -

جج—(اسکے طرف غور سے دیکھکر) اچھا اب آپ جا سکتی ہیں -

رتبہ فالڈر کے طرف دیکھتی ہے اور آھستہ سے نیچے اُترکر دیگر گواہوں کے پاس بیٹھہ جاتی ہے -

فروم—حضور میں اب ملزم کو بیان دینے کے لئے طلب کرنا چاھتا ہوں -

والڈر — ملزموں کے کٹہرے سے نکل کر گواہوں کے کٹہرے میں
آکر حلف اٹھاتا ہے -

فروم — تمہارا نام کیا ہے ؟

فالڈر — ولیم فالڈر -

فروم — اور عمر ؟

فالڈر — تیئس سال -

فروم — شادی ہو گئی ہے ؟

فالڈر سر ہلاتا ہے -

فروم — آخری گواہ کو کتنے عرصے سے جانتے ہو ؟

فالڈر — چھ مہینہ سے -

تمہارے سابقہ تعلقات کے بابت اسنے جو کچھ بیان کیا ہے
صحیح ہے ؟

فالڈر — جی ہاں -

فروم — بہر حال تم بھی اس پر دل و جان سے فدا ہو ؟

فالڈر جی ہاں -

جج — حالانکہ تم کو معلوم تھا کہ یہہ ایک شادی شدہ عورت ہے ؟

فالڈر — حضور میں اپنے دل پر قابو نہ رکھہ سکا -

جج — تم دل پر قابو نہ رکھہ سکے !

فالڈر — جی ہاں - کچھہ عجب مجبوری ہو گئی -

جج کسیقدر اپنے کندھے ہلاتا ہے -

فروم — تمہاری جان پہچان کسطرح شروع ہوئی ؟

فالڈر — میرے شادی شدہ بہن کے ذریعے

فروم — کیا تمہیں معلوم تھا کہ یہ اپنے شوہر سے خوش نہیں ہے ؟

فالڈر — یہ مصیبت تو اسپر ہمیشہ ہی سے تھی -

فروم — تم اسکے شوہر کو جانتے ہو ؟

فالڈر — اسیکے زبانی معلوم ہوا کہ وہ پورا وحشی ہے -

جج — میں اسکی اجازت نہیں دے سکتا کہ عدالت میں کسی شخص کو اسکے عدم موجودگی میں مطعون کیا جائے -

فیروم— سر تسلیم خم کر کے بہت خوب حضور! فالڈر سے
مخاطب ہو کر تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ تم ہی
نے اس چیک کے ہندسے تبدیل کیے؟
فالڈر اپنا سر جھکا لیتا ہے -

فروم— اچھا اب تم اُس روز جمعہ کے واقعات یاد
کر کے صاحبان جوری سے کل حالت مفصل بیان
کردو -

فالڈر— جوری کیطرف مخاطب ہو کر میں نے ہم -
ناشتہ کیا رہا تھا جب ہیبٹ میرے دفتر میں آئی اسکے
کپڑے تار تار ہو گئے تھے - اور بری طرح ہانپ رہی
تھی - بلکہ اسکے منہ سے آواز بھی مشکل ہی سے
نکل سکتی تھی - گلے میں اسکے شوہر کے انگلیوں کے
نشانات پڑے ہوئے تھے - اور ایک بازو تو بالکل ہی
کچل دیا تھا - آنکھوں میں بری طرح سے خون
جم گیا تھا - میں تو یہ حالت دیکھکر ڈر سا گیا
تھا - اور اسکے بعد جب واقعہ سنایا تو اسکے بعد
مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ میں اسے برداشت
نہیں نہ کر سکونگا اور دفعتاً جوش میں آکر

اگر آپ کے دل میں بھی اسکے ساتھہ وہی محبت
ہوتی جو مجھے ہے تو آپ کی بھی یہی کیفیت
ہو جاتی -

فروم— اچھا پھر کیا ہوا ؟

فالڈر— جب یہ میرے پاس سے چلی گئی - کیونکہ مجھے
دفتر جانا تھا - تو میں بہت ہی بیقرار ہو گیا - اور
یہ خوف دامنگیر ہوا کہ کہیں وہ پھر اسکے ساتھہ وہی
حرکت نہ کر بیٹھے- چنانچہ میں اس آفت سے اُسے بچانے
کی تدبیریں سوچنے لگا - اس روز دن بھر دفتر کا کام تو
کچھہ ہو ہی نہ سکا - اور صبح سے لیکر دو پھر تک
کسی کام میں بھی طبیعت نہ لگی - لاکھہ کوشش کی
لیکن دل کي بیکلی دور ھي نہ ہوی - ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ سوچنے کي طاقت ھي سلب ہوگئي
ہے - آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور سر میں
چکر آرہے تھے - اسوقت دوسرے کلرک ڈیوس نے
مجھے یہ چک دیکر کہا " کہ ذرا اس کو لیکر دوڑ
تو لگا آؤ - ابھی تمہاری طبیعت بحال ہوی جاتی ہے-
تم آج صبح ھي سے نڈھال سے ہو رہے ہو" جیسے ہی

میرے ھاتھہ میں چک آئی معلوم نہیں کسطرح
دل میں فوری خیال پیدا ھوا کہ اگر
"نو" کے ھند سے کے آگے ایک صفر اور اسکے لفظ کے آگے
صرف "ے" بڑھا دیا جائے تو رتبہ کا کام نکل جائے -
یہ خیال فوری طور پر دماغ میں آیا اور نکل گیا -
اُسوقت میں نے اُسپر کچھہ زیادہ دھیان نہیں
دیا لیکن بعد کو جب نیوس دوپہر کا کھانا کھانے
چلا گیا - تو مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے کیا
کیا مگر اتنا خیال ہے کہ جب میں نے خزانچی کے
کٹھرے کے اندر چک بڑھائی اور خزانچی نے مجھسے
پوچھا کہ "کیا نوٹ لو گے"؟ اُسوقت مجھکو
اپنے فعل کا خیال آیا - اور جب میں بنک کے
باھر نکل آیا تو جی چاھتا تھا کہ کسی موٹر لاری
کے نیچے جا کر لیٹ رھوں - یا روپیہ لٹا کر کہیں
پھینک دوں - لیکن پھر خیال ہوا کہ جو کچھہ
ھونا تھا سو ھوگیا اب کیوں نہ اس رقم سے رتبہ
ھی کو اسکے شوھر کے پنجے سے آزاد کرا دیا جائے - مگر
افسوس یہاں سے جانے کیلئے جو ٹکٹ خریدے اور تھوڑا

بہت روپیہ جو رتھہ کو ضروریات سفر کے لئے دیا وہ سب بیکار ہوا بہر حال اس رقم کے علاوہ جو مجھے مجبوراً خرچ کرنا پڑي اور جو کچھہ باقی بچا - میں نے سب کا سب واپس کر دیا ھے - اور اُسوقت سے ابتک برابر یہی سوچ رہا ہوں کہ مجھہ سے یہ فعل کیسے سرزد ہوا - کاش اب بھی اسکا نہ کرنا میرے اختیار میں ہوتا -

فالڈر ہاتھوں کو ملتا ہوا خاموش ہو جاتا ھے -

فروم — تمہارے دفتر سے بنک کتنی دور ھے ؟

فالڈر — پچاس گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا -

فروم — کیا تم بتلا سکتے ہو کہ جب ڈیوس کھانا کھا نے گیا تھا تو تم نے کتنی دیر کے بعد بنک جاکر یہ چک بھنائی ھے ؟

فالڈر — چار منٹ سے زیادہ نہ لگے ہونگے - کیونکہ میں راستہ بھر دوڑتا ھی گیا تھا -

فروم — ان چار منٹوں کے درمیان کی کوئی بات تمہیں یاد نہیں ھے ؟

فالڈر — بس یہی یاد ھے کہ بنک تک میں دوڑتا ہوا گیا تھا - اسکے سوائے اور کوئي بات یاد نہیں آتی -

فروم — چک میں "ے" اور "صفر" بڑھانے کا بھی خیال
نہیں ہے ؟

فالڈر — جی نہیں - مجھے واقعی کوئی بات یاد نہیں آتی ہے۔

فروم بیٹھ جاتا ہے اور کلیور جرح کے لئے کھڑا ہوتا ہے -

کلیور — لیکن تمہیں بنک تک دوڑنا یاد ہے - ؟

فالڈر — میں بنک پہونچتے پہونچتے هانپنے لگا تھا -

کلیور — مگر تمہیں چک کے عددے بدلنے کا خیال
نہیں ہے ؟

فالڈر — (بہت آہستہ سے) جی نہیں -

کلیور — خیر اب یہ بتاؤ کہ میرے معزز دوست نے اس
معاملہ میں حسن و عشق کا جو رنگ دیا ہے اُس
سے قطع نظر کرکے تمہارے اِس فعل اور جعل سازی
میں کیا فرق ہے ؟

فالڈر — جناب - اُس دن میری حالت نیم دیوانگی
کی تھی -

کلیور — خیر اب یہ بتاؤ کہ تمکو اس سے تو انکار نہیں ہے کہ
تم نے چک میں جو "ے" اور "صفر" بڑھایا وہ چک

کے باقی تحریر سے اسقدر مشابہ ھے کہ خزانچی بھی
دھوکا کھا گیا ؟

فالڈر — یہ محض ایک اتفاقیہ امر تھا -

کلیور — (بشاس ہوکر) واقعی عجیب اتفاق ھے ! اچھا
چک کے مٹنے کے ھندسے تمنے کس دن تبدیل کئے ؟

فالڈر — (سر جھکا کر) چہار شمنبہ کے صبح کو -
کلیور — کیا یہ بھی ایک اتفاقیہ امر تھا ؟
فالڈر — (آھستہ سے) جی نہیں -
کلیور — میں سمجھتا ھوں کہ اُس کے لئے تم خاص طور پر
موقع کی تلاش میں رہے ھو گے ؟

فالڈر — (اسقدر آھستہ سے کہ مشکل سے آواز سنائی
دیتی ھے) جی ھاں -

کلیور — لیکن یہ تو تم بھی نہیں کہ سکتے کہ جسوقت تمنے
یہ حرکت کی اُسوقت بھی تمہارے ھوش حواس
بجا نہ تھے -

فالڈر — میں ھر وقت خوف زدہ ھی رھتا تھا -

کلیور—اس بات کا خوف رہتا ہو گا کہ کہیں گرفتار
کرلئے جاؤ -

فالڈر—(بہت آہستہ سے) جی ہاں -

جج—مگر تمہارے ذہن میں یہ بات کیوں نہیں آئی کہ تمہارے
لئے اِس کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ تم اپنے
مالکوں سے اقبال جرم کرکے اُن کے روپے واپس کردو -

فالڈر—میں بہت خوفزدہ ہو گیا -

تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا جاتی ہے -

کلیور—تمہاری یہ خواہش بھی ضرور ہوگی کہ اب اس
عورت کو بھگا لیجانے کی تجویز پوری ہو جائے
تو بہتر ہے -

فالڈر—ایسا سنگین جرم سرزد ہو جانے کے بعد یہ ضرور
خیال آیا کہ گناہ بےلذت کیوں رہے - شاید اُس
وقت ضرورت ہوتی تو میں دریا میں بھی کود
پڑتا -

کلیور—یہ تو تمہیں معلوم ہی تھا کہ ڈیوس بلند ہی
انگلستان سے جانے والا ہے - پھر جب تم نے چیک کے

ہندسے بدلے تو یہ بھی خیال آیا ہوگا کہ اسکا شبہ
ڈیوس ہی پر ہو گا -

فالڈر — سارا واقعہ چشم زدن ہی میں ہو گیا اور یہ تمام
باتیں بعد میں ذہن میں آئیں -

کلیور — پھر بھی تم نے اپنے مالکوں کو اسکی کوئی اطلاع
نہیں دی ؟

فالڈر — (افسوس کے لہجے میں) میرا ارادہ تھا کہ وہاں
پہونچکر میں اُنہیں سب حالات لکھدونگا - اور اسکے
ساتھہ ہی روپے بھی واپس کر دیتا -

جج — لیکن اس اثناء میں بہت ممکن تھا کہ تمہارا
بیگناہ ساتھی (یعنی دوسرا کلرک) ماخوذ ہو جاتا -

فالڈر — حضور مجھے معلوم تھا کہ اب وہ دور دراز چلا گیا
ہے - اسی لئے میں سمجھتا تھا کہ مجھے روپیہ واپس
کرنے کے لئے کافی وقت مل جائیگا - یہ گمان بھی
نہ تھا کہ یہ معاملہ استقدر جلد افشا ہو جائیگا -
اور اتنی طوالت ہو گی -

فروم—میں حضور کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ڈیوس کے
روانہ ہونے کے بعد تک چک بُک مسٹر والٹرہو کے
جیب ہی میں پڑی رہی اور اگر ایک دن بعد
یہ معاملہ افشا ہوتا تو فالڈر بھی چلا گیا ہوتا اور پھر
شروع سے اُسی پر شبہ ہوتا نہ کہ ڈیوس پر -

جج—سوال تو یہ ہے کہ کیا ملزم کو بھی اسکا علم تھا
کہ شبہ ڈیوس پر نہیں بلکہ اُسی پر ہوگا - فالڈر سے
مخاطب ہو کر کسیقدر ترش لہجے میں کیا تمہیں
یہ معلوم تھا کہ ڈیوس کے چلے جانے کے بعد تک چک
بُک مسٹر والٹر ہو کے جیب ہی میں پڑی رہی ؟

فالڈر—میں...میں نے...خیال کیا کہ وہ...

جج -- صاف صاف کہو - ہاں یا نہیں ؟

فالڈر— بہت آہستہ سے جی نہیں - حضور - میں یہ
کیسے جان سکتا تھا ؟

جج—مسٹر فروم ! اب آپکا یہ عذر بھی ختم ہو گیا -

فروم جج کے رو برو گردن تسلیم خم کرتا ہے -

کلیور — کیا اسکے قبل کبھی اور بھی تم سے اس قسم کی
خطا ہوئی ہے ؟

فالڈر—(دبی آواز سے) جی نہیں -

کلیور - شام تک تمہاری طبیعت اتنی سنبھل گئی تھی که تم دفتر جانے کے قابل ہو گئے تھے ؟

فالڈر—جی ہاں مجھے روپے دینا تھے -

کلیور—تمہارا مطلب انہیں نو پونڈ سے ہے - لیکن تمہارے حواس اتنے ضرور بجا تھے که تمہیں اتنی بات ابھی تک یاد ہے - پھر بھی کیا تم یہی کہے جاؤ گے که تمہیں چک کے ہند سے بدلنے کا خیال نہیں ہے -

فالڈر—میں پاگل ہو گیا تھا ورنه اِسقدر ہمت ہی نه پڑتی -

فروم—(اٹھکر) کیا دفتر واپس جانے سے پہلے تمنے دوپہر کا کھانا کھایا تھا ؟

فالڈر—میں اُس روز تمام دن بے آب و دانه رہا اور ساری رات انکھوں ہی میں کٹی تھی -

فروم—اچھا ! ڈیوس کے چلے جانیکے بعد سے چک بھناتے تک - چار منٹ کا جو وقفه ہوا - اسکی کوئی خاص بات تمہیں یاد ہے ؟

فالڈر—(ایک لمحہ سوچکر) مسٹر کوکسن کے چہرہ کا
خیال آرہا تھا -

فروم—مسٹر کوکسن کے چہرہ کا خیال ! کیا اس واقعہ سے
اسکا بھی کچھہ تعلق ہے ؟

فالڈر—جی نہیں -

فروم—کیا یہ چک بھنانے کے لئے بنک جانے سے پہلے دفتر
ہی کا واقعہ ہے ؟

فالڈر—جی ہاں - اور اِس وقت بھی جب میں بنک کو
دوڑا جا رہا تھا -

فروم—یہ حالت اُسوقت تک رہی جب خزانچی نے
پوچھا کہ " نوٹ لو گے " ؟

فالڈر—جی ہاں - اور پھر ایسا معلوم ہوا کہ یکایک ہوش
بجا ہو گئے لیکن اُسوقت بہت دیر ہو گئی تھی -

فروم—شکریہ - (جج سے مخاطب ہو کر) حضور صفائی کے
گواہ ختم ہو گئے -

جج سر ہلاتا ہے - اور فالڈر ملزموں کے کٹھہرے میں
جا کر اپنی جگہ پر بیٹھہ جا تا ہے -

فردوم—(اپنے کاغذات سنبھال کر) حضور والا - اور صاحبان جوری ! - میرے لائق دوست (وکیل سرکار) نے اپنی جرح میں جو طرز عمل اختیار کیا ہے - اُس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مقدمے کی صفائی کا مضحکہ اُڑانا چاہتے ہیں - مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ اگر اس شہادت سے جو آپ کے روبرو پیش کی گئی ہے آپ کو یہ یقین نہیں ہو گیا ہے کہ ملزم سے یہ فعل ایسی حالت میں سرزد ہوا جب وہ عملاً اور عقلاً اپنے فعلوں کا ذمہ دار نہیں سمجھا جا سکتا ہے - تو پھر جو کچھ بھی میں ملزم کے بریت کے متعلق کہوں گا اُسکا آپ کے دلوں پر کوئی اثر نہ ہو گا - اقدام جرم کیوقت دراصل مجرم کے دماغ کی وہ کیفیت تھی جسمیں عقل و اخلاق اور نیک و بد سمجھنے کا تمیز انسان سے رخصت ہو جاتا ہے - اُس شدید جذباتی ہیجان کے لحاظ سے جس کی وجہ سے یہ حالت پیدا ہو گئی تبھی ہم اسے عارضی جنوں کہ سکتے ہیں - میرے لائق دوست نے اسکا بھی اشارہ کیاہے کہ میں نے اس واقعے کو

حسن و عشق کے رنگ میں رنگنے کی کوشش
کی ہے - حضرات ! یہ اتہام بیجا ہے - میں نے آپ
کے سامنے زندگی کے کشمکش کا صرف ایک منظر
پیش کیا ہے - یہ انسان کی شورش انگیز
زندگی کا وہ پہلو ہے جو میرے
دوست کچھہ ہی کیوں نہ کہیں لیکن آپ یہ ہیں
مانئے — ہر جرم کے اقدام کی تہ میں پنہاں
ہوتا ہے - حضرات ! آجکل ہم دنیا کے ایک اعلی
درجے کے مہذب دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں -
بہیمانہ تشدد کا نظارہ خواہ اس سے ہمارا کوئی
ذاتی تعلق ہو یا نہ ہو - ہمارے احساس پذیر
دلوں پر ایک نا قابل برداشت اثر چھوڑتا ہے -
ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اُس عورت کے ساتھہ
جس سے اُسکو سچی محبت ہو وحشیانہ سلوک
ہوتے ہوئے دیکھے تو آپ ہی خیال فرمائیے کہ اُسکی
دماغی حالت کیا سے کیا ہو جائیگی - ذرا دیر کے لئے
غور فرمائیے کہ اگر آپ صاحبان کی تسربیتی وہی
ہوتی جو ملزم کی ہے تو پھر آپ نے دلوں پر اس

سانحہ کا کیا اثر ہوتا - اس بات کو ذہن میں رکھہ کر
اسکو غائر نگاہ سے دیکھئے - یہ کوئی آرام طلب اور
دوسروں کے درد دکھہ کی پرواہ نہ کرنے والا شخص نہیں
ہے جو ایک عورت کے جسم پر بیرحمانہ زد و کوب کے
نشانات دیکھکر اطمینان کا سانس لے سکے خصوصاً
جبکہ اس عورت سے اُس کو دلی محبت ہو - حضرات!
ذرا اسکے چہرہ پر بھی نگاہ ڈالئے - اسکے بشرہ سے عزم
و استقلال نمایاں نہیں ہے مگر اسکے ساتھہ ہی اس
سے خباثت بھی ظاہر نہیں ہوتی - یہ بالکل اس
قسم کا آدمی ہے جو اپنے ہی جذبات کا آسانی
سے شکار ہو جاتا ہے - آپ ابھی اسکے آنکھوں کی
کیفیت سن چکے ہیں - ممکن ہے میرے لائق دوست
اسکا مذاق اڑائیں لیکن مصیبت زدہ اور دل شکستہ
لوگوں کے اندرونی کیفیت کا آنکھوں سے زیادہ اور کسی
بات سے اندازہ نہیں ہو سکتا ہے - یہ بھی واضح رہے کہ
میں اسکے سوا اور کچھہ نہیں کہتا کہ اسکی دماغی
غیر ذمہ داری کی حالت تاریکی کے ایک جھونکے
کی طرح تھی جس کے دوران میں اسکے ذہنی توازن کا

بالکل خاتمہ ہو گیا تہا - اور جسطرح ایسے موقع پر اگر کوئی شخص خود ہی اپنا خاتمہ کردے تب بہی خود کشی کے جرم کی ذمہداری سے بری سمجہا جاتا اور اکثر عدالت سے بہی بری ہو جاتا ہے - اُسی طرح اُس سے اس غیر ذمہدارانہ دماغی حالت کے زیر اثر اور بہی بہت سے جرائیم ہو سکتے اور اکثر ہو جاتے ہیں - ایسی صورت میں انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اسکو مجرمانہ نیت سے پاک سمجہا جائے اور اسکے ساتہہ سوسائٹی کیطرف سے ایسا سلوک ہو جیسا بیماروں کے ساتہہ کیا جاتا ہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اس قسم کا عذر ہے جسکا آسانی سے بیجا استعمال ہو سکتا ہے - لیکن قوت ممیزہ کے بدولت اسکا خطرہ رفع ہو سکتا ہے - بہر حال اسوقت آپ کے روبرو جو معاملہ پیش ہے اُسمیں آپکو ہر حیثیت سے شبہہ کا فائدہ ملزم ہی کو دینا چاہئے - آپ نے ابہی مجہکو ملزم سے یہ سوال کرتے ہوے سنا ہے کہ چار منٹ کے مہلک دوران میں اُسکے دل میں کیا کیا خیالات پیدا ہوئے - اُسلئے اسکا

یہی جواب دیا کہ اُسے اس اثناء میں مسٹر کوکسن کے
صورت کا خیال آتے رہا - حضرات ! یہ کوئی گڑھا ہوا
جواب نہیں ہے - اس جواب پر صداقت کی مہر لگی
ہوئی ہے - آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ (جائیز یا
نا جائیز) یہ شخص اس عورت پر جو یہاں اپنی جان
خطرے میں ڈال کر اسکے لئے شہادت دینے آئی ہے -
دل و جان سے شیدا ہے - اُس روز اس کے روحانی
کوفت و خلش میں جس کے زیر اثر اس سے یہ فعل
سرزد ہوا کسی شبہ کی گنجائیش نہیں ہے- ہم خوب
جانتے ہیں کہ کمزور طبیعت اور نازک مزاج آدمیوں
کے دلوں پر اس قسم کے کوفت و خلش کا کیسا خوفناک
اثر ہوتا ہے- اس مقدمے کے تمام واقعات چشم زدن میں
ہوگے- چند لمحوں میں سب کچھہ ہو گیا - اور جسطرح
قلب میں چھری بھونک دینے سے موت آجاتی ہے -
جسطرح گھڑے کو الٹ دینے سے اُسکا پانی بہہ جاتا ہے
وہی حالت اس نوجوان کی ہوئی- حضرات ! دنیا میں
کوئی بات اس سے زیادہ دردناک نہیں ہے کہ ایک دفعہ
جو واقعہ ہو جاتا ہے وہ اپنی جگہہ پر ہمیشہ قائم رہتا

ہے اور آپ اُسکو کسیطرح پلٹ نہیں سکتے ہیں۔ سخن
از زبان رفتہ و تیر از کمان جستہ کی کیفیت
صادق آتی ہے - ایک دفعہ جب چک کے ہندسے
بدل کر اسکو بنک میں پیش کر دیا گیا ـــــ اور
یہ صرف چار منٹ کا کام تھا ـــــ جن کو
آپ چار جنوں انگیز منٹ کہسکتے ہیں ــ ــ یہ
اسکے بعد سزائے کا تمام طاری ہو گیا - لیکن انہیں
چار منٹوں میں یہ کبیر و نا تجربہ کار نوجوان
ایسے دروازے سے پھسل کر جو ابھی پورے طور سے
کھلا بھی نہ تھا اس شکنجے میں جا پہنچا
جہاں سے کوئی انسان بچکر نکل ہی نہیں سکتا -
یعنی قانون کا شکنجہ - اسکے بعد کی حرکتیں -
اسکا اقبال جرم نہ کرنا - چک کے مشنی کے ہندسے
بدل دینا - بھاگنے کی تیاریاں کرنا - ان تمام
باتوں سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ اسکا ارادہ
جو اس جرم کا اصلی متحرک اور سبب اولی تھا
اور جس کی وجہ سے بعد کے تمام واقعات ظہور
میں آئے صریحاً مجرمانہ تھا - بیشک یہ تمام

باتیں اسکے اخلاقی کمزوری کا ثبوت هیں اور یہی کمزوری اسکی تباهی کا باعث هونی هے - لیکن اگر فطرت نے کسی کی طبیعت کمزور بنادی هے تو کیا آپ اسکو تباہ و برباد هو جانے دینگے؟ صاحبان! اس ملزم کی طرح کتنے هی دوسرے اشخاص همارے بیرحم قانون کے هاتھوں آئے دن تباہ هوتے رهتے هیں- کیونکہ هم میں وہ همدردانہ ذهنیت نہیں هے جو انہیں مجرم نہیں بلکہ اخلاقی حیثت سے مریض سمجھے - اگر اسکو مجرم قرار دیکر اسکے ساتھہ واقعی مجرموں کا سا برتاؤ کیا گیا تو جیسا کہ تجربہ شاهد هے وہ عملی حیثت سے بالاخر مجرم هی هوجائے گا - اس لئے میں آپ سے التجا کرتا هوں کہ آپ اسکے حق میں ایسا فتوئے نہ دیجئے جو اسے قیدخانہ تک پہونچا کر همیشہ کیلئے داغی بنا دے- حضرات! عدالت کا انصاف اُس مشین کی طرح هے جو ایک بار متحرک هو جانے پر همیشہ خود بخود چلتی رهتی هے - کیا یہ نو جوان اس فعل کے پاداش میں جو زیادہ سے زیادہ اسکے اخلاقی کمزوری کے باعث واقع هوا هے - اس مشین کے نیچے ڈالکر

بالکل کچل ہی دیا جائے گا؟ کیا آپ اس کو اس
بدنصیب جماعت کا ایک رکن بنا دیں گے جو ان
تاریک و منحوس جہازوں پر سوار ہو کر جنہیں دنیا
زندان خانہ کہتی ہے اپنی زندگی پار کرتے ہیں؟
کیا اسکا سفر بھی دنیا کے اسی بحر ناپیدا کنار
پر ہوگا جس سے بہت کم لوگ لوٹتے ہوئے دیکھے گئے
ہیں؟ کیا آپ اسے زندگی میں ایکبار پھر سنبھلنے کا
موقعہ نہ دیں گے؟ ایک دفعہ گمراہ ہونے کے باوجود بھی
وہ آئیندہ راہ راست پر آ سکتا ہے؟ اس لئے میں تو
آپ سے یہ منت استدعا کرتا ہوں کہ اس نوجوان کی
زندگی کو خاک میں نہ ملائیے- ان چار خوفناک لمحوں
کی غلطی کے پاداش میں اسوقت انتہائی تباہی و
بربادی اس کے روبرو ہے - لیکن آپ چاہیں تو
اس تباہی سے اسے بچا سکتے ہیں - لیکن اگر آپ نے
اسکو مجرم قرار دیکر قید کی سزا دیدی تو پھر اسکی
تباہی یقینی سمجھئے - اسکے بشرے اور اسکے اطوار
و افعال کسی سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ اس
خوفناک آزمایش میں اپنی ہستی قائم رکھ سکے گا -

ایک طرف اسکے جرم کا اور دوسرے طرف ان تکالیف کا موازنہ کیجئے جو اس جرم کے بدولت اسکو جھیلنا پڑی ھیں تو آپ کو خودھی محسوس ھوگا کہ وہ اسوقت تک اپنے جرم سے دس گنی مصیبت برداشت کر چکا ھے - اس الزام کے بدولت دو مہینہ سے وہ جیلخانہ میں پڑا سڑ رہا ھے - کیا یہ سختیاں اُسے آسانی سے فراموش ھو جائیں گی ؟ ذرا خیال تو فرمائے کہ اس عرصے میں اسکو کتنا دماغی کوفت برداشت کرنا پڑا ھے- حضرات ! حقیقت تو یہ ھے کہ اسکو اپنے کئے کی کافی سزا مل چکی ھے - انصاف کے گاڑی کا پہیہ اس کو اسیوقت سے پامال کر رھا ھے جب اس پر استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا - اسوقت اس کا دوسرا چکر ھے اور اگر آپ کی یہی مرضی ھوی کہ اس کا تیسرا دور بھی ھو تو پھر خدا ھی حافظ ھے !

فروم ھاتھ کی انگلیاں اور انگوتھا اوپر کی طرف ایک حلقہ کے شکل میں اتھاتا ھے اور پھر اپنا ھاتھ نیچے ڈال کر بیٹھ جاتا ھے -

ممبران جوری میں خفیف سی هلچل هوتی هے- اور وہ اپنے ساتهیوں کے دلی خیالات کا اندازہ لگانے کے لئے ایک دوسرے کے منهه کیطرف دیکهتے هیں— پهر سب لوگ سرکاری وکیل کے طرف مخاطب هوتے هیں - وہ اشارہ پاتے هی اُتهتا هے اور ایک مقام پر نظر جما کر جس سے اُسے کچهه تقویت سی حاصل هوتی هے - کبهی کبهی ممبران جوری کے طرف بهی اُڑتی هوئی نگاهوں سے دیکهتا هے

کلیور—(سیدها کهڑا هوکر حضور والا و ممبران جوری! اس مقدمے کے واقعات سے کسی کو انکار نہیں هے- اور اگر میرے لائق دوست ناراض نه هوں تو میں کهونگا که صفائي کے طرف سے اس قدر مہمل عذرات پیش کئے گئے هیں که میں شہادتوں کا اعادہ کرکے عدالت کا وقت ضایع کرنا فضول سمجهتا هوں - وکیل صفائی نے ملزم کی طرف سے عارضی طور پر دماغی فتور کا عذر پیش کیا هے - لیکن آپ کو دیکهنا چاهئے که یه بے سروپا عذر کیوں کردیا گیا هے - اس کا راز جس آسانی سے میں نے سمجهه لیا هے

شاید آپ نہ سمجھے ہوں - بات یہ ہے کہ اگر یہ عذر پیش نہ کیا جاتا تو ملزم کے لئے اقبال جرم کے سوائے اور کوئی چارہ کار ہی نہ تھا اور اگر ملزم نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا ہوتا تو میرے لایق دوست کے لئے عدالت سے رحم کی التجاکرنے کے سوائے اور کوئی راستہ ہی نہ تھا - لیکن اس سیدھے راستے کو چھوڑ کر انھوں نے ایک پیچیدہ روش اختیار کی ہے - اور ایک عجیب و غریب عذر ڈھونڈ نکالا ہے جس کے بدولت انھوں نے اس مقدمے میں افسانے کی شان پیدا کر دی ہے - اس افسانہ کے تکمیل کے لئے ایک عورت کی شہادت پیش کرنا بھی ضروری تھا - اس سے میرے دوست کی جدّت طبع اور جولانی فکر کا ثبوت ملتا ہے - جس پر میں اُن کو مبارک باد دیتا ہوں - مگر اس طریقے سے انھوں نے کسی حد تک قانون کوبھی پس پشت ڈال دیا ہے - درحقیقت جس حسن ترتیب کیساتھہ انھوں نے مجرم کی نیت - اس کے ارادے اور مجبوریوں کی مکمل داستان عدالت کے روبرو پیش کی ہے - وہ انھیں کا حصہ ہے - لیکن حضرات!

ایک دفعہ آپ واقعات کی تہہ تک پہونچ جائیں تو
پھر اس داستان کی ساری حقیقت آپ پر خود بخود
روشن ہو جائے گی۔ (کسینڈر تحقیر کے لہجے میں اور
خوش طبیعی کیساتھ) ذرا آپ اس جنوں کے عذر پر
بھی غور فرمائیے اور جنون کے سوا اسے اور کیا کہہ سکتے
ہیں ؟۔ آپ نے اس عورت کا بیان بھی سن لیا ہے۔
جس کے لئے ملزم نے حمایت کرنے کے متعدد وجوہ
ہیں۔ لیکن وہ کیا کہتی ہے ؟۔ یہی کہ جب وہ
صبح کیوقت ملزم کے پاس سے آئی ہے تو اس وقت وہ
جنوں یا دیوانگی کی حالت میں نہ تھا۔ اگر وفور
رنج و غم کے باعث اسے خلل دماغ ہو گیا تھا
تو اس کا اثر اسی موقع پر ظاہر ہونا چاہئے تھا۔
آپ صفائی کے دوسرے گواہ یعنی منیجنگ کلرک کا
بیان بھی سن چکے ہیں۔ میں نے کسینڈر مشکل سے
یہ بات اس کے منہہ سے نکلوائی ہے کہ نہ ملزم کے
حواس بجا نہ تھے اور وہ گھبرایا اور سہما ہوا
معلوم ہوتا تھا اس کا خیال تھا اور مجھے بھی
امید ہے کہ آپ اس کے الفاظ کا مطلب

بخوبی سمجھہ گئے ہونگے) لیکن جس وقت ڈیوس
نے اُسے چک سپرد کی اسکی حالت جنوں کی نہ
تھی - میں اپنے لایق دوست سے اس بات میں متفق
ہوں کہ ڈیوس کا یہاں موجود نہ ہونا افسوس ناک
ھے - لیکن آپ خود ملزم کی زبان سے وہ الفاظ سن
چکے ہیں جو ڈیوس نے چک حوالے کرتے وقت
اُس سے کہے تھے - اس سے یہی ثابت ھے اس
وقت اس کا دماغ بالکل درست تھا ورنہ یہ
الفاظ اُسے یاد نہ رھتے - بنک کے خزانچی نے
بھی اس بات کی تصدیق کی ھے کہ جس وقت
اُس نے چک بھنایا ھے اُس کے ہوش و حواس
بالکل بجا تھے - ان سب بیانات کے بعد اس عذر
کی حقیقت صرف اِسی قدر رہ جاتی ھے کہ ایک
شخص جس کا دماغ ایک بجکر دس منٹ پر
درست تھا اور جس کے ہوش و حواس ایک بجکر
پندرہ منٹ پر بھی بالکل درست و بجا تھے وہ اپنے
جرم کے نتائج سے بچنے کے لئے صرف پانچ منٹ
کے درمیانی وقفے کے لئے مخبوط الحواس و دیوانہ

ہو گیا تھا - حضرات ! فی الواقع یہ ایسا عجیب و غریب عذر ہے جس کے تردید میں میں آپ کا وقت رائیگاں کرنا فضول سمجھتا ہوں - مجھے پوری اُمید ہے کہ آپ خود ہی اُس کے متعلق مناسب رائے قائم کر لیں گے - میرے لایق دوست نے اس سلسلے میں ملزم کے کم سنی - ترغیب نفس اور اسی طرح کی بہت سی باتوں کے متعلق بھی گل فشانی کی ہے - ان تمام امور کے متعلق میں یہی عرض کروں گا کہ ملزم پر جو جرم عائد کیا گیا ہے وہ ہمارے تعزیرات کے نہایت سنگین جرائم میں سے ہے - نیز اس مقدمے کے کئی اور پہلو بھی قابل لحاظ ہیں - مثلاً ملزم کا اپنے ایک بیگناہ رفیق کو شکوک کا مرکز بنانا - ایک شادی شدہ عورت سے تعلقات رکھنا - وغیرہ وغیرہ - یقیناً اگر آپ ان امور کا لحاظ کریں گے تو پھر آپ کی نظر میں اس صفائی کی جو اُس کے طرف سے پیش کی گئی ہے کوئی وقعت باقی نہ رہیگی - ان تمام وجوہ کی بنا پر میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو مجرم قرار دیکر

سزا کا مستوجب ٹھہرائیں - درحقیقت اس مقدمے کے تمام حالات پر نظر کرکے آپ بدقسمتی سے اسی فیصلہ دینے پر مجبور ہیں-

کلیور جج اور ممبران جوری کیطرف نظر ڈال کر فروم کی طرف دیکھتا ہے اور پھر اپنی جگھہ پر بیٹھہ جاتا ہے ۔

جج—(صاحبان جوری کیطرف کسی قدر جھک کر کاروباری لہجے میں) ممبران جوری ! آپ نے فریقین کی شہادتیں اور وکلاء کی بحث سن لی - اب مجھے صرف اُن تنقیحات کی توضیح کرنا باقی ہے جن پر آپ کو غور کرنا چاہئیے - جہاں تک چک اور اُس کے مثنیٰ کے ہندسے بدلنے کا سوال ہے اس مقدمہ کے واقعات مسلمۂ فریقین ہیں - صفائی کی طرف سے یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ جسوقت ملزم سے یہ فعل سرزد ہوا ہے اُس کی دماغی حالت صحیح نہ تھی - لہذا اقدام جرم کی ذمہ داری اُس پر عائد نہیں ہوتی- اس عذر کی جو کچھہ نوعیت ہو آپ اسکے متعلق

ملزم کا بیان اور دیگر گواہوں کی شہادتیں سن چکے ہیں - اب اگر ان شہادتوں سے جو آپ کے سامنے پیش ہوئی ہیں آپ کے رائے میں یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ھے کہ اس جعل کے وقت ملزم پر جنوں کی حالت طاری تھی تو آپ ملزم کو مجرم مگر مخبوط الحواس قرار دیں - لیکن اس کے برعکس اگر ان تمام باتوں کے بنا پر جو آپ نے دیکھی اور سنی ہیں - آپ اس نتیجہ پر پہونچیں کہ ملزم اپنے ہوش و حواس میں تھا تو آپ کو اُسے مجرم قرار دینا ہوگا کیونکہ قطعی جنوں کے سوائے اور کوئی دماغی کیفیت قابل لحاظ نہیں ھوسکتی - آپ کو ملزم کے دماغی حالت کے متعلق شہادت پر غور کرتے وقت اُن تمام بیانات پر بھی ضرور نظر ڈالنا ہوگی جو اقدام جرم کے پہلے اور پیچھے ملزم کے حرکات و سکنات اور عام طرز عمل کے متعلق قلمبند ہوئے ہیں - اس سلسلے میں - خود ملزم کا بیان اور اس عورت کی شہادت اور دیگر گواہان — یعنی کوکسن — اور خزانچی کے بیانات قابل لحاظ ہیں - میں

اپ کی توجہ ملزم کے اس اقبال کی طرف بھی خاص طور پر مبزول کرنا چاھتا ھوں جس میں اُس نے یہ قبول کیا ھے کہ چک ھاتھہ میں آتے ھی اُس کے دل میں ۹ نو کی رقم کے آگے "ے" اور "صفر" بڑھا دینے کا خیال پیدا ھو گیا - پھر چک کے مٹنے میں بھی تبدیلی کرنے کے بعد ملزم کا عام طور پر جو طرز عمل رھا - وہ بھی آپ کے غور و توجہ کا مستحق ھے - ان جملہ امور سے یہ بات صاف طور پر واضح ھو جاتی ھے کہ ملزم نے اس معاملے میں پوری پیش بندی سے کام لیا ھے (اور پیش بینی ثبات عقل کی دلیل ھے) بھر حال ان تمام وجوہ کی بنا پر آپ کو فیصلہ دیتے وقت ملزم کی عمر یا ان ترغیبات کے خیال سے جن کے ماتحت یہ جرم سرزد ھوا ھے - متاثر ھونے کی ضرورت نہیں ھے اور قبل اس کے کہ آپ "مجرم مگر مخبوط الحواس" کا فیصلہ دیں - آپ کے لئے اس بات کا بھی پورے طور پر اطمینان کر لینا ضروری ھے کہ ملزم کی دماغی حالت واقعی اس درجہ خراب ھو گئی تھی کہ وہ پاگل خانے میں داخل ھونے کا مستحق

ہو گیا تھا - (وہ رک جاتا ہے - لیکن یہ دیکھکر کہ
ممبران جوری اس تذبذب میں ہیں کہ باہمی مشورہ
کے لئے عدالت سے اُٹھکر علحدہ کمرے میں جا بیٹھیں
یا ابھی تھوڑی دیر اور ٹھہرے رہیں وہ تنہا اور کہتا ہے
حضرات ! آپ چاہیں تو اب اپنی رائے قایم کرنے کے
لئے اپنے کمرے میں جا سکتے ہیں -

صاحبان جوری جج کے عقب والے دروازے سے چلے جاتے
ہیں - جج اپنے یادداشتوں کو پڑھنے لگتا ہے - فالڈر
کٹہرے سے جھک کر بہ خاطر پریشان میں رتھہ کی
طرف اشارہ کرکے اپنے سالیسٹر سے باتیں کرتا ہے - جس
کے بعد سالیسٹر فروم سے گفتگو کرتا ہے -

فروم — (اُٹھکر) حضور والا ! ملزم بار بار مجھہ سے عدالت
سے یہ استدعا کرنے کی درخواست کر رہا ہے کہ
حضور براہ مہربانی اخبارات کے رپورٹروں کو تاکید
فرمادیں کہ اگر اس مقدمے کی روئداد شائع کیجائے
تو اس میں اس گواہ عورت کا نام ظاہر نہ ہونے پائے -
حضور خود بھی خیال فرماسکتے ہیں کہ عورت کے
حق میں اس کا بہت ہی خراب نتیجہ ہوسکتا ہے -

جج—(صاف لہجے میں مگر خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھہ) مسٹر فروم ! آپ ہی نے تو دیدہ و دانستہ اُس کو صفائی میں پیش کیا ھے -

فروم—(طنزیہ انداز سے سر تسلیم خم کر کے) حضور خیال فرمائیں کہ اور کس طریقے سے میں اس مقدمے کے پورے واقعات عدالت کے سامنے پیش کرتا -

جج—خیر شائد آپ مجبور تھے -

فروم—مگر حضور ! اس عورت کے حق میں اسکے نام کی اشاعت بہت ھی خطر ناک ھوگی -

جج—ھاں آپ کی تو یہی راے ھے -

فروم—حضور یقین مانیں مین نے اس بارے میں مبالغے سے کام نہیں لیا ھے -

جج—مگر یہ میرے مزاج کے بالکل خلاف ھے کہ کسی مقدمہ میں گواہ کا نام پوشیدہ رکھا جائے......

(فالڈر کیطرف نگاہ کرکے جو عالم یاس میں اسکے سامنے اپنے ھاتھہ مروڑ رہا ھے- بعدہ وہ رتھہ کی طرف دیکھتا ھے جو فالڈر کی جانب ٹکٹکی لگائے بالکل بے حس و حرکت

بُت بنی ہوئی بیٹھی ہے۔ خیر۔ میں آپ کی درخواست پر غور کروں گا۔ اس سے زیادہ میں اسوقت اور کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کہیں وہ ملزم کے لئے جھوٹی شہادت دینے نہ آئی ہو۔

فبوم — کیا حضور کا واقعی یہ بھی خیال.....

جج — مسٹر فبوم! میں ابھی اُس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن آپ اس معاملے کو یہیں پر چھوڑ دیجئے۔

اس گفتگو کے ختم ہوتے ہی۔ ممبران جوری اُٹھ کمرے سے باہر آکر اپنے کٹہرے میں قطار سے بیٹھ جاتے ہیں۔

پیشکار عدالت — صاحبان جوری! کیا آپ کا فیصلہ متفقہ ہے۔

سر پنچ — جی ہاں۔

پیشکار عدالت — کیا آپ اُسے مجرم قرار دیتے ہیں یا یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ وہ مجرم مگر اسوقت مخبوط الحواس تھا۔

صدر جوری — ہم لوگ اُس کو مجرم قرار دیتے ہیں -

جج سر ہلاتا ہے — اُس کے بعد اپنے یادداشت
کے پرچے اکٹھے کرکے فالڈر کیطرف دیکھتا ہے
جو بے حس و حرکت بیٹھا ہوا ہے -

فروم — حضور کی اجازت ہو تو میں ایک مرتبہ پھر سزا
میں رعایت کے متعلق کچھہ عرض کرنا چاہتا ہوں -
میں نہیں کہہ سکتا کہ ملزم کے کم سنی اور اس کے
دماغی ہیجان و ترددات کے متعلق صاحبان جوری سے
جو کچھہ عرض کیا گیا ہے اس میں حضور کی راے
میں اب کچھہ اضافہ کرنے کی گنجایش ہے یا نہیں -

جج — میرے خیال میں - مسٹر فروم - اب آپ کو کچھہ اور
کہنے کی ضرورت نہیں ہے -

فروم — اگر حضور کا یہی خیال ہے تو خیر مگر میں کمال
ادب سے حضور سے گذارش کروں گا کہ سزا تجویز فرماتے
وقت میری پیش کردہ عذرات کا ضررو لحاظ
فرمالیا جائے -

جج — (پیشکار عدالت سے) ملزم کو طلب کرو -

پیشکار—ز فالڈر سے دیکھو تم جعل سازی کے مجرم قرار دے گئے ہو - کیا تم اس بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہو کہ تمہیں اس جرم کی پاداش میں کیوں نہ قانون کے مطابق سزا دیجائے -

فالڈر نفی میں سر ہلاتا ہے

جج—ولیم فالڈر - تم کو اپنے صفائی پیش کرنے کا پورا موقعہ مل چکا ہے - جوری نے تمھیں تمکو جعل سازی کا مجرم قرار دیا ہے اور میری رائے میں یہ فیصلہ بالکل صحیح ہے - (ذرا رک کر اور اپنے یادداشت کے پرچوں پر نظر ڈال کر) تمہارے طرف سے یہ صفائی پیش کی گئی ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت تم اپنے افعال کے ذمہ دار نہ تھے - میرے خیال میں اس صفائی کا بلا شبہہ یہی منشا ہے کہ اس طرح سے اس ترتیب کی اصلی نوعیت ظاہر ہو جائے جس کے ماتحت تم سے یہ جرم سرزد ہوا ہے - مقدمے کے سماعت کے دوران تمہارا وکیل در اصل تمہارے لئے رحم ہی کی التجا کرتا رہا - تمہارے طرف سے جو عذر پیش کیا گیا ہے اُس کے وجہ سے تمہارے وکیل کو ایسی

شہادتیں پیش کرنے کا موقعہ ملا جن کا رجحان
عدالت کے دل میں تمہارے طرف سے رحم کے جذبات
پیدا کرنا تھا - یہ دوسری بات ہے کہ ایسا کرنے میں
تمہارے وکیل حق بجانب تھے یا نہیں - مگر اُن کا یہ
مطالبہ ہے کہ تمہارے ساتھہ مجرموں کا سا برتاؤ نہ کیا
جائے بلکہ اخلاقی نقطہ خیال سے تم کو ایک مریض
کی حیثیت دیجائے - لیکن یہ عذر جس نے
بالآخر واقعئی ایک پُرجوش اپیل کی صورت
اختیار کر لی - درحقیقت عدالت کی نکتہ
چینی پر مبنی ہے - کیونکہ عملی حیثیت
سے وہ اسی کو جرم کی تکمیل و تصدیق کا ذمہ
دار قرار دیتے ہیں - بہر حال اس اپیل پر کسقدر
لحاظ کیا جائے - اس کے متعلق مجھے کئی امور پر
غور کرنا ہوگا - سب سے پہلے مجھے جرم کی سنگین
نوعیت کا لحاظ کرنا ہوگا - اس کے بعد مجھے یہ
دیکھنا ہوگا کہ تم نے کس ہوشیاری و پیشبندی
کے ساتھہ چک کے مثنے کے ہندسے تبدیل کئے - پھر
اس بات کا بھی خیال کرنا ضروری ہے کہ تم نے ایک

بیگناہ آدمی کو بڑے خطرے میں ڈال دیا تھا اور یہی
میری رائے میں تمہارے مقدمے کا سب سے اہم پہلو
ہے - آخر میں مجھے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کہیں نہ
تم کو ایسی عبرت انگیز سزا دیجائے جس سے آیندہ
دوسروں کو تمہارے تقلید کی ہمت نہ پڑے - دوسرے
جانب مجھے اس کا بھی خیال ہے کہ ابھی تم
بالکل نو عمر ہو اور اب تک تمہارا چال چلن اچھا
رہا ہے اور اگر تمہاری شہادت اور تمہارے نوکروں کے
بیانات کو صحیح مانا جائے تو ارتکاب جرم کے وقت
تمہارے جذبات کسیقدر ہیجان میں تھے اور تمہارے
دماغ پر ایک اضطراری کیفیت سی طاری ہو گئی
تھی - میری دلی خواہش ہے کہ میں اپنا فرض نہ
صرف تمہارے ساتھ بلکہ سوسایٹی کیساتھ ادا
کرتے ہوئے حتی الوسع رعایت سے کام لوں - اس
میں میں ان امور کو بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں
جن کا میں تمہارے معاملے میں لحاظ رکھنا ضروری
خیال کرتا ہوں - تم ایک مشیر قانون کے دفتر میں
ملازم تھے - جس سے تمہارا جرم بہت سنگین ہو جاتا

ھے کیونکہ تمھارے لئے یہ کہنے کا بھی موقعہ نہیں ھے کہ تم اس جرم کی اھمیت اور اُس کی سزا سے ناواقف تھے - تمھارے طرف سے یہ کہا گیا ھے کہ تم اپنے جذبات کے شکار ھوئے - عدالت میں تمھارے اور اس عورت ــــ مسز ھنی ول ــ کے درمیان دوستانہ تعلقات کا قصہ بھی بیان کیا گیا ھے ــ اور در حقیقت اسی قصہ پر تمھاری صفائی کا دار مدار ھے ـــ تمھارے طرف سے رحم کی جو درخواست کیگئی ھے وہ بھی اسی پر مبنی ھے - لیکن اس قصہ کی کیا نوعیت ھے ؟ یہی کہ ایک نوجوان آدمی اور ایک ایسی نوجوان عورت کے درمیان - جس کی شادی مسرت بخش ثابت نہیں ھوئی - دوستانہ تعلقات پیدا ھو گئے - جن کے بابت تم دونوں کا بیان ھے کہ (میں نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کتنی صداقت ھے) ــ بد اخلاقی کے حد تک نہیں پہونچے تھے - لیکن جیسا کہ تم دونوں نے اعتراف کیا ھے کہ یہ تعلقات عنقریب ھی اس حد تک بھی پہونچنے والے تھے - تمھارے وکیل نے یہ کہکر کہ عورت ناگفتہ بہ

مصیبت میں گرفتار تھی تمہارے وکیل نے اس معاملہ
کے لیس تھوپ کرنے کی کوشش کی ہے مگر میں اس
کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا - لیکن
بلاشبہ وہ ایک شادی شدہ عورت ہے - اور یہ بات بالکل
صاف ہے کہ تم نے یہ جرم ایک خلاف اخلاق تجویز
کے تکمیل کی نیت سے کیا - اسلئے میں اپنی خواہش
کے باوجود بھی اپنے ضمیر کو کسی ایسی درخواست
رحم کی تائید کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا جو ایک
خلاف اخلاق جرم کے متعلق کی گئی ہو - واقعی یہ
درخواست سر تاپا بیجا ہے - تمہارے وکیل نے یہ
دکھانے کی بھی کوشش کی ہے کہ تمہیں مزید قید کی
سزا دینا انصاف سے بعید ہوگا - لیکن میں ان بلند
پروازیوں کا ساتھہ نہیں دے سکتا ہوں - قانون جیسا
کچھہ بھی ہے ہے - اسکی عظمت سب پر بالا ہے - در اصل
قانون اسی کی شاندار عمارت ھی میں ہم سب پناہ گزین
ہیں - اس عظیم الشان تعمیر کا ہر پتھر ایک دوسرے
پر ٹھہرا ہوا ہے - میرا تعلق صرف اُس کے نظم و نسق
سے ہے - جرم جو تم سے سرزد ہوا ہے بہت سنگین ہے -

اور رعایت کرنے کے جو اختیارات مجھے حاصل ہیں
انہیں میں سوسایٹی کیساتھ اپنے فرایض کا لحاظ رکھتے
ہوئے تمہارے حق میں استعمال نہیں کرسکتا - لہذا
تمہیں تین سال قید سخت کی سزا دیجاتی ھے -

فالڈر جو جج کے تقریر کے دوران میں اُس
کی طرف مستقل نظروں سے دیکھہ رہا تھا
اپنا سر اپنے سینہ پر جھکا لیتا ھے - اور
جیسے ہی کہ جیل کے سپاھی اُسے باھر
لیجاتے ھیں رتھہ چونک کر اپنی جگھہ سے
اُتھہ کھڑی ھوتی ھے - عدالت میں ایک
ھلچل سی مچ جاتی ھے -

جج—(اخباروں کے رپورٹروں سے مخاطب ھوکر) اخبار
نویس حضرات ! میرے رائے میں عورت گواہ کا نام
شائع نہ ھونا چاھئے -

(رپورٹران گردن تسلیم خم کرتے ھیں) -

جج—(رتھہ سے مخاطب ھو کر جو تکٹکی لگائے اُس طرف
دیکھہ رھی ھے جدھر فالڈر گیا ھے) تم سمجھیں !
تمہارا نام شایع نہ ھوگا -

کوکسن — (اس کا دامن کھینچکر) جج صاحب تم سے فرما رہے ہیں!

(تھہ گھوم کر غور سے جج کیطرف دیکھتی ہے اور پھر اپنا منھہ گھما لیتی ہے -

جج — پیشکار! میں آج ذرا دیر تک بیٹھوں گا - دوسرا مقدمہ طلب کرو -

پیشکار عدالت — ایک چپراسی سے: "جان بولے کو آواز دو -

"جان بولے معہ گواہان حاضر ہے" کی آواز بین سنائی دیتی ہیں -

پردہ گرتا ہے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین



جیل خانہ کا معمولی کمرہ ہے - جس میں دو بڑی سلاخ دار کھڑکیاں ہیں - یہ ایک میدان میں کھلتی ہیں جو قیدیوں کا ورزش گاہ ہے - اور جہاں کئی آدمی زرد کپڑے پہنے (جن پر تیر کے نشان بنے ہوئے ہیں) اور زرد ٹوپیاں لگائے ہوئے ایک قطار میں ایک دوسرے سے چار چار گز کے فاصلے پر صحن کے پختہ فرش پر بنی ہوئی ٹیڑھی ٹیڑھی سفید لکیروں پر تیزی سے چل رہے ہیں - دو چوکیدار (دو وارڈر) نیلی وردیاں پہنے - اونچی ٹوپیاں لگائے اور تلواریں لٹکائے ہوئے اُن کے نگہبانی کے لئے تعینات ہیں - کمرے کی دیواروں پر معمولی سفیدی ہے - اُس میں ایک کتابوں کا خانہ رکھا ہے جس میں بہت سی سرکاری کتابیں اور رجسٹر رکھے ہیں - کھڑکیوں کے بیچ میں ایک خانہ دار الماری ہے - اور دیوار پر جیل خانہ کا نقشہ لٹک رہا ہے -

ایک لکھنے کی میز بھی رکھی ھے جس پر سرکاری کاغذات پڑے
پڑے ھیں - آج کرسمس سے قبل والے دن کی شام ھے -

جیلر (داروغہ جیل) — متین صورت کا صاف ستھرا آدمی ھے -
کی مونچھیں خوبصورت اور ترشی ھوئی ھیں -
آنکھیں فلسفیوں کی طرح ھیں - بال جو کھچڑی
ھو رھے ھیں کنپٹیوں سے پیچھے کی طرف گھومے ھوئے
ھیں - وہ لکھنے والی میز کے پاس کھڑا ایک بھدے
قسم کے آری کو دیکھ رھا ھے جو کسی دھات کے
ٹکڑے سے بنائی گئی ھے - جس ھاتھ میں وہ یہ آری
لئے ھوئے ھے وہ دستانے کے اندر چھپا ھوا ھے کیونکہ
اُس کی دو انگلیاں غائب ھیں - اُس کے قریب ھی
دو قدم کے فاصلے پر جیل خانہ کا نائب "مسٹر
ووڈر" کھڑا ھوا ھے - جو ایک دبلا پتلا فوجی
صورت کا آدمی ھے - اسکی عمر ساٹھ سال ھوگی -
مونچھیں سفید اور آنکھیں غمگین اور بندروں کی
سی چھوٹی چھوٹی ھیں -

جیلر — ھلکے پُر معنی تبسم کیساتھ - یہ عجیب
ماجرہ ھے - مسٹر ووڈر! مگر تمھیں یہ ملی کہاں؟

نائب جیلر—جناب اُس کے چٹائی کے نیچے - ادھر دو
سال سے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا تھا -

جیلر—(تعجب سے) کیا اُس کے ذہن میں کوئی خاص
تجویز تھی ؟

وودر—اُس نے اپنے کھڑکی کی ایک سلاخ کو (اپنے انگوتھے اور
انگلی کو چوتھائی انچه کے فاصلے پر رکھکر بتلاتا ھے)
اتنا ریت ڈالا ھے -

جیلر—میں آج ھی شام کو اُسے دیکھونگا - اُس کا نام
کیا ھے ؟ مونی ؟ میں سمجھتا ھوں یه کوئی پرانا
خرّانٹ معلوم ھوتا ھے ؟ -

وودر—جی ھاں - چوتھی دفعه کا سزا یافته ھے - لیکن
ایسے پورانے کھلاڑی کو اب تک سمجھه آجانا چاھئے
تھی (ترحم آمیز حقارت سے) مجھه سے تو یہی کہتا
تھا که اپنا دل بہلا رھا تھا - مگر اِن لوگوں کا کیا
اعتبار - کبھی آ دھمکے - کبھی نکل بھاگے - ھر وقت
اسی فکر میں رھتے ھیں -

جیلر—اُس کے پاس والے قیدی کا کیا نام ھے ؟

وولڈر—او کلیری -

جیلر—وہی آئرلینڈ والا قیدی نہ ؟

وولڈر—جی ہاں - اس کے بعد نوجوان فالڈر ہے - وہی جس کا نام اول درجے کے قیدیوں میں درج ہے - اُس کے بعد بوڑھا کلیپٹن ہے -

جیلر—ہاں ہاں میں سمجھ گیا - وہی نہ جو "فلاسفر" کہلاتا ہے - مجھے ذرا اُس کی آنکھوں کا حال دریافت کرنا -

وولڈر—یہ بھی - جناب ! کچھ عجیب بات ہے کہ جب اُن میں سے کوئی ایک بھی بھاگنے کی کوشش کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کو پہلے ہی سے اس کی خبر ہے اور پھر سبھوں کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں - اِس وقت بھی سبھوں کو یہی دُھن سوار ہے -

جیلر— کچھ سوچ کر یہ دُھن بھی عجیب ہے - گھوم کر ورزش کرنے والے قیدیوں کو دیکھتا ہے یہاں تو کافی سناٹا معلوم ہوتا ہے -

وولڈر—آج صبح وہ آئرلینڈ والا قیدی - اوکلیری - مجھے دروازے پیٹنے لگا - آپ جانیئے یعنی ذرا ذرا سی باتوں پر

بھی لوگ بھنّنا اُٹھتے ھیں- اور بعض اوقات تو یہ لوگ
بالکل بیزبان جانور ھی بن جاتے ھیں -

جیلر—میں نے دیکھا ھے کہ بادلوں کے گرجنے سے گھوڑوں
کی بھی یہی حالت ھو جاتی ھے - اور بعض اوقات
سواروں کے رسالے بھر میں یہی ھوا پھیل
جاتی ھے -

جیل خانہ کا پادري اندر آتا ھے - اُس کے بال سیاہ ھیں
اور صورت سے زھد و تقوی مترشح ھے پادریوں کا
لباس زیب بر ھے - چہرہ متین اور ھونٹ ملے
ھوئے ھیں - گفتگو کا انداز شائستہ ھے اور لہجہ
آھستہ ھے -

جیلر—(آری کو اُٹھا کر دکھاتا ھے) آپ نے اُسے دیکھا ؟
مسٹر ملر ؟

پادری صاحب—بظاھر ایک مفید چیز ھے -

جیلر—جی ھاں ! یہ تو عجائب خانہ ھی میں رکھنے کے
لایق ھے آپ کی بھی یہی رائے ھے نہ ؟ (وہ خانہ دار
الماري کے پاس جاکر اُسے کھولتا ھے - اس میں کئی

عجیب قسم کی رسیاں - کانٹے اور دھاتوں کے طرح
طرح اوزار جن پر لیبل لگے ہوئے ہیں - رکھے نظر
آتے ہیں) خیر شکریہ ! مسٹر وڈر ! - اب آپ جا
سکتے ہیں -

وڈر— سلام کرکے اور شکریہ عرض ہے - جناب !

یہ کہکر وہ باہر چلا جاتا ہے

جیلر—پچھلے دو تین دنوں سے ان سب قیدیوں کی نہ معلوم
کیا حالت ہو گئی ہے - مگر مجھے تو یہ محسوس
ہو رہا ہے کہ سبھی بھگ گئے ہیں -

پادری—مجھے تو کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی ؟

جیلر—اچھا - کل یہیں ماحضر تناول کیجئے گا ؟

پادری—کل تو کرسمس کا دن ہے ؟ بہت اچھا - شکریہ -

جیلر—مجھے تو قیدیوں کو بے چین و بیقرار دیکھکر سخت
پریشانی ہوتی ہے - آدمی کو غور سے دیکھکر اس
بیچارے کو سزا دینی ہی پڑے گی - لیکن سچ
تو یہ ہے کہ جو شخص یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتا
ہے مجھے دل سے ناپسند نہیں ہوتا - وہ آدمی

کو اپنے جیب میں رکھہ لیتا ھے اور الماری کو بند
کر کے مقفل کر دیتا ھے) -

پادری — ان میں سے بعضوں کی عقل اور قوت ارادی تو
بالکل ھی اوندھی ھو جاتی ھے - اور جب تک یہ
درست نہ ھو جائیں کچھہ بھی نہیں ھو سکتا ھے -

جیلر — میرے خیال میں ان کی عقل درست بھی ھو جائے
تب بھی کچھہ نہیں ھو سکتا - زمین ھی سخت ھو
تو کیا ھوسکتا ھے ؟

وارڈر لوٹ کر پھر آتا ھے -

وارڈر — جناب ! ایک شخص آپ سے ملنا چاھتے ھیں
لیکن میں نے کہدیا ھے کہ یہ خلاف قاعدہ ھے -

جیلر — کس لئے ملنا چاھتے ھیں ؟

وارڈر — حکم ھو تال دوں ؟

جیلر — (گویا اپنے اوپر جبر کرکے) نہیں نہیں - مل لونگا -
بلا لو - آپ بیٹھے رھئے مسٹر - ملر !

وارڈر ایک آدمی کو جو باھر کھڑا ھوا ھے
اشارہ سے بلاتا ھے اور جیسے ھی وہ اندر آتا
ھے وارڈر خود باھر چلا جاتا ھے -

نووارد ملاقاتی کوکسن ہے - ٹخنوں تک لمبا ڈھیلا کوٹ پہنے ہاتھوں میں اونی دستانے اور سر پر اونچی دیوار کی ٹوپی دئے ہوئے ہے -

کوکسن— تکلیف دہی معاف فرمائیے گا - مجھے ایک نوجوان شخص کے متعلق جو آپ کے یہاں قید ہے کچھ عرض کرنا ہے -

جیلر-- یہاں تو بہت سے نوجوان قیدی ہیں - آپ کس کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں ؟

کوکسن— فالڈر نام ہے - وہ جعل سازی کے جرم میں قید ہے - جیلر کو اپنا ملاقاتی کارڈ نکال کر دیتا ہے جسمیں اس کا نام و پتہ درج ہے جیمس اینڈ والٹرھو کے دفتر سے آیا ہوں- مشہور قانونی مشیر ہیں- آپ نے بھی نام سنا ہوگا ؟

جیلر— خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کارڈ لیکر فرماتے آپ کیا چاہتے ہیں ؟

کوکسن— یکایک قیدیوں کو ورزش کرتے دیکھکر خوب ' یہ تو عجیب نظارہ ہے -

جیلر—جی ہاں یہاں آ کر آپ کو اس کے دیکھنے کا
بھی موقعہ مل گیا - آج کل میرے دفتر کی مرمت
ہو رہی ہے - (اپنی میز کے پاس بیٹھکر) فرمائیے -
کیا ارشاد ہے ؟

کوکسن—(کھڑکی کیطرف سے بمشکل اپنی آنکھیں ہٹا کر)
مجھے آپ سے صرف ایک ہی بات عرض کرنا ہے -
اسلئے میں دیر تک آپ کی سمع خراشی نہ کروں
گا - (راز دارانہ انداز سے) درحقیقت مجھے
یہاں آنے کا بذات خاص کوئی حق حاصل نہیں
ہے لیکن - اُس کے ماں باپ موجود نہیں ہیں - صرف
ایک بہن ہے جو اسکی وجہ سے بہت پریشان ہے -
چنانچہ وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا
شوہر مجھے اُس سے ملنے نہیں دیتا ہے - کہتا ہے کہ
اُس نے خاندان میں داغ لگا دیا ہے - اس کی ایک
اور بہن بھی ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج کل
وہ بیمار ہے ورنہ وہی چلی آتی - بہر حال اُس نے
مجھ سے یہاں آنے کے لئے کہا - اور مجھے بھی اس سے
کچھ اُنس ہو گیا ہے کیونکہ دفتر میں وہ میرے

ھی ماتحتی میں کام کرتا تھا اور میں اور وہ ایک
ھی گرجا جایا کرتے تھے - بہر حال میں اِس کی
درخواست رد نہ کر سکا -

جیلر — افسوس ھے کہ اُس کو کسی سے ملاقات کرنے کی
اجازت نہیں اور یہاں تو وہ صرف ایک ماہ کی قید
تنہائی کاٹنے آیا ھے -

کوکسن — اتنا سمجھ لیجئے کہ میں نے اُسے اُسی وقت
دیکھا تھا - جب وہ عدالت میں اپنے مقدمے کے
پیشی کا منتظر حراست میں تھا - اُس وقت وہ بہت
ھی شکستہ خاطر معلوم ھوتا تھا -

جیلر — (خفیف شستگی کیساتھہ مسٹر ملر - ذرا
گھنٹی تو بجا دیجئے - کوکسن سے) غالباً آپ یہ
معلوم کرنا چاھیں گے کہ ڈاکٹر کی اس کے نسبت
کیا رائے ھے -

پادری — (گھنٹی بجا کر) جناب! مجھے معلوم ھوتا ھے
کہ آپ کو جیل خانوں میں جانے کا بہت ھی کم
اتفاق ھوا ھے -

کوکسن — جی ہاں - خدا بچائے - بڑا درد ناک منظر ہے- اور
یہہ شخص تو ابھی بالکل ہی نو عمر ہے- میں نے اُس
سے صبر کرنے کی تلقین کی تو کہنے لگا کہ "بھلا صبر
کیسے ہوسکتا ہے - آپ ہی اگر دن بھر ایک تنگ و
تاریک کوٹھری میں بند کر دئے جائیں اور میری طرح
تنہائی میں خیالات کی اُدھیڑ بن میں پڑ جائیں تو
وقت کاٹنا پہاڑ ہو جائے - یہاں کا ایک دن باہر کے سال
بھر سے بھی زیادہ بڑا ہے - مجھہ سے تو مسٹر کوکسن !
صبر نہیں ہوتا حالانکہ میں چاہتا ہوں اور اس کی
کوشش بھی بہت کرتا ہوں مگر کیا کروں - طبیعت ہی
ایسی واقع نہیں ہوئی ہے" - اتنا کہکر اُس نے اپنے
ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا مگر میں دیکھہ رہا تھا کہ
اُس کی انگلیوں کے بیچ سے آنسو ٹپک رہے تھے - آپ
ہی خیال فرمائیے کیسا درد ناک نظارہ تھا !

پادری — غالباً آپ اُسی نوجوان قیدی کا ذکر کر رہے ہیں
جس کی آنکھیں کچھہ عجیب قسم کی ہیں ·
جہاں تک میرا خیال ہے وہ انگلستان کے [۱] کلیسا کا
پیرو نہیں ہے -

---

[۱] عیسائی مذہب کے پیرو مختلف کلیساؤں میں منقسم ہیں -

کوکسن—جی نہیں -

پادری—ہاں - میرا بھی یہی خیال ہے -

جیلر— ووڈر سے جو اس اثناء میں اندر آگیا ہے ذرا جاکر
ڈاکٹر صاحب سے کہدو کہ تکلیف کرکے ایک منٹ
کے لئے یہاں چلے آئیں - ووڈر سلام کرکے باہر چلا
جاتا ہے - یہ تو بتلائیے کہ اس کی شادی ہو چکی
ہے یا نہیں ؟

کوکسن—شادی تو ابھی نہیں ہوئی - راز دارانہ انداز سے
لیکن ایک عورت کی محبت میں مبتلا ہے - مگر
یہ قصہ بہت درد ناک ہے !

پادری— جناب - عورت اور شراب - اگر یہ دو چیزیں دنیا میں
نہ ہوتیں تو یہ جیل خانہ کب کا بند ہو چکا ہوتا -

کوکسن— اپنی عینک کے اوپر سے پادری صاحب کی طرف
دیکھکر ' جی - ہاں - لیکن میں یہ واقعہ خاص طور
پر آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا - کیونکہ اس کا
دماغ اس کا شکار ہو رہا ہے -

جیلر — فرمائیے -

کوکسن — جناب سارا قصہ یہ ھے کہ اس عورت کا شوہر
بڑا تند مزاج اور کینہ پرور شخص ھے - اور یہ اُس سے
قطع تعلق کر چکی ھے بلکہ میرے نوجوان دوست
کیساتھہ بھاگ جانے کو بھی تیار تھي - یہ کوئي اچھي
بات نہ تھي لیکن خیر اسوقت میں اس پہلو کو نظر
انداز کرتا ھوں - بہر حال اس مقدمہ کے فیصلہ
کے بعد اس عورت کا یہ ارادہ ھوا کہ جب تک
وہ جیل خانہ سے واپس نہ آئے وہ اُس کے انتظار
میں تنہا رہ کر محنت و مزدوری سے اپنی بسر اوقات
کرے - اس بات سے اِس نوجوان کو اس وقت تو بڑی
تسکین ھوگئی - اور گو میں اُس سے ذاتی طور پر
واقف نہ تھا لیکن ایک ھي مہینہ کے بعد وہ
میرے پاس آئی - اور کہنے لگي کہ " لڑکون کا کیا
ذکر میری کمائي میرے ھي لئے کافي نہیں ھوتي اور
اسوقت میرا کوئي معین و مددگار نہیں ھے - مین
کسی سے ملتي جلتی بھی نہیں ھوں کہ کہیں
میرے شوھر کو خبر نہ ھو جائے " یہ بھی کہتی

تھي کہ " میں اِسي فکر میں گھلي جاتي ھوں " اور
واقعی اُس عرصے میں وہ بہت دبلي ھو گئي ھے)
" اور اب مجھے محتاج خانہ ھي جانا پڑیگا " - کیا عرض
کروں کہ یہ سنکر مجھے کیسا رنج ھوا - بہر حال میں
نے اُس کا یہی جواب دیا کہ نہیں اِس کي نوبت نہ آنے
پائے گی - اور گو میں بھي عیال دار ھوں - اور مجھہ پر
بیوی بچوں کا بار ھے - مگر جہاں تک ھو سکے گا تمھاری
مدد کروں گا اور محتاج خانے نہ جانے دوں گا - لیکن
وہ یہی کہتی رھی کہ " در حقیقت میں آپ کو
تکلیف دینا نہیں چاھتي - اِس سے تو یہي بہتر
ھوگا کہ میں اپنے شوھر ھي کے پاس واپس چلی
جاؤں " - میں جانتا ھوں کہ اِس کا شوھر بڑا
بدقماش اور نشہ باز آدمي ھے - لیکن موجودہ حالت
میں میں نے اُسے روکنا مناسب نہیں سمجھا -

پادری — بے شک یہي مناسب تھا -

کوکسن — آپ کا فرمانا بجا ھے - لیکن مجھے افسوس
ھو رھا ھے - کیونکہ اس نوجوان کو تین سال کي
قید کاٹنا ھے - اور میں چاھتا ھوں کہ اِس

دوران میں ایسي کوئی بات نه هونے پائے جو اُسے
ناگوار هو-

پادری—(خفیف بے صبری کے لہجه میں) لیکن مجھے
خوف هے که قانون آپ کي رائے سے متفق نہیں هے -

کوکسن—لیکن اِس وقت تو وہ قید تنہائي میں هے
اور مجھے خوف هے که اگر اُسے اِس کا کچھه بھی حال
معلوم هو گیا تو اسکے هوش حواس جاتے رهیں گے -
اور جہانتک میرا خیال هے یه بات کسی کو پسند نه
هوئی - آخري بار جب میں نے اُسے دیکھا تھا تو اُس
کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور میں کسي کو روتے
هوئے دیکھنا پسند نہیں کرتا -

پادری—لیکن شاذ و نادر هی کوئي قیدی اتنا اثر لیتا هے -

کوکسن—(اُس کی طرف دیکھر اور فوری مخالفت کے لہجے
میں) میں تو اپنے کتوں سے بھي ایسا برتاؤ جلیز
نه رکھوں -

پادری—هاں !

کوکسن—جی هاں - چاهے کوئی کتا مجھے بھنھوڑ هي کیوں

نہ کھائے مگر میں کسی صورت سے بھی اُس کو مقتون قید تنہائی میں رکھنا پسند نہ کروں گا -

پادری — لیکن مصیبت یہ ہے کہ مجرم لوگ کتوں کی طرح انجان جانور نہیں ہوتے - اُنہیں نیک و بد سمجھنے کی تمیز ہوتی ہے -

کوکسن — لیکن نیک و بد سمجھانے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے -

پادری — مجھے افسوس ہے کہ اِس معاملہ میں میری رائے آپ سے مختلف ہے -

کوکسن — کتوں تک کی یہی خاصیت ہوتی ہے کہ اگر آپ اُن کے ساتھہ مہربانی سے پیش آئیں تو وہ آپ کے لئے اپنی جان تک دیدیں گے لیکن اگر آپ اُنہیں کسی کوتھری میں تنہا بند کر دیں تو وہ اور بھی تند اور وحشی ہو جائیں گے -

پادری — یقیناً آپ بھی یہی پسند کریں گے کہ جو لوگ آپ سے زیادہ تجربہ کار ہیں وہی اِس بات کا فیصلہ کریں کہ قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے -

کوکسن—(مستقل مزاجی کے لہجے میں) لیکن میں اِس نوجوان کی طبیعت سے بخوبی واقف ہوں - میں اُس کو سالہا سال سے دیکھتا رہا ہوں - یہ بڑا ذکی الحس واقع ہوا ہے اس میں تحمّل یا قوت برداشت نام کو بھی نہیں - اُس کا باپ تپ دق میں مرا تھا - مجھے اُس کی آیندہ زندگی کے متعلق بھی اندیشہ ہے اور اگر وہ اِسی طرح قید تنہائی میں رکھا گیا ؛ کہ بلی تک اُس کے پاس پھٹکنے نہ پائے' تو اُسے نقصان پہونچ جائیگا - ایک بار میں نے اُس سے پوچھا تھا کہ "کہو کیسے گذرتی ہے؟" وہ بولا کہ "مسٹر کوکسن ! میں آپ سے کچھہ بیان نہیں کر سکتا لیکن بعض اوقات جی چاہتا ہے کہ دیوار سے سر پھوڑلوں" - مجھے تو اِس کیطرف سے بڑی تشویش ہے -

(اِس گفتگو کے دوران میں ڈاکٹر صاحب آ جاتے ہیں- ایک میانہ قد - وجیہ آدمی ہیں - نگاہ تیز ہے - آکر کھڑکی کے سہارے کھڑے ہو جاتے ہیں)

جیلر—اِن صاحب کا خیال ہے کہ قیدی نمبر ۳۰۷ کے لئے قید تنہائی کا حکم بہت ہی ضرر رساں ہے -

یہ وہی دبلا پتلا نوجوان فالڈر ہے جو درجے خاص میں رکھا گیا ہے - ڈاکٹر کلیمنٹس! آپ کی اِس بارے میں کیا رائے ہے؟

ڈاکٹر — قید تنہائی کو وہ پسند تو نہیں کرتا ہے لیکن اس سے اُس کو کوئی نقصان بھی نہیں ہو رہا ہے - اور ایک ہی مہینے کی بات ہے -

کوکسن — لیکن یہاں آنے سے پہلے بھی وہ عرصے سے جیل میں ہے -

ڈاکٹر — اگر کوئی خاص بات ہوتی تو ہم لوگوں کو ضرور معلوم ہو جاتی - یہاں آنے کے بعد اُس کا وزن بھی کم نہیں ہوا ہے -

کوکسن — میں تو اُس کی دماغی حالت کا ذکر کر رہا ہوں -

ڈاکٹر — اس وقت تک تو اُسکا دماغ بالکل صحیح ہے - یہ ضرور ہے کہ وہ گھبرایا ہوا اور ملول خاطر رہتا ہے - لیکن اِس کے سوا مجھے کوئی اور بات نہیں معلوم ہوتی —— میں اُسکی حالت غور سے دیکھتا رہتا ہوں -

کوکسن— (اس جواب کو نظر انداز کرکے) آپ کی زبان
سے یہ سنکر قدرے اطمینان ہوتا ھے -

پادری— (کسیقدر نرمی سے) بس - جناب ! یہی وقت
ہوتا ھے جب ان لوگوں کی کچھہ اصلاح ہو سکتی ھے مگر
یہ میں اپنے نقطۂ خیال سے عرض کر رہا ہوں -

کوکسن -(گھبرا کر اور جیلر کے طرف مخاطب ہوکر) میں
ایسی کوئي بات نہیں کہنا چاھتا جو آپ کے خلاف
مزاج ہو - لیکن یہ ضرور محسوس کر رہا ہوں کہ جو
کچھہ ہو رہا ھے وہ تہیک نہیں ھے -

جیلر— میں آج ھی جاکر اُس سے ملونگا -

کوکسن—اس کے لئے میں آپ کا بہت شکرگذار ہوں - لیکن
میرا خیال ھے کہ روز کے دیکھنے والوں کو کوئی فرق
محسوس نہ ہوگا -

جیلر— (کسیقدر تیز مزاجی سے) اگر خرابی صحت
کی کوئی علامت ظاھر ہوئی تو اُسکي مجھے
فوراً اطلاع ملے گی - اس بات کا یہاں پر پورا
انتظام ھے -

اتنا کہکر وہ کھڑا ہو جاتا ہے -

کوکسن—(اپنے ہی خیالات میں غرق) بیشک جب تک کوئی بات نظر نہ آئے اسکی فکر نہیں ہوتی - میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس سے بے فکر ہو جاؤں اور اسکا خیال میرے دماغ پر مسلط نہ رہے -

جیلر—جناب! آپ کو ہم لوگوں پر بھروسہ رکھنا چاہئے -

کوکسن— نرم ہوکر اور معذرت کے انداز سے مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ آپ میرا مطلب سمجھ جائیں گے - میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں اور آبتک کبھی حکام کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا - پادری صاحب کیطرف بھی مخاطب ہوکر معاف کیجئے گا - میں ذاتیات کی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا - آداب عرض ہے -

کوکسن چلا جاتا ہے جس کے بعد جیل خانہ کے یہ تینوں افسران ایک دوسرے کیطرف دیکھتے بھی نہیں - لیکن ہر ایک کے بشرے سے ایک خاص کیفیت نمایاں ہے -

پادری—یہ حضرت سمجھتے ہیں کہ جیل خانہ بھی کوئی شفا خانہ ہے -

کوکسن—(یکایک واپس آکر معذرت آمیز انداز سے) ایک ذرا سی بات اور عرض کرنا باقی رہ گئی ہے- یہ عورت— مگر شائد آپ اِس کو بھی فالڈر سے ملنے کی اجازت نہ دے سکیں——لیکن اِن دونوں کے لئے یہ اجازت ایک نعمت عظمیٰ ہوگی - وہ تو دن رات اُسی کے خیال میں محو رہتا ہوگا حالانکہ یہ اُس کی بیوی نہیں ہے - لیکن یہاں تو کسی بات کا اندیشہ نہیں ہوسکتا — اور ان دونوں کی حالت قابل رحم ہے - پھر کیا آپ ان کے ساتھہ کوئی خاص رعایت نہیں کر سکتے ؟

جیلر—(پریشان ہوکر) بندہ نواز - آپ کا خیال درست ہے - واقعي میں کسی کے ساتھہ کوئي خاص رعایت نہیں کر سکتا - جب تک وہ اپنے معمولی جیل خانہ میں واپس نہ چلا جائے گا اُسے کسی سے ملنے کی اجازت نہ ہوگی -

کوکسن — بہت اچھا (کسیقدر بیرخی سے) جیسی آپ کی مرضي ہو - افسوس - میں نے آپ کو ناحق تکلیف دی -

کوکسن پہر چلا جاتا ھے -

پادری — اپنے شانے ھلاکر) بیچارہ سچ مچ سیدھا سادہ آدمی ھے - آئیے ڈاکٹر صاحب دوپہر کا کھانا تو کہا لیں —

وہ اور ڈاکٹر باتیں کرتے ہوئے باہر چلے جاتے ھیں - جیلر ایک آہ سرد بھر کر میز کے پاس بیٹھہ کر لکھنے کے لئے قلم اُٹھاتا ھے -

پردہ گرتا ھے -

دوسرا سین

جیل خانہ کی پہلی منزل کی غلام گردش کا ایک حصہ -
جس کی دیواریں قد آدم اونچائی تک سبزی مائل رنگ سے
پُتی ہوئی ہیں - اس کے بعد گہرے سبز رنگ کی دھاری ہے -
جسکے اوپر سفید قلعی پُتی ہوئی ہے - سیاہ رنگ کے پتھروں کا
فرش ہے - سرے پر ایک بھاری سلاخ دار کھڑکی ہے جس سے چھن
چھن کر روشنی آرہی ہے - چار کوٹھریوں کے دروازے نظر آرہے
ہیں ہر کوٹھری کے دروازے میں آدمی کی آنکھ کی سطح پر
ایک گول سوراخ بنا ہوا ہے جس میں ایک چھوٹا سا گول
شیشہ لگا ہے - اُس کو اوپر اُٹھا دینے سے کوٹھری کا اندرونی
منظر دکھائی دینے لگتا ہے - ہر کوٹھری کے دروازے کے قریب
دیوار پر ایک چھوٹی سی مربع تختی لٹکی ہوئی ہے جس پر
قیدی کا نام - نمبر اور مختصر کیفیت درج ہے -

اوپر دوسری اور تیسری منزل کی غلام گردشوں کے جنگلے
نظر آرہے ہیں -

اِن کوٹھریوں میں سے ایک سے جیل کا مدرس جو داڑھی
رکھائے ہوئے ہے وردی پہنے - اوپر سے گرد پوش باندھے اور کنجیاں
لٹکائے ہوئے باہر آرہا ہے -

مدرس—(دروازے کے سوراخ سے اندر کیطرف رخ کرکے کہتا ہے) جب یہ ختم ہو جائے گا تو میں تمہارے لئے دوسرا لے آؤں گا -

اوکلیری—(جو آنکھوں سے اوجھل ہے - آتش لہجے میں) جی ہاں - اِس میں کیا شک ہے -

مدرس— گفتگو کو بے تکلفانہ لہجے میں جاری رکھتے ہوئے) ہاں میں جانتا ہوں تمہیں بیکار رہنا پسند نہیں ہے اور جو کام بھی تمکو دیا جائے خوشی سے کرو گے -

اوکلیری—جی ہاں سچی بات تو یہی ہے -

ایک کوٹھری کے دروازے بند ہونے اور مقفل کئے جانے کی آواز سنائی دیتی ہے - اور کسی آنے والے کے قدموں کی آہٹ آرہی ہے -

مدرس— تیز اور بدلی ہوئی آواز سے دیکھو کون آرہا ہے -

وہ کوٹھری کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور سعادتمندانہ انداز سے مودبانہ کھڑا ہو جاتا ہے - جیلر تمام گردش سے تھکتے ہوئے آرہا ہے اور وارڈر بھی اُس کے ہمراہ ہے -

جیلر—کہو کوئی نئی بات ؟

مدرس— (سلام کرکے اور ایک کوتھری کیطرف اشارہ کرکے)
حضور ۳۰۷ نمبر قیدی اپنے کام میں بہت پچھڑ گیا
هے - آج اس کے نمبر کاتنا پڑیں گے -

جیلر سر هلاتا هے اور آخر والی کوتھری تک گذرتا چلا جاتا
هے - مدرس بھی باهر چلا جاتا هے -

جیلر—کیوں اِسی نے آری بنائی هے نه ؟

جیسے هی ووڈر کوتھري کا دروازہ کھولتا هے جیلر اپنی جیب
سے آري نکال لیتا هے - قیدی مونی توپی پہنے هوئے اپنی کوتھری
کا دروازہ روکے بستر پر لیٹا هوا نظر آتا هے - جیلر کو دیکھتے
هی چونک پڑتا هے - اور کوتھري کے عین وسط میں کھڑا هو
جاتا هے - چھپن برس کا دبلا پتلا آدمی هے - هڈیوں پر گوشت
کا نام و نشان تک نہیں هے - چمگادڑوں کے سے ابھرے هوئے کان
اور بھیانک کرنجی آنکھیں هیں -

ووڈر—دیکھو جیلر صاحب آئے هیں ! توپی اتارو . مونی
تعظیماً توپی اتار لیتا هے) اور باهر چلے آؤ -

مونی دروازے کے پاس آجاتا هے -

جیلر—(انگلیوں کے اشارے سے اُسے قلم گردش میں بلاکر آری دکھاتا ھے - اسوقت اُسکا انداز ایسا ھے جیسے کوئی فوجی افسر کسی معمولی سپاھی سے باتیں کرتا ھو) کہو جی ! اسکے بابت کیا کہتے ھو ؟ (مونی خاموش ھے) کہو ! جو کچھہ کہنا ھو - کہتے کیوں نہیں ھو ؟

مونی—اسی طریقے سے وقت کاٹتا تھا -

جیلر - (کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے کیا تمہارے لئے یہ سب کافی نہیں ھے ؟

مونی—کیا کروں جی نہیں لگتا -

جیلر—(آری کو تھپ تھپاتے ھوئے) وقت کاٹنے کا اس سے بہتر طریقہ سوچنا چاھئے -

مونی—(کسیقدر کُڑھہ کر) کیا سوچوں ؟ بہتر طریقہ ھو ھی کیا سکتا ھے ؟ جب تک میعاد پوری نہ ھو ھاتھوں کے لئے کچھہ نہ کچھہ شغل تو چاھئے - اس عمر پر پہونچ کر اب مجھے کسی اور بات سے فائدہ ھی کیا پہونچ سکتا ھے ؟ (اس کی گفتگو

کا لہجہ رفتہ رفتہ مہذب ہوتا جاتا ھے) حضور
کو معلوم ہی ھے کہ میعاد پوری ہونے کے سال دو سال
بعد مجھے پھر یہیں آنا ھے - رہائی کے بعد میں
اپنے تئیں ذلیل نہیں کرنا چاھتا - جیسے آپ
کو اس پر فخر ہوتا ھے کہ جیل خانہ کا سب انتظام
باقاعدہ ھے - ویسے ہی مجھے بھی اپنی وضعداری
کا خیال ھے - (یہ دیکھکر کہ جیلر اس کی
باتیں دلچسپی سے سن رہا ھے وہ آری کیطرف اشارہ
کرکے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتا ھے) میرے لئے اس
قسم کا کوئی نہ کوئی کام ضروری ھے - اور اس سے
کوئی نقصان بھی نہیں ھے ! اس آری کے بنانے
میں مجھے پانچ ہفتے لگے ہیں - اور یہ بنی بھی
خوب ھے - اب آپ اس کی پاداش میں قید
تنہائی کی سزا دیں گے یا شائد ایک ہفتہ
تک صرف روکھی روٹی اور پانی ملنے کا حکم
دیں - مگر اس میں آپ بھی بے بس ہیں - اور
میں اُس سے بخوبی واقف ہوں - کیونکہ میں آپ کی
نگاہ سے بھی اس معاملے کو دیکھ سکتا ہوں -

جیلر— میری بات سنو - مونی ! اگر میں اب کی دفعہ
معاف کردوں تو پھر ایسی حرکت تو نہ کروگے ؟
خوب سوچ لو - وہ کوٹھری میں جاکر اس کے دوسرے
سرے تک چلا جاتا ہے - پھر اسٹول پر چڑھکر کھڑکی
کی سلاخوں کو آزماتا ہے -

جیلر— واپس آکر بولو - کیا کہتے ہو ؟

مونی— ابھی تک سوچ رہا تھا [illegible]
ہوتے اور دید تنہائی میں رہنا [illegible] ایسی
ہوسکتا ہے کہ اس انتظار میں کسی [illegible]
ہی دل میں نہ آئے - آخر دلچسپی [illegible]
سامان ہونا چاہئے - آپ کی تجویز حوصلہ [illegible] ہے -
لیکن میں اس بارے میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا
اور آپ جیسے شریف النفس افسر کو دھوکا دینا
بھی مناسب نہیں - مجھے کوٹھری [illegible]
کرکے اگر چار گھنٹے اور [illegible]
ہی پورا ہو گیا ہوتا -

جیلر— ہاں یہ ٹھیک ہے لیکن نتیجہ کیا ہوتا ؟ [illegible]
جاتے اور پھر یہیں آتے [illegible]

کی سخت محنت سے تم نے اسے بنایا - لیکن صلہ
کیا ملیگا ؟ مزید قید تنہائی ! کوٹھری کی کھڑکی
میں نئی سلاخیں لگ جائیں گی - پھر اس سے کیا
فائدہ ہوگا - مونی ؟

مونی—(کسیقدر جھنجھلاکر) جی ہاں ! میں تو کچھہ نہ
کچھہ فائدہ سمجھتا ہوں -

جیلر—(اپنی پیشانی پر ہاتھہ رکھکر) خیر - اب اس
کو جانے دو - دو دن تک کال کوٹھری اور صرف
روکھی روٹیاں اور پانی !

مونی—بہت خوب ! شکریہ -

وہ جانور کی طرح جلدی سے گھوم کر چپکے سے اپنے کوٹھری
میں داخل ہو جاتا ہے -

جیلر اُسے دیکھتا رہتا ہے اور جیسے ہی ووڈر کوٹھری کادروازہ
بند کرکے اُس کو مقفل کرتا ہے اپنا سر ہلانے لگتا ہے -

جیلر—کلپٹن کی کوٹھری کھولو -

ووڈر کلپٹن کی کوٹھری کا دروازہ کھولتا ہے - کلپٹن دروازے
کے پاس ایک اسٹول پر بیٹھا پاجامہ سی رہا ہے - وہ ایک

پستہ قد - موٹا اور سن رسیدہ آدمی ہے - سر کے بال ملتے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں - چھوٹی چھوٹی سیاہ اور بجھی ہوئی آنکھوں پر دھوئیں کے رنگ کی عینک لگی ہوئی ہے - جیلر کو دیکھکر وہ چپ چاپ دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور آنے والے افسروں کو غور سے دیکھنے لگتا ہے -

جیلر—(اشارہ سے بلا کر) کلپٹن ! ذرا ایک منٹ کے لئے یہاں آؤ -

کلپٹن ہاتھ میں سوئی تاگا لئے ایک طرح کی وحشت آمیز خاموشی کیساتھ کوٹھری سے نکل کر غلام گردش میں آجاتا ہے - جیلر وودر کو اشارہ کرتا ہے اور وہ کوٹھری میں جاکر اُس کا بغور معاینہ کرتا ہے -

جیلر—تمہاری آنکھیں اب کیسی ہیں ؟

کلپٹن—کوئی خاص شکایت نہیں - لیکن یہاں سورج کے درشن نہیں ہوتے - (وہ اپنی گردن کو ذرا بڑھا کر چپکے سے آگے بڑھتا ہے) جیلر صاحب - آپ پوچھتے ہیں تو مجھے ایک بات عرض کرنا ہے - براہ کرم آپ پاس والی کوٹھری کے قیدی سے کہدیں کہ اتنا شور نہ مچایا کرے -

جیلر — کیا بات ہے کلپٹن ؟ میں کسی کی شکایت نہیں
سننا چاہتا -

کلپٹن — مجھے سونے ہی نہیں دیتا - معلوم نہیں کون
آدمی ہے ؟ (حقارت سے) شائد کوئی اول درجے
کا قیدی ہوگا مگر اُسے یہاں ہم لوگوں کیساتھہ نہ
رہنا چاہئے -

جیلر — (آھستہ سے) بہت اچھا - کلپٹن ! جوں ہی
کوئی کوتھری خالی ہوگی میں اُسے یہاں سے ھٹا
دوں گا -

کلپٹن - صبح ترکے ھی سے وہ جنگلی جانور کیطرح کوتھری
میں دوڑ لگاتا ہے - میں شور و غل کا عادی نہیں ہوں
اس لئے مجھے نیند ھی نہیں آتی مگر یہاں شام
سے یہی کیفیت رھتی ہے - آپ پوچھتے ھیں - تو
کہتا ھوں کہ یہاں نیند کی جو آسایش میسر ہو
سکتی ہے - وہ بھی مجھے نصیب نہیں حالانکہ جی
بھر سونے کا حق تو حاصل ھی ہے -

ووڈر کوتھری سے باھر آتا ہے - کلپٹن کی طبیعت پست ہو

جاتی ھے اور وہ چپ چاپ فوراً اپنی کوٹھری کے
اندر چلا جاتا ھے -

ووڈر — سب ٹھیک ھے - جناب !

جیلر سر ھلاتا ھے اور کوٹھری کا دروازہ بند کرکے مقفل کر دیا
جاتا ھے -

جیلر — آج صبح کون شخص اپنا دروازہ پیٹ رھا تھا ؟

ووڈر — (اوکلیری کی کوٹھری کیطرف جا کر) - یہ ھے
حضور - اوکلیری -

شیشہ کا جو گول ٹکڑا کوٹھری کے دروازہ میں لگا ھوا ھے اُسکو
اُٹھا کر سوراخ سے اندر جھانکتا ھے -

جیلر — دروازہ کھولو -

ووڈر دروازہ کھول دیتا ھے - اوکلیری جو دروازہ کے پاس
ایک چھوٹی سی میز پر سٹول پر بیٹھا ھوا ھے گویا ساری
باتیں سن رھا ھے چونک پڑتا ھے - اور دروازہ کے قریب ھی
قاعدہ سے کھڑا ھو جاتا ھے - وہ ایک ادھیڑ آدمی ھے - چوڑا
چکلا چہرہ ھے - پتلا سا چوڑا منہہ ھے - گال کی ھڈیوں کے نیچے
چھوٹے چھوٹے گڈھے پڑ گئے ھیں -

جیلر— اوکلیری یہ کیا مذاق کرتے رہتے ہو ؟

اوکلیری— حضور ! مذاق کیسا - یہاں تو برسوں سے مذاق کی صورت بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوئی -

جیلر— تم اپنا دروازہ پیٹتے رہتے ہو ؟

اوکلیری— آہ ! کیا آپ اسی کا ذکر فرما رہے تھے ؟

جیلر— یہ تو عورتوں کی سی حرکت ہے -

اوکلیری— جی ہاں - دو مہینہ سے میری حالت کچھ ایسی ہی ہوگئی ہے -

جیلر— کوئی خاص شکایت ہے ؟

اوکلیری— جی نہیں -

جیلر— تم تو پُرانے آدمی ہو - تمہیں سمجھداری سے کام لینا چاہئے -

اوکلیری— جی ہاں - میں سب تماشے دیکھ چکا ہوں -

جیلر— تمہارے پاس والی کوٹھری میں ایک نوجوان قیدی ہے - تمہاری وجہ سے اُسکی نیند حرام رہتی ہے -

اوکلیری— حضور مجھ پر کچھ سنک سی سوار ہوگئی تھی - مزاج کی ہمیشہ ایک ہی سی کیفیت تو رہتی نہیں

جیلر۔۔۔تمہارا کام تو ٹھیک ہے نہ ؟

اوکلیوری۔۔(جھاڑو کی چٹائی اُٹھا کر جسے وہ بنا رہا ہے) اے حضور اس کو تو میں آنکھ بند کرکے بھی تیار کر سکتا ہوں - یہ کمبخت کام ہی کیا ہے ؟ اس میں تو ذرا سی بھی عقل درکار نہیں ہے - ایک چوہے کا دماغ رکھنے والا آدمی بھی اسکو بنا سکتا ہے (منھہ بنا کر) مجھے سب سے زیادہ جو بات کھلتی ہے وہ یہاں کا سنّاٹا ہے - تھوڑا سا بھی شور و غل ہو تو مجھے اُس سے کچھہ نہ کچھہ تسکین ہو جاتی ہے -

جیلر۔۔یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اگر باہر کسی کار خانے میں کام کرتے ہوتے تو بات کرنے کی بھی مہلت نہ ملتی-

اوکلیوری۔۔(پُر معنی انداز سے) جی ہاں منھہ سے تو بات کرنے کا موقع نہ ملتا -

جیلر۔۔پھر کیا کرتے ؟

اوکلیری۔۔بڑی بڑی باتیں ہوتی رہتیں -

جیلر۔۔(مسکرا کر) خیر اب دروازے سے بات چیت نہ کیجئے گا -

اوکلیری ــ بہت خوب ! اب آپ اسکی شکایت نہ سنیں گے -

جیلر ــ (گھوم کر) اچھا - سلام -

اوکلیری ــ آداب عرض حضور -

وہ اپنی کوتھری میں دوسری طرف چلا جاتا ھے اور جیلر دروازہ بند کر دیتا ھے -

جیلر ــ (اسکے چال چلن کی تختی دیکھکر) مجھے تو اس بد نصیب بیچارے سے خواہمخواہ ھمدردی ھے -

ووڈر ــ حضور ! بڑا بھلا مانس ھے -

جیلر ــ (غلام گردش کے تلے اشارہ کر کے) مسٹر ووڈر ! ذرا ڈاکٹر صاحب کو یہاں بلا لاؤ -

ووڈر سلام کرکے چلا جاتا ھے - جیلر فالڈر کی کوتھری کے دروازے تک جاکر اپنا ھاتھہ جسکی سب اُنگلیاں سلامت ھین دروازے کا سوراخ کھولنے کیلئے اتھاتا ھے لیکن کھولتا نہیں ھے بلکہ سر ھلاکر ھاتھہ نیچے گرا دیتا ھے - پھر چال چلن کی تختی کا بغور معائینہ کر کے کوتھری کا دروازہ کھولتا ھے - فالڈر جو دروازے سے لگا ھوا کھڑا ھے چونک کر سامنے لڑھک جاتا ھے اور ھانپنے لگتا ھے -

جیلر — (باہر آنے کا اشارہ کرکے) فالڈر یہ تو بتاؤ ؟
کہ تم ابھی تک اپنی طبیعت کو سنبھال کیوں
نہیں سکے ؟

فالڈر — (ہانپتا ہوا) جی ہاں -

جیلر — شائد تم میرا مطلب نہیں سمجھے ؟ میں کہتا
ہوں کہ پتھر کی دیوار سے سر ٹکرانے سے کیا فائدہ
حاصل ہوگا -

فالڈر — جی ہاں - کوئی فائدہ نہ ہوگا -

جیلر — پھر کیا کہتے ہو ؟

فالڈر — جناب ! میں کوشش کرونگا -

جیلر — کیا تمہیں نیند نہیں آتی ؟

فالڈر — جی - بہت کم - دو بجے رات سے علی الصباح تک
بڑی مصیبت کا سامنا رہتا ہے -

جیلر — یہ کیوں ؟

فالڈر — اسکے ہونٹ ایک طرح کی مسکراہٹ سے ذرا پھیل
جاتے ہیں) میں کچھ عرض نہیں کر سکتا - لیکن
شروع سے میری طبیعت بہت کمزور واقع ہوئی ہے

(اسکی آواز یکا یک ذرا بلند ہو جاتی ھے)
اسوقت یہاں کی ھر چیز ایک بلاے عظیم معلوم ہونے
لگتی ھے - اور ایسا محسوس ہونے لگتا ھے کہ اب
زندگی بھر یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا -

جیلر—کیا بے عقلي کی باتیں کرتے ہو - ذرا اپني طبیعت
سنبھالو -

فالڈر—(کسی قدر ضد اور فوری ناراضگي سے) جی ھاں -
سنبھالنا ھي پڑے گا -

جیلر—ذرا یہ بھی تو سوچو کہ آخر اور لوگ بھی تمھارے
ساتھي ھی ھیں -

فالڈر—جی ھاں وہ اس زندگي کے عادی ہو گئے ھیں ؟

جیلر—لیکن جس مصیبت میں تم آجکل گرفتار ہو پہلی
دفعہ تو سبھی کو اس سے سامنا ہوا ہوگا -

فالڈر—جناب - مجھے بھی امید ھے کہ کچھہ دنوں میں انھیں
کی طرح ہو جاؤنگا -

جیلر—(کسیقدر لاجواب ہو کر) اچھا - تھیک ھے - لیکن
یہ تمھیں پر منحصر ھے - اور میری بات مانو

تو اپنا دماغ درست رکھو - اور بھلے آدمیوں کیطرح رھو - ابھی تمہاری عمر ھی کیا ھے - ؟ جوان ھو - اور آدمی جیسا چاھے اپنے تئیں بنا لے -

فالڈر—(حسرت بھرے لہجے میں) جی ھاں - ایسا ھی ھے -

جیلر—اپنے دل کو قابو میں رکھو - کوئی کتاب پڑھو گے ؟

فالڈر—آجکل معمولی الفاظ بھی سمجھ میں نہیں آتے (اپنا سر نیچے جھکا کر) میں جانتا ھوں کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں - لیکن ھر وقت اسی سوچ میں رھتا ھوں کہ باھر کیا ھو رھا ھے -

جیلر—کیوں - کیا کسی نجی معاملے میں کوئی خاص تردد ھے ؟

فالڈر—جی ھاں ؟

جیلر—لیکن تمہیں اسکا بالکل خیال نہ کرنا چاھئے -

فالڈر—(پیچھے سے اپنی کوٹھری کیطرف دیکھکر) یہ کیسے ممکن ھے - جناب ؟

ووڈر اور ڈاکٹر پاس آتے ھیں اور فالڈر یکا یک بے حس
و حرکت ھو جاتا ھے - جیلر اُسے کوٹھری میں جانے کا
اشارہ کرتا ھے -

فالڈر — (عجلت سے مگر دھیمی آواز میں) میرا دماغ
بالکل صحیح ھے - جناب !

وہ اپنی کوٹھری میں واپس جاتا ھے -

جیلر — (ڈاکٹر سے) کلیمنٹس - ذرا اندر جا کر اسکا
معائینہ تو کرو -

ڈاکٹر — فالڈر کی کوٹھری میں جاتا ھے - جیلر پیچھے سے
کواڑوں کو دھکا دیکر قریب بند کر دیتا ھے - اور خود
کھڑکی کیطرف چلا جاتا ھے -

ووڈر (جو اسکے پیچھے چل رھا ھے) مجھے افسوس ھے کہ
حضور کو ناحق تکلیف ھو رھی ھے - لیکن سب
لوگ مجموعی حیثیت سے اطمینان و سکون کی
حالت میں ھیں -

(جیلر — تیزی سے) تمھارا یہ خیال ھے ؟

ووڈر — جی حضور — مگر میری رائے میں اسوقت کا سکون
کرسمس کی بدولت ھے -

جیلر—(اپنے آپ سے) خوب - یہ بھی عجیب بات ہے !

ووڈر—کیا ارشاد ہوا - حضور ؟

جیلر—یہی کہ تم اس کو کرسمس کا اثر سمجھتے ہو '

وہ گھوم کر کھڑکی کیطرف جاتا ہے - ووڈر اُس کی طرف
ملال آمیز تردد کے ساتھہ دیکھتا ہے -

ووڈر— یہ ٹھیک کچھہ خیال کرکے ' کیا حضور کی رائے میں
اس موقعہ پر ہم لوگوں کا انتظام ٹھیک نہیں ہے - حکم
ہو تو کچھہ پھول پتیاں اور منگا لی جائیں -

جیلر—نہیں مسٹر ووڈر - اس کی کوئی ضرورت نہیں -

ووڈر—بہت خوب ! حضور - جیسا حکم ہو !

ڈاکٹر - فالڈر کی کوٹھری سے باہر نکل آتا ہے - اور جیلر
سے اشارہ سے بلاتا ہے -

جیلر—کہو کیا حال ہے ؟

ڈاکٹر—میری سمجھہ میں تو کوئی بات نہیں ہے ۔ لیکن
اس کی طبیعت ذرا نازک واقع ہوئی ہے -

جیلر—اگر کوئی خاص بات رپورٹ کرنے کے قابل ہو تو صاف
صاف بتلا دیجئے -

ڈاکٹر—در اصل میری رائے میں قید تنہائی سے اُسے کوئی
فائدہ نہیں ہو رہا ہے - لیکن یہی بات اور بھی
بہت سے قیدیوں کی نسبت کہی جا سکتی ہے - اور
اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ان لوگوں
کو قید خانے کے بجائے مختلف کارخانوں میں بھیجکر
ان سے کوئی مفید کام لیا جائے تو بہت بہتر ہو -

جیلر—آپ کی رائے میں دوسروں کے لئے بھی یہی سفارش
ہونا چاہئے ؟

ڈاکٹر—کم سے کم ایک درجن قیدی تو ضرور اس کے
مستحق ہیں - اور اس کو تو ہر وقت یہی خیال
پریشان کئے رہتا ہے - اس کے علاوہ بظاہر اسے اور
کوئی شکایت نہیں ہے - اسی شخص کو (اوکلیری
کی کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے) دیکھئے - اس کو
بھی بطور خود اتنا ہی صدمہ ہے - لیکن اگر ایک
بار بھی بدیہی واقعات کو نظر انداز کر دیا جائے
تو پھر کوئی صحیح رائے قایم ہی نہیں کی
جا سکتی - اور جناب ! ایمان کی بات تو یہ
ہے کہ مجھے اس کے ساتھہ امتیازی برتاؤ کی

کوئی وجہ نظر نہیں آتی - نہ اسکا وزن کم ہوا ہے -
نہ آنکھوں میں کوئی شکایت ہے - نبض کی حالت
بھی اچھی ہے - بات چیت بھی ٹھیک کرتا ہے -
اور اب اُسے ایک ہی ہفتہ اور یہاں رہنا ہے !

جیلر—بہر حال آپ کی رائے میں اسے مراق یا مالیخولیا
کی شکایت تو نہیں ہے -

ڈاکٹر—اسر ہلا کر) آپ جیسی رپورٹ فرمائیں لکھ دوں -
لیکن انصاف کے رو سے سمجھے اوروں کے لئے بھی ویسی
ہی رپورٹ دینا چاہئے -

جیلر—میں سمجھا (ڈاکٹر کی کوٹھری کیطرف دیکھکر) تو
پھر اس بیچارے کو ابھی کچھ دن تک یہیں
رہنا پڑیگا -

یہ کہتا ہوا وہ بےتوجہی کے ساتھ وارڈر کیطرف دیکھتا ہے -

وارڈر—کیا حکم ہے حضور ؟

جیلر جواب دینے کے بجائے اس کی طرف گھورتا ہے -
پھر گھوم کر چلا جاتا ہے - تھوڑی دیر میں کسی دھات کے
پٹنے کی آواز آتی ہے -

جیلر—(رک کر) یہ کیا ہے - مسٹر وارڈر ؟

وودر—حضور وہ اپنے دروازہ کے کواڑ پیٹ رہا ہے۔ میرا خیال
بھی تھا کہ ابھی یہ ایسی حرکتیں اور کریگا -

وہ تیزی سے جیلر کو پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑہ جاتا ہے -

جیلر آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چلا جاتا ہے -

(پردہ گرتا ہے)

تیسرا سین

فالڈر کی کوٹھری- تیرہ فٹ لمبی سات فٹ چوڑی اور نو فٹ اُونچی - چونہ سے پتی ہوئی ہے لداؤ کی گول چھت ہے - چمکیلی سیاہ اینٹوں کا فرش ہے - آخری دیوار کے وسط میں اُونچائی پر ایک سلاخ دار کھڑکی معہ روشندان ہے - مقابل کی دیوار کے بیچوں بیچ ایک تنگ دروازہ ہے- ایک کونہ میں لپیٹا ہوا بستر رکھا ہے - جس میں دو کمبل - دو چادریں اور ایک رضائی ہے- اُن کے اوپر ایک چوتھائی دائرہ نما لکڑی کا تختہ ہے - جسپر انجیل اور کئی چھوٹی چھوٹی مذہبی کتابیں مخروطی شکل میں ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں - ایک سیاہ بالوں والا برش - دانتوں کا برش اور ذرا سی صابن کی ٹکیہ بھی رکھی ہوئی ہے -

دوسرے گوشے میں چارپائی کا چوبی چوکٹھا ہے جو لمبا کھڑا کر دیا گیا ہے- کھڑکی کے نیچے ایک تنگ اور چھوٹا ہوادان ہے- ایسا ہی ہوادان دروازہ کے اوپر بھی ہے- فالڈر کا کام (ایک قمیض جسمیں وہ کاج بنا رہا ہے) دیوار میں ایک کھال پر لٹک رہا ہے

اس کے نیچے لکڑی کی ایک چھوٹی سی میز رکھی ھے - جس پر " لارنا ڈون " نامی ناول کھلا ھوا رکھا ھے -

دروازہ کے قریب نیچے کیطرف ایک گوشے میں ایک فٹ مربع موٹا شیشہ لگا ھوا ھے جو دیوار میں گیس کے سوراخ کو ڈھکے ھوے ھے - اس کے پاس ایک لکڑی کی تپائی بچی ھے جس کے نیچے ایک جوڑہ جوتے کا رکھا ھے - کھڑکی کے نیچے چمکتے ھوے ٹین کے تین ڈبے رکھے ھیں - شام ھو رھی ھے- فالڈر موزے پہنے ھوے دروازہ کی طرف سر جھکائے بے حس و حرکت خاموش کھڑا ھے- معلوم ھوتا ھے کہ وہ غور سے کچھ سن رھا ھے - وہ دروازہ کی طرف کھسکتا جاتا ھے مگر موزہ کیوجہ سے پاؤں کی آھٹ سنائی نہیں دیتی - آخر وہ دروازہ پر پہونچکر ٹھہر جاتا ھے - اور جو باتیں باھر ھو رھی ھیں اُن کے سننے کے لئے بیقرار نظر آتا ھے - تھوڑي ھی دیر بعد اچانک وہ چونک کر کھڑا ھو جاتا ھے - گویا اسے کوئی خاص آواز سنائی دی - اس کے بعد وہ پھر خاموش و ھُم سم ھو جاتا ھے - لیکن تھوڑي ھی دیر بعد ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے کام کی طرف جاتا ھے اور سر جھکائے اس کے طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ھے - دو ایک ٹانکے لگاتا ھے مگر اس انداز سے جیسے کوئی رنج و غم میں ڈوبا ھوا

ہو اور ہر تانگا اُسے ہوش میں لا رہا ہو - اس کے بعد وہ دفعتاً گھوم کر سر ہلاتا ہوا کوٹھری میں اس طرح ٹہلنے لگتا ہے - جیسے کوئی جانور اپنے کٹہرے میں ٹہلتا ہے - پھر دروازہ کے پاس جا کر ٹھہر جاتا ہے اور کان لگا کر سننے لگتا ہے - اور دروازہ پر دونوں ہتھیلیاں رکھ کر سلاخوں پر اپنی پیشانی جھکا دیتا ہے - ذرا سی دیر بعد وہ پھر بہت آہستگی سے کھڑکی کی طرف جاتا ہے اور دیواروں پر چاروں طرف جو رنگ پتا ہوا ہے اُس کی بالائی لکیر پر اُنگلی پھیرتا ہوا بڑی نے نوچے رک جاتا ہے اور ایک ڈبہ کا ڈھکن کھول کر اُس میں دیکھنے لگتا ہے - گویا تنہائی سے پریشان ہو کر وہ اپنے ہی چہرہ کو دیکھکر دل بہلانے کی کوشش کر رہا ہے -

اب قریب قریب بالکل تاریکی چھا گئی ہے - دفعتاً ڈھکّن اُس کے ہاتھ سے جھنجھناتا ہوا گر پڑتا ہے - جس سے خاموشی کی فضا میں خلل پڑتا ہے اور فالڈر غور سے دیوار کی طرف دیکھنے لگتا ہے جہاں اس نے قمیض کا کپڑا ٹنگا ہوا اندھیرے میں سفید سا نظر آرہا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فالڈر کو کوئی آدمی یا چیز دکھائی دے رہی ہے - اتنے میں دروازہ سے " کھٹ کھٹ " " کھٹ کھٹ " کی آواز سنائی دیتی

ہے - گیس کی بتی جو موٹے شیشے کے نیچے ہے جلنے لگتی ہے - جس سے تمام کوٹھری روشن ہو جاتی ہے - فالڈر کا دم گھٹتا ہوا معلوم ہو رہا ہے -

اچانک دور سے ایک ایسی آواز سنائی پڑتی ہے جیسے چھات کی دبیز چادر پر ضرب پڑ رہی ہو - اس ناگہانی آواز سے سہم کر فالڈر پیچھے ہٹ جاتا ہے - لیکن آواز زیادہ تیز ہوتی جاتی ہے- معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فوجی گاڑی کوٹھری کی طرف بڑھی چلی آ رہی ہے - اِس آواز سے رفتہ رفتہ وہ مبہوت سا ہو جاتا ہے - اور بہت ہی دھیرے دھیرے رینگتے ہوے دروازے کی طرف بڑھتا ہے - ادھر گھڑ گھڑاہٹ کا شور کوٹھریوں کو طے کرتا ہوا قریب تر ہوتا جاتا ہے - فالڈر کے ہاتھہ اس طرح حرکت کر رہے ہیں گویا اُس کی روح اس گھڑ گھڑاہٹ کی آواز میں سرایت کر گئی ہے -

شور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور آخرکار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی کی کوٹھری میں ہو رہا ہے - فالڈر پر ایک اضطراری کیفیت طاری ہو جاتی ہے - اور وہ دفعتاً گھونسہ تان لیتا ہے اور زور سے ہانپتا ہوا دروازے کی طرف جھپٹتا ہے اور اُسے پیٹنے لگتا ہے -

(پردہ گرتا ہے)

ایکٹ ۴

دو سال گذر چکے - مارچ کا مہینہ ہے دن کے دس بجنے
میں چند ہی منٹ باقی ہیں - مسٹر کولسن کے کمرہ کے سب
دروازے کھلے ہوئے ہیں - سوئیڈاں (جو اب ایک سبزہ آغاز نو
جوان ہے) دفتر کی صفائی کر رہا ہے - وہ کولسن کی میز پر
رکھنے سے کاغذات رکھ کر ہاتھ منہ دھونے کی تپائی کے پاس
جاکر اس کا ڈھکن اٹھاتا ہے اور پانی میں اپنی صورت دیکھنے
لگتا ہے- اسی اثناء میں رتھہ ھنی ویل دفتر کے بیرونی دروازے
سے آکر دھلیز میں کھڑی ہو جاتی ہے - آج اس کے بشرے سے
معمولی افسردگی کی جگہہ ایک طرح کی بشاشت اور ھلکی سی
بیقراری ٹپک رہی ہے -

سوئیڈاں—(دفعتاً اسکے طرف دیکھکر اور ہاتھ منہ دھونے کی
تپائی کا ڈھکن دھماکے کے ساتھ گراکر) آہا - آپ ہیں -

رتھہ—ہاں -

سوئیڈاں—اس وقت یہاں تو میں ہی اکیلا ہوں - اور
لوگ یہاں سویرے آکر اپنا وقت خراب نہیں کرتے -

آپ کو دیکھے ہوئے پورے دو سال ہوگئے ہوں گے -
اِتنے دنوں آپ کہاں رہیں ؟

رتھ—(مصنوعی ہنسی کے ساتھ) زندگی کے دن پورے
کرتی رہی -

سوئیڈال—(متاثر ہوکر اور کوکسن کی کرسی کی طرف اشارہ
کر کے) اگر آپ اِن سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں تو وہ
یہاں ذرا دیر میں آئے ہوں گے - آپ جانتی ہیں وہ
کبھی دیر میں نہیں آتے - (دلجوئی کے لہجے میں)
اُمید ہے کہ ہمارے پرانے دوست اب دیہات سے واپس
آگئے ہوں گے - اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا ہے تو
اُن کی میعاد پوری ہوئے تین مہینہ ہوگئے - (رتھ سر
کے اشارہ سے ہاں میں ہاں ملاتی ہے) مجھے اُس واقعہ
کا بہت رنج ہوا تھا - اور میں تو یہی کہوں گا کہ
بڑے صاحب سے اِس معاملے میں بڑی غلطی ہوئی -

رتھ— بیشک غلطی ہوئی -

سوئیڈال—اِنہیں اِس بیچارہ کو ایک مرتبہ ضرور طرح
دینا چاہیے تھی- اور میری رائے میں جج صاحب کو
بھی تنبیہ کر کے چھوڑ دینا چاہئے تھا - مگر یہ لوگ

انسانی مجبوریوں کا کوئی خیال ہی نہیں کرتے -
ان باتوں کو تو کچھ ہمیں لوگ سمجھتے ہیں -

وتھہ—(اس کی طرف ایک دلکش انداز سے دیکھکر مسکرا دیتی ہے -

سونیتاں—خدا معلوم - یہ لوگ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں -
پہلے تو انسان پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑ دیتے ہیں اس پر بھی اگر کوئی شخص کچلنے سے بچ جائے تو اُلٹی شکایت کرتے ہیں - مگر میں اِن لوگوں کو خوب جانتا ہوں - نکتوں کو اِنھیں آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں -
(عاقلانہ انداز سے سر ہلاکر) ابھی کل ہی کی بات ہے......

اِس اثناء میں کوکسن دفتر کے برآمدہ سے داخل ہوتا ہے - پُروائی ہوا نے اِس کے جسم میں کچھ پھرتی پیدا کردی ہے - مگر اِس کے بال پہلے سے بھی زیادہ پک گئے ہیں -

کوکسن—(کوٹ اور دستانے اُتار کر) اچھا آپ ہیں! (سونیتاں کو باہر جانے کا اشارہ کرکے دروازہ بند کرلیتا ہے) لیکن پہچان نہیں پڑتی ہو - دوہی سال میں ایسی صورت بدل گئی - میرے لایق کوئی کام ہو تو میں چند منٹ دیسکتا ہوں - بال بچے سب اچھی طرح ہیں؟

رتھ—جی ھاں - سب خیریت ھے - لیکن اب میں وھاں
نہیں رھتی جہاں پہلے تھی -

کوکسن—(کنکھیوں سے دیکھ کر) میں سمجھتا ھوں کہ یہاں
اب آپ پہلے سے زیادہ آرام سے ھیں -

رتھ—جو کچھ سمجھیے - مگر میں ھنری کے ساتھ نہیں
رہ سکی -

کوکسن—مگر تم جلدی میں کوئی ناسمجھی کی بات تو نہیں
کربیٹھی ھو ؟ ورنہ مجھے اِس کا بڑا افسوس ھوگا -

رتھ—بچے تو میرے ھی ساتھ ھیں -

کوکسن—(یہ محسوس کرتے ھوے کہ رتھ کی حالت کچھ
خوشگوار نہیں) - خیر مجھے تمھیں دیکھ کر خوشی
ھوئی - میرے خیال میں نوجوان فالڈر جیل سے
رھائی کے بعد تم سے تو ملا نہیں -

رتھ—نہیں- مگر کل اتفاقاً مجھے راستے میں دکھائی دیا تھا -

کوکسن—خیریت سے ھیں ؟

رتھ—(دفعتاً کڑے لہجہ میں) اُسے کوئی کام ھی نہیں ملتا
ھے - بالکل ھڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا ھے - میں تو اُسے
دیکھکر بہت پریشان ھو گئی -

کوکسن—(دلی همدردی کے ساتھ) افسوس! مجھے یہ
سن کر بہت رنج ہوا - (پھر ذرا سنبھل کر) کیا رہائی
کے بعد اُسے کوئی کام نہیں ملا ؟

رتھ—کام تو مل گیا تھا لیکن تین ہی ہفتہ تک اسکا سلسلہ
قائم رہا اُسکے بعد لوگوں کو سزا یابی کا پتہ چل گیا...

کوکسن—سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میں اُس کے لئے کیا
کر سکتا ہوں - میں بےمروتی بھی نہیں کرنا چاہتا -

رتھ—مجھ سے تو اُس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی -

کوکسن—(رتھ کی بظاہر خوش حال صورت پر نظر ڈالتے
ہوے) میں جانتا ہوں اُس کے عزیزں کو اس کے امداد
کی کوئی پروا نہیں ہے - لیکن شائد تم کچھ مدد
کرسکو - کم سے کم اُس وقت تک جب اُس کی حالت
ذرا سنبھل جائے -

رتھ—اِس وقت تو نہیں - پہلے شائد کچھ کرسکتی - لیکن
اب ممکن نہیں -

کوکسن—میں اِس کا مطلب نہیں سمجھا ؟

رتھ—(خودداری کی شان کے ساتھ) میں اس اثناء میں اُس
سے (مراد اپنے شوہر سے) پھر مل چکی ہوں - اس لئے

اب وہ پہلے کی بات نہیں رہی -

کوکسن—(کسی قدر پریشان ہو کر) معاف کیجئے- میں بال بچوں والا آدمی ہوں- کوئی نامناسب بات سننا نہیں چاہتا - اور اِس وقت مجھے کام بھی بہت کرنا ہے -

رتھہ—میں اب تک کبھی کی دیہات میں میکے والوں کے یہاں چلی گئی ہوتی- لیکن ھنی‌ول سے میں نے ان لوگوں کے خلاف مرضی شادی کرلی تھی اور اس بات کو وہ لوگ ابھی تک بھولے نہیں ہیں- مسٹر کوکسن! میں ضدن تو نہیں ہوں لیکن آن والی ضرور ہوں - اور شادی کے وقت تو بالکل لڑکی تھی - اور ھنی‌ول کو نہ معلوم کیا سمجھتی تھی - وہ روزانہ ہمارے مزرعہ تک کئی میل کے فاصلہ سے صرف مجھ سے ملنے کے لئے پاپیادہ آیا کرتا تھا -

کوکسن—(افسوس کے ساتھ) مجھے امید تھی کہ اب پہلے سے تمہاری حالت بہتر ہوگئی ہوگی -

رتھہ—اُس نے مجھے اور بھی ستانا شروع کیا - لیکن میرے کس بل نہ نکال سکا - البتہ اس آئے دن کی پریشانی سے میری تندرستی خراب ہوگئی - یوں بھی بچوں

کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہ جاسکی - اب تو اس کا دم بھی لبوں پر ہو تب بھی میں اُسے دیکھنے نہ جاؤں -

کوکسن — (اٹھکر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس طرح پہلو بدلتا ہے جیسے کوئی آتشین دریا چلا آتا ہو اور وہ اس سے اپنے تئیں بچانے کی فکر کرے) ہمیں سخت کلامی و زبانی تشدد سے باز رہنا چاہئے -

رتھہ — (چل کر) مگر جس آدمی کا برتاؤ اتنا وحشیانہ ہو........ تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری ہوجاتا ہے -

کوکسن — (ضبط کے باوجود متاثر ہوکر) اچھا - اس کے بعد پھر تم نے کیا کیا ؟

رتھہ — (بے پروائی کے لہجے میں) کرتی کیا - پہلے کی طرح اسکرٹ (لہنگے) سینے لگی - معمولی معمولی چھوٹی سستے داموں پر بنانے لگی - اس سے بہتر کام بھی مجھے نہ ملا لیکن کبھی دس شلنگ فی ہفتہ سے زیادہ کا کام نہ ملا - اپنے ہی پاس سے کپڑا خرید کر دن بھر دیدہ ریزی کرنی پڑتی تھی اور کبھی آدھی رات کے بعد سونا نصیب ہوتا تھا ' اس طرح میں نے پورے نو مہینے کاٹے - (تیز لہجہ میں) لیکن

اُسکے بعد اتنی محنت برداشت نہ کر سکی - میں
اسقدر مشقت کے قابل بھی نہیں ہوں اس سے تو
موت ہی بہتر ہے -

کوکسن — خدا کے لیے ایسی باتیں نہ کرو -

رتھ — بچے بھی دانہ دانہ کو ترستے تھے - میں نے کس ناز
و نعم سے انہیں پالا تھا - لیکن اب وہ بھی عذاب
معلوم ہونے لگے ' میں تھک کر چور ہو جاتی تھی (یہ
کہہ کر وہ چپ ہو جاتی ہے) -

کوکسن — (مضطرب ہوکر) پھر کیا ہوا ؟

رتھ — (ہنسکر) جس شخص کا کام کرتی تھی - وہ مجھہ پر
مہربان ہو گیا اور اب بھی مہربان ہے -

کوکسن — چھی چھی - میں ایسی باتوں کو بالکل پسند
نہیں کرتا -

رتھ — (بیدردی سے) میرے ساتھہ وہ ہمیشہ حسن سلوک
سے پیش آیا - لیکن میں نے اب اس سلسلے کو بھی
ختم کر دیا ہے (دفعتاً اس کے ہونٹ کانپنے لگتے ہیں
اور وہ انہیں ہاتھہ سے چھپالیتی ہے) سچ کہتی ہوں
مجھے اسکا خیال بھی نہ تھا کہ پھر کبھی اُن سے

ملاقات ہوگی لیکن اتفاق سے کل ہی ہائیڈ پارک کے قریب مڈبھیڑ ہوگئی - ہم دونوں اندر جاکر بیٹھ گئے - اور انہوں نے مجھ سے اپنی ساری سرگزشت کہہ سنائی - آہ ! مسٹر کوکسن ! انہیں پھر ایک مرتبہ اپنے دفتر میں جگہ دیجئے -

کوکسن — (پریشان خاطر ہوکر) تو آجکل تم دونوں بیکار ہو - کیسی دردناک حالت ہے ؟

رتھ — اگر انہیں ایک مرتبہ پھر آپ کے یہاں جگہ مل جائے یہاں کسی کو اُنکے بابت کچھ دریافت کرنا نہیں ہے -

کوکسن — لیکن میں ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے کارخانہ کی بدنامی ہو -

رتھ — لیکن میں آپ کے سوا کس سے کہوں ؟

کوکسن — مالکان سے ذکر کرونگا لیکن امید نہیں کہ بحالت موجودہ وہ انہیں رکھنا پسند کریں - مجھے تو واقعی اسکی توقع نہیں ہے -

رتھ — وہ بھی میرے ساتھ یہاں تک آئے ہیں اور (کھڑکی کے طرف اشارہ کر کے) نیچے سڑک پر کھڑے ہیں -

کوکسن—(کسی قدر تحکمانہ لہجے میں) انہیں بلاطلب
یہاں آنا مناسب نہ تھا - (رتھہ کے چہرہ کا انداز دیکھہ
کر وہ نرم ہو جاتا ہے) حسن اتفاق سے ایک جگہہ
خالی تو ہے لیکن میں کوئی وعدہ نہیں کرسکتا -

رتھہ—اب آپ ہی اُس کی جان بچا سکتے ہیں -

کوکسن—میں امکان بھر کوشش کروں گا - لیکن کوئی
پختہ وعدہ نہیں کرسکتا ' فی الحال تم اُن سے جاکر
یہ کہدو کہ جب تک مالکوں سے نہ پوچھہ لوں یہاں
دفتر میں ان سے ملنا مناسب نہ ہوگا - تم اپنا پتہ
چھوڑ جاؤ (پتہ پڑھکر) نمبر ۸۰ ملنگ اسٹریٹ -(وہ
بلاٹنگ پر اِس کا پتہ لکھہ لیتا ہے) اچھا خدا حافظ -

رتھہ—شکریہ -

[اتنا کہکر وہ اتھہ کھڑی ہوتی ہے—اور دروازہ تک جاکر
وہاں سے پھر مڑتی ہے گویا کچھہ کہنا چاہتی ہے لیکن کچھہ
کہے بغیر پھر چلی جاتی ہے]

کوکسن—(اپنے چہرے اور پیشانی کو رومال سے پونچھکر)
" عجب پریشانی ہے " - (اُس کے بعد ذرادیر تک وہ

اپنے کاغذات دیکھتا ہے پھر گھنٹی بجاتا ہے - جس پر سونیڈال حاضر ہوتا ہے) -

کوکسن—(سونیڈال سے) کیا آج وہ نوجوان بچرڈس کلرک کی جگہہ کام کرنے کو آنے والا ہے -

سونیڈال—جی ہاں -

کوکسن—جس طرح ہوسکے آج اُسے ٹال دینا - میں ابھی اس سے ملنا نہیں چاہتا -

سونیڈال—تو میں اس سے کیا کہدوں -

کوکسن—(روکھے پن سے) کوئی بات بنا دینا - ذرا عقل سے کام لیکر کچھہ کہہ دینا - لیکن بالکل بھگا نہ دینا -

سونیڈال—کیا میں یہ کہدوں کہ آج آپ کی طبیعت ناساز ہے - ملاقات نہیں ہو سکتی -

کوکسن—نہیں - کوئی جھوٹ بات نہ کہنا چاہئے - یوں کیوں نہ کہدو کہ صاحب آج دفتر میں نہیں آئے ہیں -

سونیڈال—بہت خوب - حضور - میں اُسے کسی طرح ٹال دونگا -

کوکسن—بالکل ٹھیک ہے - اور دیکھو - اگر تم جانتے ہی ہو - شائد وہ مجھہ سے ملنے آئے - ذرا اُس سے اچھی طرح پیش آنا -

سوئیڈل—جی ہاں میرا فرض بھی یہی ہے -

کوکسن—بیشک - گرے ہوے آدمی کو ٹھوکر لگانا مناسب نہیں - بلکہ تم کو اُسے ہاتھ سے سہارا دیدینا چاہئے - اسی اصول پر زندگی میں کاربند رہنا چاہئے - یہ بہت ہی عمدہ پالیسی ہے -

سوئیڈل—کیا آپ کی راے میں مالکان اسے پھر دفتر میں رکھہ لیں گے -

کوکسن—میں اس بارے میں کچھہ نہیں کہہ سکتا- (اتنے میں باھری دفتر میں کسی کے آنے کی آہٹ سن پڑتی ہے) کون آیا ؟

سوئیڈل—(دروازہ تک جاکر اور باھر دیکھہکر) حضور - فالڈر صاحب آئے ھیں -

کوکسن—(جھنجلا کر) لاحول ولاقوۃ - اس نے یہ کیا حماقت کی - ذرا کہدو کہ پھر کسی دوسرے وقت آئیں - اس وقت تو میں ....-

جملہ پورا نہیں ہو پایا کہ فالڈر اندر آجاتا ہے - وہ بڑا دبلا پتلا اور زرد ہو گیا ہے - بلکہ سال خورد معلوم ہوتا ہے اور آنکھوں سے سراسیمگی ظاہر ہوتی ہے - کپڑے بھی بوسیدہ اور

ڈھیلے ڈھالے ہو گئے ہیں -

سوئیڈل—بشاشی سے فالڈر کو اندر آنے کا اشارہ کر کے -
خود باہر چلا جاتا ہے -

کوکسن—میں تمھیں دیکھکر بہت خوش ہوا- لیکن تم ذرا
قبل از وقت آئے ہو - (خوش مزاجی قائم رکھنے کی
کوشش کرکے) خیر - آؤ - ہاتھ ملاؤ - وہ بیچاری تمھارے
لئے بڑی کوشش کر رہی ہے اور گرم لوہے پر چوٹ لگانا
چاہتی ہے (اپنی پیشانی پونچھکر) مگر اِس میں
اُس کا کیا قصور ہے ؟ تمھارے لئے تو بیچاری بڑی دوڑ
دھوپ کر رہی ہے -

فالڈر جھجھکتا ہوا کوکسن سے ہاتھ ملاتا ہے - اور مالکوں
کے کمرے کی طرف دُز دیدہ نظروں سے دیکھتا ہے -

کوکسن—بیٹھ جاؤ - ابھی مالکان نہیں آئے ہیں - (فالڈر
کوکسن کی میز کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور
ٹوپی میز پر رکھدیتا ہے) اب تم یہاں آہی گئے ہو تو
کچھ اپنا حال سناؤ (اپنی عینک کے اوپر سے دیکھکر)
تمھاری صحت کیسی ہے -

فالڈر—کسی طرح زندہ ہوں - مسٹر کوکسن -

کوکسن—(کچھ سوچتا ہوا) تمہارے منھ سے یہ سنکر مجھے
خوشی ہوئی - تمہارے معاملے میں یہی کہنا چاہتا
ہوں کہ میں خلاف معمول کوئی بات نہیں کرنا
چاہتا - یہ بات میری عادت کے خلاف ہے - میں
صاف آدمی ہوں - اور یہی چاہتا ہوں کہ کل کام
صاف صاف اور ٹھیک ہو - لیکن میں رتھ کو مالکان
سے تمہاری سفارش کرنے کا وعدہ دے چکا ہوں اور
میں ہمیشہ کی طرح اپنا یہ وعدہ پورا کرونگا -

فالڈر—مسٹر کوکسن - میں صرف ایک اور موقعہ چاہتا
ہوں - یقین مانئے - میں اپنی خطا کی ہزار گنی
سزا بھگت چکا ہوں - دوسروں کو کیا معلو - لیکن
میں آپ سے اِس وقت جو کچھ کہہ رہا ہوں
حرف حرف صحیح ہے - جیل والے تو کہتے ہیں کہ
میرا وزن بڑھ گیا ہے - لیکن (وہ اپنے سر پر ہاتھ
رکھتا ہے) وہ اس سر کو تول نہ سکے (اور پھر دل پر
ہاتھ رکھتا ہے) اور نہ اُسے دیکھہ سکے- کل رات ہی کی
بات ہے مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ دل بالکل خاک
سیاہ ہو گیا اور اِس میں کچھ باقی ہی نہیں بچا -

کوکسن—(تشویش کے لہجے میں) کیا تمہیں قلب کی بیماری تو نہیں ہو گئی ؟

فالڈر—آپ یہ کہتے ہیں مگر - جیل والوں نے تو مجھے بالکل تندرست قرار دیا ہے -

کوکسن—اُنھوں نے تمہارے لئے ایک ملازمت بھی حاصل کر دی تھی -

فالڈر—جی ہاں - وہ لوگ بہت اچھے آدمی تھے - میرے حالات سے بخوبی واقف بھی تھے - اور مجھ سے بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے - میں بھی سمجھتا تھا کہ اچھی طرح گذر ہو جائے گی - لیکن ایک دن دفعتاً دوسرے کلرکوں کو کل حالات معلوم ہوگئے - ......پھر کیا تھا : جناب ! میں وہاں نہ ٹھہر سکا - کسی حالت میں نہ ٹھہر سکا ...... -

کوکسن—ذرا دم لیلو پھر بات کرنا - ابھی پریشان نہ ہو -

فالڈر—اس کے بعد ایک اور چھوٹی سی جگہ ملی لیکن وہ بھی قائم نہ رہ سکی -

کوکسن—کیوں -

ڈاکٹر—مسٹر کوکسن ! میں آپ سے جھوٹ نہ بولونگا -
واقعہ یہ ہے کہ جن حالات سے مجھے مقابلہ کرنا ہے وہ
مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں - زیادہ
تفصیل سے کیا کہوں - مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ میں ایسے جال میں پھنس گیا ہوں کہ اگر ایک
طرف سے اُسے کاٹتا ہوں تو وہ دوسرے طرف پھیل کر
مجھے جکڑ لیتا ہے - میں نے جیسا چاہئے تھا کوئی
سرٹیفکٹ پیش نہیں کئے تھے - اور پیش بھی
کیسے کر سکتا تھا - مگر آپ جانتے ہیں نئے ملازم سے
لوگ سرٹیفکٹ مانگتے ہیں - اس لئے اس خوف
سے کہ کہیں سرٹیفکٹ نہ مانگ بیٹھیں - میں گھبرا
کر چھوڑ بھاگا - اور ابھی تک میرا خوف دور نہیں
ہوا ہے -

وہ ندامت سے اپنا سر جھکا لیتا ہے اور مایوسانہ انداز
سے میز پر جھک کر خاموش ہو جاتا ہے -

کوکسن—مجھے واقعي تمھارے ساتھہ همدردي ہے - اور دلي
همدردي ہے لیکن کیا تمھاری دونوں بہنیں تمھارے
لئے کچھہ نہ کریں گی -

فالڈر—ایک بیچاری تو سل کی بیماری میں مبتلا ہے
اور دوسری........

کوکسن—ہاں - وہ مجھ سے کہتی تھی کہ اُس کا شوہر
تم سے خوش نہیں ہے -

فالڈر—جب میں اس کے یہاں گیا تو سب لوگ کھانا کھا
رہے تھے - میری بہن پیار سے میرا بوسہ لینا چاہتی
تھی - لیکن اُسکے شوہر نے اسکی طرف کڑی نگاہ سے
دیکھکر مجھ سے کہا کہ تم یہاں کیسے آئے - پہلے تو
میں نے کچھ خیال نہ کیا - اور محبت کا ہاتھ بڑھا کر
اُس سے یہی کہا کہ بھائی کیا تم مجھ
سے ہاتھ نہ ملاؤ گے - بہن کی محبت تو مجھے
معلوم ہی ہے......لیکن اس نے میری بات کاٹ دی
کہا کہ " دیکھو یہ سب باتیں اپنی جگہ پر ٹھیک
ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ ہمارا تمہارا سمجھوتہ
ہوجائے - میں تمہارا انتظار کر رہا تھا - اور تمہارے
متعلق رائے بھی قائم کرچکا ہوں - میں تمہیں
پچیس پاؤنڈ دے دونگا - تم کناڈا چلے جاؤ - اس پر
میں نے کہا کہ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا - تم مجھ

سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے ہو- بہتر ہے- مجھے
بھی تمہارے پچیس پاؤنڈ نہیں چاہئیے - تمہیں
اِنہیں اپنے پاس ہی رکھے رہو - میں تمہارا یوں ہی
شکرگذار رہوں گا - بہر حال ایک مرتبہ جیل جانے کے
بعد کسی سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رہنا ذرا
مشکل بات ہے -

کوکسن——ہاں - میں سمجھتا ہوں - لیکن اگر میں تمہیں
پچیس پاؤنڈ دوں تو تم لیلوگے ؟ (فالڈر یہ سنکر
کوکسن کے طرف عجیب انداز سے مسکرا کر دیکھتا
ہے - جس سے کوکسن پریشان سا ہو جاتا ہے اور کہتا
ہے) میں کوئی شرط نہیں پیش کرتا - میری پیشکش
محض دوستانہ ہے -

فالڈر——کیا مالکان مجھے ملازمت نہ دیں گے -

کوکسن——افسوس! تم ہم لوگوں کی مشکلات نہیں سمجھے -

فالڈر——میں اِس ہفتہ مسلسل تین راتیں پارک میں بسر
کرچکا ہوں- مجھے وہاں کی صبح وہ صبح نہیں معلوم
ہوئی جس کی تعریف میں شعرا نظمیں لکھا کرتے
ہیں - لیکن آج صبح سے جب رتھ سے ملاقات ہوئی

تب سے میرے دل و دماغ میں کچھ ایسی تبدیلی ہوگئی ہے کہ میں دوسرا آدمی ہو گیا ہوں - اکثر میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ میرے دل میں اِس کی جو محبت جاگزیں ہے وہ میری زندگی کا بہترین کارنامہ اور ایک مقدس جذبہ ہے - جس سے میری حالت کچھ سنبھلتی ہوئی نظر آرہی ہے - خواہ آپ اس کو تسلیم نہ کریں لیکن یہ واقعہ ہے جو میں عرض کر رہا ہوں -

کوکسن — یقین مانو ہم سب کو تمہارے ساتھ دلی ہمدردی ہے -

فالڈر — مسٹر کوکسن ! میں خود دیکھ رہا ہوں آپ میرے ساتھ کتنی ہمدردی کر رہے ہیں - آپ کو میرے لئے دلی افسوس ہے (بددلی کے ساتھ) لیکن شائد آپ لوگوں کو مجرموں کے ساتھ ملنا جلنا اچھا نہیں معلوم ہوتا -

کوکسن — آؤ - آؤ - ایسی باتیں نہ کرو - خواہ مخواہ اپنے کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ ہے - اور سچ پوچھو تو ایسی باتوں سے کسی کو بھی نفع نہیں پہونچ سکتا اور تمہیں تو ہمت اور استقلال سے کام لینا چاہیے -

فالڈر—معاش حاصل کرنے کی فکر نہ ہو تو ہمت و
استقلال بھی کوئی مشکل چیز نہیں ہے - لیکن
میری طرح کوئی مفلوک‌الحال ہو تو حالت ہی
دوسری ہو جاتی ہے - لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص
کو اپنے کئے کا نتیجہ ملتا ہے لیکن شائد مجھے تو
اس سے کہیں زیادہ بھگتنا پڑی ہے -

کوکسن—(عینک کے اوپر سے دیکھکر) ان باتوں نے تمہیں
سوشلسٹ تو نہیں بنا دیا ہے -

فالڈر دفعتاً خاموش ہو جاتا ہے - معلوم ہوتا ہے وہ
اپنے گذشتہ حالات پر غور کر رہا ہے - تھوڑی دیر کے بعد
وہ ایک عجیب انداز سے ہنستا ہے -

کوکسن— تمہیں کم سے کم لوگوں کی نیک نیتی پر خواہ
مخواہ شک نہ کرنا چاہیئے - یقین جانو یہاں پر
کوئی شخص تمہارا بدخواہ نہیں ہے -

فالڈر—مسٹر کوکسن - مجھے اس کا پورا علم و یقین ہے -
واقعی کوئی شخص میرا بدخواہ نہیں ہے - لیکن
سب کے سب دھکّے دے رہے ہیں اور کوئی سہارا دینے
والا نظر نہیں آتا - اور یہی خیال (وہ اپنے چاروں

طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے گویا اِس پر کوئی حملہ ہونے والا ہے) مجھے کچلے ڈالتا ہے (پھر ذرا بے پروائی کے لہجے میں) واقعی مجھے ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے -

کوکسن—(پریشان خاطر ہوکر) ایسی کوئی بات نہیں ہے - تم کو ذرا صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے - میں تمہارے لیے اکثر دست بدعا رہا ہوں - اب تم اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو - میں اس کو کسی مناسب موقع سے طے کرا لوں گا - جس وقت وہ لوگ ذرا خوش ہوں گے تو میں اس معاملے کو اُن کے روبرو چھیڑوں گا -

(یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دونوں مالکان آگئے -

کوکسن—(مالکوں کو دیکھکر ذرا گھبراسا گیا - لیکن انھیں اطمینان دلانےکی کوشش کر رہا ہے) آج آپ صاحبان کس قدر جلد آگئے ہیں - میں تو ابھی اس نوجوان سے باتیں کر رہا تھا - آپ بھی اِس سے بخوبی واقف ہیں -

جیمس—[سنجیدگی سے دیکھکر] ہاں خوب جانتا ہوں -
(فالڈر سے مخاطب ہوکر) فالڈر تمہارا کیا حال ہے -

والٹر—(مصافحہ کے لیے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر) فالڈر -
تمہیں دیکھکر بڑی خوشی ہوئی -

فالڈر—(جو اس اثناء میں اپنی پریشانی رفع کر کے
سنبھل چکا ہے - ہاتھ میں ہاتھ لے کر) شکریہ ! جناب
شکریہ !

کوکسن—مسٹر جیمس مجھے آپ سے ایک بات عرض کرنا
ہے (فالڈر کو اُس کمرے کی طرف جانے کا اشارہ کرتا
ہے جہاں کلرک کام کیا کرتے ہیں) ذرا آپ ایک
منٹ کے لیے وہاں چلے جائیے - ہمارا جونیر کلرک
آج صبح سے نہیں آیا ہے - اس کی بیوی کے بچہ
ہوا ہے -

فالڈر بے خیالی کے انداز میں کمرے کے طرف جاتا ہے -

کوکسن—(راز داری کے لہجہ میں) میرا فرض ہے کہ آپ کو
پورے حالات سے مطلع کردوں - یہ اب اپنے کیے پر بہت
پشیمان ہے- اس پر لوگوں کی بدظنی دور نہیں ہوئی
جس کی وجہ سے وہ بہت نڈھال ہے اور جب آپ خود

ہی دیکھ رہے ہیں - اُس کی حالت اچھی نہیں ہے-
بلکہ اِن دنوں کھانے پینے کی بھی تکلیف ہے - اور
کھائے بغیر آپ جانتے ہیں کسی کا بھی گذر نہیں
ہو سکتا ہے -

جیمس—کیا یہ نوبت پہنچ گئی ہے -

کوکسن—جی ہاں - اسی لئے میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا
تھا کہ اب اُسے کافی سبق مل چکا ہے اور ہم لوگوں سے
اس کا کوئی حال چھپا بھی نہیں ہے - اس وقت
دفتر میں ایک کلرک کی ضرورت بھی ہے چنانچہ
ایک نوجوان کی درخواست آئی ہوئی ہے لیکن میں
اُس کو ٹال رہا ہوں -

جیمس—کوکسن تو کیا تم دفتر میں کسی ایسے شخص
کو رکھنا چاہتے ہو جو جیل ہی ہو آیا ہو -
میرے سمجھ میں تو یہ بات کسی طرح مناسب نہیں
معلوم ہوتی -

والٹر—" انصاف کے رتھ کے پہیے کتنے آدمیوں کو کچل
ڈالتے ہیں " میں ابھی تک اس کہاوت کو اپنے دماغ
سے نکال نہیں سکا -

جیمس—میرے طرف سے اِس کے ساتھہ کسی قسم کی
زیادتی نہیں ہوئی - مگر خیر - جیل سے رہائی کے
بعد سے اب تک یہ کیا کرتا رہا -

کوکسن—دو ایک جگہہ ملازمت ملی لیکن قائم نہ رہ
سکی - وہ فطرتاً ذکی الحس واقع ہوا ہے - ذرا سی
بات پر سمجھنے لگتا ہے کہ ہر شخص اس کے ساتھہ
زیادتی کر رہا ہے -

جیمس—یہ تو بہت ہی بُری بات ہے - اور میں ایسے
شخص کو کبھی پسند نہیں کر سکتا - سچ پوچھو تو
شروع ہی سے اس کو ناپسند کرتا تھا - کمزور کیریکٹر
کا آدمی ہے - اور کمزوری اس کے پیشانی پر جلی
حروف سے لکھی ہوئی ہے -

والٹر—میری رائے میں ہم کو اُسے کم سے کم ایک دفعہ اور
موقعہ دینا چاہئے -

جیمس—لیکن یہ ساری آفت وہی تو اپنے سر لایا ہے -

والٹر—یہ اصول کہ انسان اپنے کل افعال کا ذمہ دار ہے -
آجکل کچھہ بہت مقبول نہیں ہے -

جیمس—(کسیقدر خشک لہجے میں) پھر بھی برخوردارمن

ہمارے لئے اِسی اصول پر کاربند رہنا بہتر ہے -

والٹر— اپنے لئے تو بیشک اسی پر عمل کرنا چاہئے لیکن جہاں دوسروں کا درمیان ہو وہاں یہ اصول مناسب نہ ہوگا -

جیمس— میں تو کسی کے ساتھہ بھی سختی نہیں کرنا چاہتا -

کوکسن— یہ بات تو بہت ہی عمدہ ہے - (اپنے بازو پھیلا کر اشارہ کرتے ہوئے) آجکل اسے ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے اور یہ حالت اس کے لئے کسی طرح اچھی نہیں ہے -

جیمس— اُس عورت کا کیا حال ہے جس سے یہ پھنس گیا تھا - آج جس وقت ہم لوگ یہاں آ رہے تھے - مجھے بالکل اُسی کی صورت کی ایک عورت باہر نظر پڑی -

کوکسن— آپ اُسے دیکھہ چکے ہیں - پھر حال میں کوئی بات آپ سے چھپانا نہیں چاہتا - یہ اُس سے مل چکا ہے -

جیمس— کیا وہ اب بھی اپنے شوہر کے ساتھہ ہے ؟

کوکسن— نہیں وہ آجکل شوہر کے ساتھہ نہیں ہے -

جیمس— کیا فالڈر اُسی کے ساتھہ رہتا ہے ؟

کوکسن—(جیمس کی موجودہ خوش مزاجی قایم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے) مجھے اس کا کوئی ذاتی علم نہیں ہے - اور اس بات سے مجھے سروکار بھی نہیں ہے -

جیمس—مجھے تو اس سے سروکار ہے - اگر اسے ملازم رکھنے کا ارادہ ہے تو پھر سبھی باتوں کی واقفیت ہونا چاہئے -

کوکسن—(ذرا تامل کے ساتھہ) مجھے آپ سے کہدینا چاہئے کہ آج صبح وہ یہاں میرے پاس آئی تھی -

جیمس—میرا بھی یہی خیال تھا - (والٹر سے مخاطب ہو کر) برخوردارمن - ہمیں اُس کو دفتر میں کوئی جگہہ نہ دینا چاہئے کیوں کہ اس کے حالات بہت مشکوک ہیں -

کوکسن—میں دیکھتا ہوں کہ دو باتیں ایسی ہو گئی ہیں - جن کی وجہ سے آپ اسے دفتر میں لینا مناسب نہیں سمجھتے -

والٹر—(جو اس اعتراض کو ٹالنا چاہتا ہے) میں نہیں جانتا کہ ہم لوگوں کو کسی کی پرائیویٹ زندگی سے کیا واسطہ ہے ؟

جیمس—نہیں نہیں - جب تک وہ ان تمام باتوں سے
پاک و صاف نہ ہو جائے گا یہاں اُس کا کیسے
گذارہ ہوگا -

والٹر—بیچارے کی بڑی افسوسناک حالت ہے !

کوکسن—آپ کی رائے ہو تو اُسے آپ کے سامنے بلا لوں ؟
(جیمس سر کے اشارہ سے ہاں کرتا ہے) میں سمجھتا
ہوں کہ آپ کی باتیں سنکر اسےبہت کچھ سمجھہ
آجائیگی -

جیمس—کوکسن - تم اس بات کو مجھہ پر چھوڑ دو -

والٹر—(جیمس سے بہت آہستہ سے کہتا ہے - کوکسن اس
اثناء میں فالڈر کو بلانے چلا جاتا ہے) ابّا جان - اتنا
سمجھہ لیجئے - کہ اس وقت اُس کا تمام مستقبل
بالکل ہمیں لوگوں کے ہاتھہ میں ہے -

فالڈر اندر آتا ہے - اُس نے اپنے کو بہت کچھہ سنبھال لیا
ہے - چنانچہ اُس کے چہرے سے سکون کے آثار ظاہر ہوتے ہیں -

جیمس—ادھر دیکھو فالڈر - میرا لڑکا اور میں تمھیں
ایک موقعہ اور دینا چاہتے ہیں - لیکن مجھے تم
سے دو ضروری باتیں کہنا ہیں - اول یہ کہ پہلی

تمھیں مظلوم کی حیثیت سے آنے کی ضرورت نہیں -
اگر تمھارا یہ خیال ھے کہ تمھارے ساتھہ زیادتی ھوئی
تو اس خیال کو تم اپنے دماغ سے نکال دو کیونکہ
ایسا ممکن نہیں کہ بد اخلاقی کی سزا نہ ملے -
اگر سوسائٹی ان معاملات میں احتیاط سے کام نہ لے
تو دنیا کا کام ھی نہیں چل سکتا ھے - اور تم جس
قدر جلد اِس بات کو ذھن نشین کر لو اُتنا ھی
بہتر ھوگا -

فالڈر—جی ھاں - میں اُسے بخوبی سمجھتا ھوں - لیکن
میں بھی کچھہ عرض کرسکتا ھوں ؟

جیمس—کہو -

فالڈر—جیل میں مجھکو بارھا اس بات کے سوچنے کا
موقعہ ملا ... اتنا کہکر وہ چپ ھو جاتا ھے -

کوکسن—(حوصلہ افزا لہجے میں) ھاں تم نے ضرور سوچا ھوگا -

فالڈر—وھاں تو جناب سبھی قسم کے آدمی جمع رھتے ھیں-
لیکن میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ اگر ھم لوگوں کے
ساتھہ پہلے قصور پر دوسرا برتاؤ کیا جاتا اور پہلی
دفعہ کے مجرم جیلخانہ کے بجائے کسی ایسے شخص

کے نگرانی میں رکھے جائیں جو انہیں راہ لگا سکے ۔
تو ہم میں سے چوتھائی آدمی بھی پھر کبھی کوئی
جرم نہ کریں جس سے اُنہیں جیل میں رہنا پڑے ۔

جیمس—(اپنا سر ہلا کر) فالڈر مجھے تو اس میں بڑا
شک ہے ۔

فالڈر—(ستم ظریفی کے لہجے میں) جی ہاں ۔ مجھے آپ
کی رائے بخوبی معلوم ہے ۔

جیمس—بھئی اس کو نہ بھولو کہ ابتدا تمہارے ہی طرف
سے ہوئی تھی ۔

فالڈر—میری ہرگز کسی جرم کے ارتکاب کی نیت نہ تھی ۔

جیمس—نیت نہ ہو ۔ مگر تم سے جرم تو سرزد ہوا ۔

فالڈر—(اپنی پچھلی تکلیفوں کے تلخی سے پوری طرح
متاثر ہو کر) اسی صدمہ نے تو مجھے اس قدر جلد
بڈھا کر دیا ہے (ذرا تن کر) آپ خود ملاحظہ کریں
پہلے میری کیا حالت تھی اور اب کیا صورت
ہوگئی ہے ۔

جیمس—فالڈر ۔ تمہاری باتیں ہم لوگوں کے لئے کچھ بہت
حوصلہ افزا نہیں ہیں ۔

کوکسن—مسٹر جیمس- یہ اُنکے طرز بیان کا بھونڈا پن ہے-

فالڈر—(شدت جذبات سے بے قابو ہو کر) مسٹر کوکسن -
میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں حرف صحیح ہے-

جیمس—فالڈر - اب ان خیالات کو بالکل ہی بھول جاؤ -
اور آیندہ کا خیال کرو -

فالڈر—(کسیقدر گرمجوشی سے) آپ بجا فرماتے ہیں -
لیکن جناب - آپ کو جیل خانہ کے حالات کا کوئی
اندازہ نہیں ہے - (وہ اپنے سینہ پر ہاتھہ رکھکر کہتا
ہے) اُس کی سختیاں یہاں اُتر گئی ہیں -

کوکسن—(جیمس سے بہت آہستہ لہجہ میں) میں آپ سے
کہہ چکا ہوں کہ اس وقت اسے اچھی غذا کی ضرورت ہے-

والٹر—(فالڈر سے) جو کچھہ تم کہتے ہو ٹھیک ہے - یقیناً
وقت کے ساتھہ یہ باتیں بھی رفع ہو جائیں گی -
وقت بڑا رحیم و کریم ہے بڑے بڑے زخم مندمل
ہو جاتے ہیں -

فالڈر—(منہ بنا کر) جی ہاں- میں بھی یہی اُمید کرتا ہوں-

جیمس—(نہایت نرم لہجے میں) بھئي - تمھیں اب
ہمت سے کام لینا چاہئے - جو کچھہ ہوا - اس کو

بالکل بھول جاؤ اور آیندہ نیک چلنی سے زندگی بسر
کرو - ایک بات میں تم سے اور بھی کہنا چاہتا ہوں -
تم کو مجھہ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ جس عورت کے
پھندے میں تم پھنس گئے تھے - اُس سے قطع تعلق
کر لوگے - کیونکہ اگر تم نے اُس سے اپنا تعلق بدستور
قایم رکھا تو پھر تمہارے راہ راست پر چلنے کی کوئی
گنجائش ہی نہ رہیگی -

فالڈر — (یکے بعد دیگرے سب کی طرف وحشیانہ انداز سے
دیکھکر) - لیکن جناب......جناب من ! ......میں
اتنے دنوں تک اِسی آسرے میں جیتا رہا - اور وہ
بھی ...... کل کی رات سے پہلے تو میری اُس سے
ملاقات ہی نہیں ہوئی -

اس اثناء میں اور اُس کے بعد کوکسن بہت بیچین ہو
رہا ہے -

جیمس — فالڈر - یہ درد انگیز بات ضرور ہے - لیکن تمہیں
خود سوچنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ قطعی نا ممکن
ہے کہ ہم ان سب باتوں سے آنکھیں بند کر لیں -
تم راہ راست پر چلنے کا تہیہ کرکے اس کا عملی ثبوت

دیدو - اور شرق سے دفتر میں واپس آ جاؤ مگر اس کے
بغیر نہیں -

فالڈر—(جیمس کے طرف غور سے دیکھکر خشک لہجہ میں)
میں تو اُسے نہیں چھوڑ سکتا - ہرگز نہیں چھوڑ سکتا -
اوے جناب اس وقت اگر اُسے کسی کا خیال ہے تو میرا
ہے اور میرا بھی دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے -

جیمس—مجھے بہت افسوس ہے - فالڈر - لیکن اس
معاملے میں مجھے استقلال سے کام لینا پڑیگا - انجام
کار تم دونوں کو اس سے فائدہ ہوگا - اس تعلق سے
کسی کا بھلا نہ ہوگا - تمہاری سب مصیبتیں اسی کے
بدولت نازل ہوئی ہیں -

فالڈر—لیکن جناب یہ تو خیال فرمائیے کہ سب کچھہ
سہنے اور ساری مصیبتیں جھیلنے کے بعد اب جبکہ
میری صحت اس قدر خراب ہو گئی ہے — میں
اُسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں - در اصل میں نے جو
کچھہ بھی کیا ہے اُسی کے لئے کیا ہے -

جیمس—ذرا ادھر آؤ - اگر اس میں کچھہ بھی سمجھہ
ہے تو وہ خود ہی تمہاری مشکلات کا اندازہ کر لیگی -

اور تمھیں کبھی اپنے ساتھہ گھسیٹنا پسند نہ کریگی -
هاں اگر تم اُس سے شادی کر سکتے - تو اور بات تھی -

فالڈر — جناب اس میں میرا کیا تصور ہے کہ وہ اپنے
شوہر سے طلاق حاصل نہ کر سکی - اگر ایسا ہو سکتا
تو وہ ضرور اس پابندی سے رہائی حاصل کر لیتی -
شروع ہی سے یہ مصیبت رہی - (دفعتاً والٹر کی
طرف نگاہ کر کے) اس وقت بھی اگر کوئی شخص مدد
دے سکے - تھوڑے ہی روپیوں سے کام بن سکتا ہے -

کوکسن — (قطع کلام کرکے - اس اثناء میں والٹر پس و پیش
میں پڑ گیا اور اب بولنے ہی کو ہے) ہمکو اس مسئلہ پر
غور کرنے کی ضرورت نہیں - تم نے بیکار سی بات کہی -

فالڈر — (والٹر سے التجا کرتے ہوے) طلاق کے سب وجوہ موجود
ہیں - اور وہ اِس بات کو بھی بخوبی ثابت کر سکتی
ہے کہ شوہر نے اسے گھر چھوڑ نے پر مجبور کر دیا -

والٹر — فالڈر - اگر کوئی راستہ نکل سکے تو میں مدد دینے
کو تیار ہوں -

فالڈر — شکریہ ! جناب شکریہ - آپ کا بڑا احسان ہوگا -

وہ کھڑکی کی طرف جاتا ہے اور نیچے سڑک کی جانب دیکھتا ہے -

کوکسن—(عجلت کے ساتھہ) مسٹر والٹر - آپ میری بات مانیئے - میرے پاس اس کے لئے معقول وجوھات ھیں-

فالڈر—(کھڑکی ھی سے) جناب وہ نیچے کھڑی ھے - فرمائیے تو یہاں بلالوں - آپ خود بات کرلیں - میں یہیں سے بلاسکتا ھوں -

والٹر پس و پیش میں ھے اور پہلے کوکسن اور پھر جیمس کے طرف دیکھتا ھے -

جیمس—(تیزی سے سر ھلاکر) اچھا بلا لو -

فالڈر اُسے کھڑکی سے بلاتا ھے -

کوکسن—(گھبرایا ھوا جیمس اور والٹر سے آھستگی سے کہتا ھے) مسٹر جیمس آپ اُسے نہ بلائیے - جب فالڈر جیل میں تھا تو اس عورت کا چال چلن جیسا چاھئیے ویسا نہیں رھا - اب اس کے لئے کیا موقعہ باقی ھے ؟ اور ھم لوگ قانون کی خلاف ورزی کے لئے کوئی مشورہ نہیں دے سکتے -

اتنے میں فالڈر کھڑکی سے واپس آجاتا ھے اور تینوں آدمی اُسے پُر رعب خاموشی سے دیکھتے ھیں -

فالڈر—(لوگوں کے رویہ میں تبدیلی دیکھکر خائف ہو
جاتا ہے اور یکے بعد دیگرے سب کی طرف نظر دوڑا
کر کہتا ہے) جناب ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں
ہوئی جس سے ......میں نے عدالت میں جو بیان
دیا تھا حرف حرف صحیح تھا - کل رات بھی ہم لوگ
صرف معمولی بات چیت کے لئے ذرا دیر پارک میں
بیٹھہ گئے تھے -

اتنے میں سوئیڈال بیرونی دفتر سے آتا ہے -

کوکسن—کیا ہے ؟

سوئیڈال—مسز ھنی‌وال آئی ھیں !

سب طرف خاموشی چھائی ہے

جیمس—اندر بلا لو -

رتھہ آھستگی سے اندر آتی ہے اور مستقل مزاجی سے فالڈر
کے ساتھہ ایک طرف کھڑی ھو جاتی ہے- دوسری طرف جیمس -
والٹر اور کوکسن ھیں - سب لوگ سکوت اختیارکئے ہوئے
ھیں - کوکسن آپلی موز کے طرف مڑتا ہے - اور جھک کر
اپنے کاغذات دیکھنے لگتا ہے - گویا موقعہ کی نزاکت کے لحاظ وہ
یہی بہتر سمجھتا ہے کہ اپنے کام کے طرف متوجہ ھو -

جیمس—(تھوڑی سے) اس دروازہ کو بند کردو (سوئیڈل دروازہ بند کر دیتا ہے) ہم لوگوں نے تمھیں یہاں اس لئے بلایا ہے کہ بعض تشریح طلب واقعات ہیں جن کے متعلق تم سے دریافت کرنا ہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھاری فالڈر سے حال ہی میں دوبارہ ملاقات ہوئی ہے -

رتھ‌ھنی‌ھول—جی ہاں - صرف کل ہی -

جیمس—اُنھوں نے بھی یہی کہا ہے - ہم سب کو ان کی حالت پر بہت افسوس ہے اور میں‌نے انھیں دفتر میں دوبارہ ملازمت دینے کا وعدہ کرلیا ہے بشرطیکہ آئندہ کے لئے ہم کو ان کی نیک چلنی کا اطمینان ہو جائے - (رتھہ پر نگاہ غور سے دیکھتے ہوے) اس معاملہ میں تمھیں بھی ذرا ہمت سے کام لینا پڑیگا -

رتھہ جو فالڈر کے طرف دیکھہ رہی ہے - اپنے ہاتھہ اس طرح مروڑتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے آنے والے خطرے کا احساس ہو رہا ہے -

فالڈر—مسٹر والٹر ہاؤ نے براہ مہربانی تمھیں طلاق دلانے میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے -

رتھہ چونک کر جیمس اور والٹر کے طرف متوحش نگاہوں
سے دیکھتی ہے -

جیمس—فالڈر ! عملی حیثیت سے یہ ذرا مشکل بات
معلوم ہوتی ہے -

فالڈر—لیکن جناب !

جیمس—(مستقل مزاجی سے) مسز ہنلی ول - تمہیں ان
سے دلی تعلق ہے ؟

رتھہ—جی ہاں - مجھے ان سے محبت ہے -

یہ کہکر وہ ترحمانہ نگاہ سے فالڈر کو دیکھتی ہے -

جیمس—پھر تم ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنا پسند
نہ کروگی ؟

رتھہ—(بہت ہی دھیمی آواز میں) میں ان کی ہر طرح
سے خبر داری کرسکتی ہوں -

جیمس—اس وقت اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ان سے
کنارہ کشی اختیار کرلو -

فالڈر—(رتھہ سے مخاطب ہوکر) میں اس بات کو کسی طرح
گوارا نہیں کرسکتا - تمہیں طلاق مل سکتا ہے اور اس
وقت تک ہم دونوں میں کوئی ایسی بات نہیں

ہوئی ہے - کیوں رتھہ - تمہیں بتاؤ -

رتھہ—(رنجیدہ و ملول خاطر - نیچی نگاہ کئے ہوئے - سو ہلا کر کہتی ہے) نہیں -

فالڈر—جناب - آپ تھوڑي سی مدد کردیں - ہم لوگ اُس وقت تک جب تک طلاق کي کارروائي مکمل نہ ہوجائے - بالکل علیحدہ رہیں گے - ہم دونوں اِس کا وعدہ کرتے ہیں -

جیمس—(رتھہ سے مخاطب ہوکر) تم تو اس معاملے کو بخوبي سمجھتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں ؟

رتھہ—(بہت ہي دھیمی آواز سے) جی ہاں -

کوکسن—(دل ہی دل میں) بڑی نیک بخت عورت ہے -

جیمس—بہرحال موجودہ صورت کا قایم رہنا ممکن نہیں ہے -

رتھہ—تو کیا جناب - مجھے واقعي اِن سے کنارہ کشي اختیار کرنی ہوگی -

جیمس—(مجبوراً اُس کے طرف غور سے دیکھہکر) میں اس معاملے کو بالکل تمہاری راے پر چھوڑتا ہوں - اِن کا مستقبل اِس وقت تمہارے ہی ہاتھہ میں ہے -

رتھ—(بہت پریشان خاطر ہوکر) میں اِن کے لیے سب
کچھ کرنے کو تیار ہوں -

جیمس—(کسی قدر بھرّائی ہوئی آواز میں) بیشک۔ بیشک۔

فالڈر—(رتھ سے مضطرب ہوکر) میں نہیں سمجھتا تم کیا
کہہ رہی ہو - جو کچھ ہونا تھا ہوچکا - اب تم مجھے
اس طرح نہیں چھوڑ سکتی ہو ؟ مجھے تو دال میں
کچھ کالا کالا معلوم دیتا ہے - (جیمس کی طرف چند
قدم بڑھاکر) جناب ! میں حلف سے کہتا ہوں نہ
ابھی تک مجھ سے کوئی بےعنوانی نہیں ہوئی ہے -

جیمس—فالڈر ! مجھے تمہاری بات کا یقین ہے - مگر
بیٹا ! ذرا دل کو سنبھال کر - اس نیک بخت کی
طرح تم بھی ہمت سے کام لو -

فالڈر—ابھی تو آپ ہماری مدد پر آمادہ تھے - (وہ رتھ کو
ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے - مگر وہ بالکل بےحس و
حرکت کھڑی ہے جیسے جیسے فالڈر پر حقیقت حال
روشن ہو جاتی ہے - اس کا چہرہ اور ہاتھ پھڑکنے
لگتے ہیں) آخر یہ معاملہ کیا ہے ؟ اور تم بولتی
کیوں نہیں ہو - تم نے کوئی......

والٹر — ابّا جان !

جیمس — (عجلت سے) بس بس فالڈر ! تم کیوں پریشان ہوتے ہو - میں تمہیں ملازمت دے دوں گا - ہاں یہ ضرور ہے کہ مجھے تمہارے متعلق کوئی نا گوار بات سننے میں نہ آئے -

فالڈر — (گویا اس نے یہ بات سنی ہی نہیں) رتھ !

رتھ اس کے طرف دیکھتی ہے - فالڈر اپنا منہ ہاتھوں سے چھپا لیتا ہے - اور سناتا سا چھا جاتا ہے -

کوکسن — (چونک کر) کوئی شخص باہری دفتر میں آیا ہے - (رتھ سے) تم اُدھر چلی جاؤ - تھوڑی دیر کی تنہائی سے تمہیں بھی کچھ سکون مل جائے گا -

کوکسن کلرکوں کے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے - اور خود باہری دفتر کی طرف چلا جاتا ہے - فالڈر اپنی جگہ سے ہلتا نہیں ہے - رتھ ڈرتی ہوئی اپنا ہاتھ پھیلاتی ہے - لیکن وہ جھجک کر پیچھے ہٹ جاتا ہے - رتھ دوسری طرف مڑ جاتی ہے اور رنجیدہ و ملول ہو کر کلرکوں کے کمرے میں چلی جاتی ہے - فالڈر بھی دفعتاً اُس کے پیچھے پیچھے چل دیتا ہے - اور دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی رتھ کے شانے پکڑ

لیتا ہے - کوکسن دروازہ بند کردیتا ہے -

جمیس—(بیرونی دفتر کے طرف اشارہ کر کے) جو کوئی بھی

ہو - اِس وقت اُسے یہاں سے ٹالدو -

سوئیڈال—(دفتر کا دروازہ کھول کر سہمی ہوئی آواز میں)

خفیہ پولیس کے سارجنٹ وسٹر آئے ہیں -

اِسی اثناء میں خفیہ پولیس کا افسر بھی اندر آکر اپنے

پیچھے دروازہ بند کردیتا ہے -

وسٹر—اس بے موقعہ تکلیف دہی کے لیے معافی چاہتا

ہوں - ڈھائی برس ہوئے آپ کے یہاں ایک کلرک تھا

جسے میں نے اسی کمرے میں گرفتار کیا تھا -

جیمس—اب آپ اُس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے

ہیں -

وسٹر—مجھے خیال ہوا کہ شائد کہ آپ سے مجھے اس کا

موجودہ پتہ معلوم ہو جائے -

اس پر ایک عجیب خاموشی چھا جاتی ہے -

کوکسن—(بشاشی کے ساتھ بات رفع دفع کرنے کے خیال

سے) اتنا تو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ ہم لوگوں کو اُس

کی نقل و حرکت سے کیا واقفیت ہو سکتی ہے -

جیمس—مگر آپ کو اُس کا پتہ جاننے کی ضرورت کیا ہے ؟

وسٹر—اُس نے کئی روز سے پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں لکھائی -

والٹر—کیا اس پر پولیس کی نگرانی رہتی ہے -

وسٹر—ہمارے لئے اس کی نقل و حرکت سے واقف رہنا لازمی ہے - میں آپ کو زحمت دینا نہیں چاہتا لیکن جناب ! میں نے ابھی سنا ہے کہ اُس نے ایک جگہہ جعلی سرتیفکٹ پیش کرکے ملازمت حاصل کی ہے - چنانچہ اب دو باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں - اس لئے ہمیں اس کی تلاش ہے -

اس بات پر پھر سناٹا چھا جاتا ہے - والٹر اور کوکسن دز دیدہ نگاہوں سے جیمس کی طرف دیکھتے ہیں - اور وہ اپنی جگہہ پر کھڑا ہوا خفیہ افسر کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھہ رہا ہے -

کوکسن—(اطمینان بخش لہجے میں) اس وقت تو ہمیں بالکل فرصت نہیں ہے - لیکن اگر آپ

پھر کسی وقت آ سکیں تو شاید ہم آپ کو اُس کا
پتہ دے سکیں -

جیمس — (فیصلہ کُن لہجے میں) یوں تو میں قانون کا خادم
ہوں - لیکن کسی کے خلاف مخبری کرنا مجھے پسند
نہیں - اور حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ سے یہ ذلیل
حرکت نہ ہوگی - اگر آپ کو اس کی تلاش ہے تو آپ
کو اُسے ہم سے مدد لئے بغیر ہی ڈھونڈنا پڑیگا -

اس بات چیت کے دوران ہی میں جیمس کی نظر
قالدر کی ٹوپی پر پڑتی ہے جو ابھی تک سامنے کی میز پر پڑی
ہے - اور اس کے چہرہ پر ہوائیاں سی اُڑنے لگتی ہیں -

وسٹر — اس تغیر کو غور سے نوٹ کر کے ' بہت اچھا جناب !
لیکن مجھے آپ کو آگاہ کر دینا چاہئے کہ کسی مجرم
کو پناہ دینا ——

جیمس — میں نے کسی کو پناہ نہیں دی - لیکن آپ کو
یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ یہاں آ کر مجھ سے ایسے
سوالات کریں جن کا جواب دینا میرا فرض نہیں ہے -

وسٹر — (خشک لہجہ میں) - بہتر ہے - میں اب آپ کو
مزید تکلیف نہ دونگا -

کوکسن—مجھے افسوس ہے کہ ہم آپ کو اس کی کوئی خبر
نہیں دے سکتے - غالباً آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم
لوگ اس بارے میں بالکل مجبور ہیں - آداب
عرض ہے -

وسٹر باہر جانے کے لئے مڑتا ہے - لیکن باہری دفتر کے
دروازہ کی طرف جانے کے بجائے وہ کلرکوں کے کمرے کے دروازے
کے جانب جاتا ہے -

کوکسن—دوسرے دروازہ کی طرف جائیے......دوسرے دروازہ
کی طرف -

وسٹر کلرکوں کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے - رتھ کی آواز
سنائی دیتی ہے- وہ کہہ رہی ہےکہ " مان لو - فالڈر ! مان لو "-
اور فالڈر کہتا ہے کہ " نہیں - یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں"
ذرا دیر کے لئے سکوت ہو جاتا ہے - اُس کے بعد رتھ خوفزدہ ہو
کر کہتی ہے - " یہ کون آ گیا " - وسٹر کمرے کے اندر پہونچ
چکا ہے -

تینوں آدمی دروازہ کی طرف وحشت سے دیکھتے ہیں -
وسٹر—(اندر ہی سے) آپ لوگ وہیں کھڑے رہئیے -
وہ جلدی سے فالڈر کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلتا ہے -

فالڈر بیکسی کی حالت میں ان تماں آدمیوں کی طرف سہمي ہوئی نگاہ سے دیکھتا ہے -

والڈر — اس مرتبہ خدا کے لئے اِسے چھوڑ دیجئے -

وسٹر — جناب میں اپنے اوپر یہ ذمہ داري نہیں لے سکتا -

فالڈر — (مجذوب مایوسانہ انداز سے ہنسکر) واہ رے قسمت!

اس کے بعد وہ رتھہ کی طرف عجلت سے دیکھکر اپنا سر اوپر اُٹھا لیتا ہے اور باھری دفتر کے راستے سے وسٹر کو اپنے پیچھے گھسیٹتا ہوا تیزی سے باھر چلا جاتا ہے -

والڈر — (مایوسانہ انداز سے) چلئے اب اس کا کام یوں ھی تمام ہوگیا - اور جرم اور سزا کا سلسلہ نامتناھی اسی طرح ھمیشہ جاری رھے گا -

سوئیڈل بیرونی دروازہ سے جھانکتا ھوا دکھائی دیتا ھے - پتھر کی سیڑھیوں سے قدموں کے نیچے اُترنے کی آواز آتي ھے - دفعتاً ایک دھماکا سا ھوتا ھے اور وسٹر کی آواز "یا الٰہی" سن پڑتی ھے -

جیمس — یہ کیا ہوا -

سوئیڈل لپک کر آگے بڑھتا ھے - دروازہ جھونک کے ساتھہ اُس کے پیچھے بند ھو جاتا ھے اور بالکل سناٹا چھا جاتا ھے -

والٹر—(اندرونی کمرے کی طرف جھپٹ کر) بیچاری عورت کو غش آ گیا ہے -

وہ اور کوکسن رتھہ کو سنبھالے ہوے کلرکوں کے کمرے کے دروازے سے لے آتے ہیں -

کوکسن—(بد حواسی کے عالم میں) اِدھر عزیزمن - اِدھر -

والٹر—آپ کے پاس برانڈی ہے ؟

کوکسن—برانڈي نہیں مگر شیری موجود ہے -

والٹر—جائیے - فوراً لے آئیے -

وہ رتھہ کو ایک کرسي پر بٹھا دیتا ہے - جسے جیمس نے کھینچکر آگے بڑھا دیا تھا -

کوکسن—(شیري لئے ہوے) لیجئے - یہ بہت هي اچھی اور تیز شیري ہے - [دونوں رتھہ کے منہ میں شیري ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں -]

اتنے میں پاؤں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور سب لوگ کان لگا کر سننے لگتے ہیں -

اتنے میں باهري دروازہ کھلتا ہے - وسٹر اور سوئیڈل هاتھوں میں کچھہ بوجھہ سا لئے دکھائی دیتے ہیں -

جیمس—(جلدی سے آگے بڑھکر) یہ کیا هوا ؟

دونوں آدمی بیرونی دفتر میں نگاہ سے ذرا دور اپنے ہاتھ کا بوجھ رکھ دیتے ہیں - رتھ کے علاوہ اور سب لوگ اُس کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں اور دھیمی آواز سے باتیں کرنے لگتے ہیں -

وسٹو—اوپر سے کود پڑا - گردن ٹوٹ گئی -

والٹر—خدا خیر کرے -

وسٹو—میرے ہاتھوں سے بچکر نکل بھاگنے کا خیال کرنا بالکل پاگل پن تھا - آخر ہوتا ہی کیا - یہی دو چار مہینے کی سزا -

والٹر—(تلخ لہجہ میں) بس - اسی قدر ؟

جیمس—جان ہی پر کھیل گیا - (پھر غیر معمولی آواز میں ذرا زور سے) جاؤ - دوڑ کر کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ (سوئیڈال بیرونی دفتر سے تیزی کے ساتھ باہر جاتا ہے) زخمیوں کے ڈولی کی بھی ضرورت ہوگی !

وسٹو باہر چلا جاتا ہے - رتھ کے چہرہ میں خوف و ہراس کا رنگ غالب ہوتا نظر آتا ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اُسے کسی کی باتوں کے طرف متوجہ ہونے کی تاب ہی باقی

نہیں رہی - وہ اٹھتی ہے اور دبے پاؤں لوگوں کی طرف
جاتی ہے -

والٹر—(دفعتاً مڑ کر) دیکھو ! یہ کیا ہوا -

تینوں آدمی پیچھے ہٹ کر رتھہ کو راستہ دیتے ہیں -
رتھہ لاش کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھہ جاتی ہے -

رتھہ—(آہ بھر کر بہت آہستہ لہجہ میں) ایں - یہ کیا
ہوا - ان کی تو سانس ہی نہیں چل رہی ہے -
(والٹر سے لپٹ جاتی ہے) ہائے میری جان ! ہائے
میرے پیارے -

بیرونی دفتر کے دروازہ پر کئی آدمیوں کی شکلیں
دکھائی پڑتی ہیں -

رتھہ—(بےاختیار ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے) نہیں - نہیں اب
کچھ باقی نہیں رہا - موت اپنا کام تمام کر چکی-
آدمی جو جمع تھے پیچھے ہٹ جاتے ہیں -

کوکسن—(چپکے سے چند قدم بڑھ کر بھرّائی ہوئی آواز
میں) میری پیاری بیٹی - صبر کرو ! صبر ! اپنے
پیچھے آواز سن کر رتھہ اس کے طرف چہرہ اُٹھا
کر دیکھتی ہے -

کوکسن — اب کوئی شخص اُسے چھو بھی نہ سکے گا - نہ کوئی آنکھہ اُٹھا کر دیکھہ بھی سکے گا! اب وہ خداوند مسیح کے امان میں پہونچ گیا ہے -

روتھہ — دروازہ کی چوکھٹ پر پتھر کی مورت کی طرح بالکل ساکت کھڑی کوکسن کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھہ رہی ہے - کوکسن اس کے روبرو انکسار کے ساتھہ سر جھکائے اپنا ہاتھہ اس طرح پھیلاتا ہے جیسے کوئی گم کردہ راہ کتلے کی رہنمائی کرتا ہو -

پردہ

(تمام شد)